فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل اونکے
جھوٹھ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو
ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت نہ کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی
روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے
علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورتون مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور
عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت نہو **فائدہ** مقبول آحاد
کی دو قسم ہی صحیح اور حسن صحیح اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی
چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوسکو
حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی جو بخاری اور مسلم کی شرط
اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث
اوسکو صحیح جانا ہو حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہو ہر چند
مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ**
مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی ضعیف حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی
راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتداے سند سے راوی ساقط ہوا اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور
نہو تو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو
تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم
ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین
لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داؤد چوتھی ترمذی پانچوین
نسائی چھٹی ابن ماجہ سواے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے
بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتے ہین
جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہین بدون اونکے بتلاے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی
لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اس واسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی گئی اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی **فصل** صحیح بخاری
اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصًا
صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سواے صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور
مسلم ایسے اوستاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقة یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین

اور حق تعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھ مجمل اونکا حال برکت کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم ابن المغیرہ ہی ایک سو چورانویں ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوے طفلی مین اندھے ہوگئے تھے اونکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا فرماتے مین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے تو عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل صحابہ اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اوس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری اوستادون سے ساتھ علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز مینے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اوس وقت تک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سُنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اون سے صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا سبب یہ ہی کہ ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھہ لاکھ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال تحقیق سے مرتبے مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الہی مجھسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ اون سے کتاب سندی کی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ قیامت مین مجھسے غیبت کا سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی ہی کلام سے اونکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نہ رہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو نہ آنے دینگے ہم نہین چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام امت محمدی شریک ہی اسمین کسیکی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خوشامدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کرکے حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہو کر نکلے اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے

جملہ احادیث صحیح بخاری ۷۲۷۵

سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری مین وفات
پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہر احوال بخاری ضبط کردم از ثقات، صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات عبد الواحد طوسی اوس زمانے مین
بڑے ولی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چند صحابہ کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے
انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ
حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
ای ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا مینے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل
یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح صحیح امام الحرمین کا بھی حج ایسا مشہور ہے شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے
چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب
کرتا ہے **فائدہ** امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ہجری مین انتقال ہوا تمام
اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین
اونکی تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب نکات علم حدیث کے ایسے فائق ہین کہ اہل حدیث اونکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب
کیا ہے اور اوس مین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم
رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح
کر دیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وے مر گئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے
نجات کی اونھون نے کہا کہ ان چند جزون کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر مین
اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے چغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا ہوئے بغداد اور
مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین استاد بے نظیر تھے تصنیفات اونکی بہت
ہین از انجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفی اور کتاب الشمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ
من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عجالۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلما
اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اوس مین نہ تھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین
لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے انکے سوا اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے **فائدہ**
مشارق الانوار مین مصنف نے عجائب اور غرائب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر
کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ اونکی اصل
حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور نہین کہنے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور
تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہے کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین ایسی ہے

اور خدا کے درمیان محبت ہو وہی خوب جانتا ہے کہ کس قدر محنت میں نے اسمین اوٹھائی ہے اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کر سکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہے دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہے لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوة کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہے مثلاً جن حدیثون کے سر پر مَن ہے اول باب مین لایا اور لاَنّ کی حدیثون کو دوسرے باب مین اور جن پر کان ہے اونکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہے جیسے لغت کی کتابون مین ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہے عجب محنت اور استادی کی ہے کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہے جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہرچند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہے کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اونکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہے کہ جس حدیث کا سر معلوم ہوا بے تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال انشاط انگیز ہوتا ہے گویا یہ کتاب گلدستہ ہے جسکے ہر تحریر تو گل رنگ ہے اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہے اور یہ کام عالم عارف کو درست ہے بشرطیکہ معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا ہے چوتھے یہ کہ بقول شارح گازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھیالیس ٢٢٤٦ ہین **فائدہ** معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہے اول ١ یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہے مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہے کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لکھ دیا ہے تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے دوسرے ٢ یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہے مراد و مطلب جا بجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت اللفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہے تیسرے ٣ یہ کہ اصلی غرض اس سے یہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم کم فہم ہین جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور شیخ مشہور ہوئے تو مین نے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت **خ** اور صحیح مسلم کی **م** اور جو دونون مین متفق ہو اوسکی علامت **ق** مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہے چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہے اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہہ قصہ حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد

من شرطیہ

فائدے مین اوسکا پورا قصہ لکھہ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب جا بجا مناسب مقامون مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جا بجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہین دیندار کے حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر پڑتا ہے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اوڑسکے مثنوی

کیا تجھسے کہوں حدیث کیا ہی	دُردانۂ دُرجِ مصطفیٰ ہی	صوفی عالم حکیم دینی	اکثر کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
بابا کے یہان سے کون لایا	جسنے پایا یہین سے پایا	یہ شاہرۂ محمدی ہی	گنجینۂ رازِ احمدی ہی
مشعل افروزِ راہِ سنت	برہم زنِ بیخ و شاخ بدعت	ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار	مت دیکھ کسیکا قول و کردار
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی	یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی	اب زیادہ تو مجھسے کر نہ کل کل	خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
بالفرض فلان تھا مردِ کامل	اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل	وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث و امام و مقتدا تھا
ملفوظ بہت ہین تونے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے	ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہی	قرآن و حدیث تجکو بس ہی
حق ہو گا حدیث خوان سے خرم	اور شاد رسول فخر عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ اوس سے غافل
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم	ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم	مقبول ہو یہ کتاب یارب	مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

الباب الاول

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر حرف خ ہی

خ عن ابی ہریرۃ من اٰمن باللہ و رسولہ و اقام الصلوۃ وصام رمضان کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ ہاجر فی سبیل اللہ او جلس فی ارضہ التی ولد فیہا صحیح بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین مین ٹھہر رہا ہو جسمین پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تا کہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین اونکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھہ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین

٢ ق زید بن خالد الجهنی من اوی ضالة فهو ضال ما لم یعرفها صحیح مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھہ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اوسکو نہ پہچنوا دے ف بھولے بھٹکے جانور
کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشکوٰۃ کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہی یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین ہی حدیث بالاتفاق ہی حال آنکہ یہ صاف خطا ہی اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح گازرونی نے لکھا ہی کہ
یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اوسمین اس مضمون کی حدیث نہین
پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی

٣ ق ابن عباس من ابتاع طعاما فلا یبعه حتی یستوفیه صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد الله
بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اسکو تول کر قبضے مین لاوے ف چارو
امامون کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا
زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین
قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ

٤ ق ابن عمر من ابتاع
نخلا بعد ان تؤبر فثمرها للذی باعها الا ان یشترطها المبتاع ومن ابتاع عبدا فماله للذی باعه
الا ان یشترط المبتاع صحیح بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو
پیوند کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے
پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ
ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند
کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود
ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین
اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی

٥ ق عایشة من ابتلی من هذه البنات بشیء فاحسن
الیهن کن له سترا من النار بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کسی چیز
مین پھر اونکے ساتھہ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آجاوینگی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عایشہ
رضی الله عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھہ موجود نہ تھا مینے ایک کھجور دی اوسنے اوسکے
دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین
جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا برادری مین نیک بخت

من الشرطية

آدمی سے نکاح کر دیوے ٥ ابو هريرة مَنْ اَبْطَاَبِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب بھی کچھ نکر سکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی بندگی بابت پیرزادگی منظور نیست ٥ انس مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدین کا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارہ خدا ق انس ٨ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے بتلا دونگا جب تک مین اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب نے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروق رض نے گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بجا ہوا بعضے علما نے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق رض کی بات تو جہ سے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق رض کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بی فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہی ٥ سهل بن سعد مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ ٩ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلَ فِي الْاٰخِرِ نَفْسَهُ صحیح بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر مین اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے کو اوسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اوسکو بہت چور کیا تو علیحدہ ہوکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ٥ ابو موسى وعائشة ١٠

نا

الباب الاول

مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ مسلم مین ابو موسیٰ رض اور حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے
ملنے کو برا جانتا ہی ف حضرت عایشہ رض یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا
مطلب نہین بلکہ جب ایمان دار مرتا ہی تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی
اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو
برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین مگر اوس وقت کا اعتبار
ہی سو اوس وقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی خ

۱۱ ابو ہریرۃ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَ
بَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا
روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین
ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے م

۱۲ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص
غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی ف ابن ماجہ مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا
خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا
اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی
اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام
مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوا اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین

۱۳ ق عایشۃ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی
ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسیکا نام بدعت ہی
دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین
ہی سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالین ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی
کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان
کھڑے کرنا سراسر یہ سب خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی ہین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین
منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرلے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین
تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ بخیری حلوا خوردن را روئی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوا مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض
اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی

خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین **نظم** سنی ہوکر تو بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہے دین کی رہزن چھوڑ بدعت تمہی بن جا پشاد ہون تجھسے تا رسول خدا ؛ **ق** ابن مسعود مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر اوسکے پکڑ ہوگی **ف** جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہ کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہے

۱۵ **خ** ابو ہریرۃ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے ادا کروادیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کردیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسیکو برباد کرڈالیگا **ف** یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اوسکا مددگار ہے اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہے کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہے یہانتک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبد اللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہے خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہے شاید نیت بدل جاوے ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے

۱۶ **ق** سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک **ف** طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر بزور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق ڈالا جاویگا یہانتک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھدکر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہوجاویگی چنانچہ اگلی حدیث مین صاف اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے

۱۷ **خ** ابن عمر مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا

۱۸ **ق** ابو ہریرۃ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ

سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور
دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کی بقدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت
مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی

۱۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے
اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضدارونکی بہ نسبت ف یعنی جسنے
اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے
اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب
قرضدارون کے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین

۲۰ ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے
ناتا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ
بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ
دوزخ کی تیاری کرتے ہین

۲۱ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک
پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب
مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا

۲۲ ق عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ بخاری اور مسلم مین عدی رض حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین سے جس سے ہوسکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی
آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ
دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی

۲۳ م جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پونہچانا تو
کیا چاہیے ف جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یارسول اللہ آپنے منتر
منع کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح
اکثر منترون مین آتا ہی چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی

۲۴ م عَدِیُّ بْنُ عَمِيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَّاْتِیْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے
دن اوسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اوسکو فضیحت کریگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے
کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین خدا اور رسول کو منہ
دکھلانا ہو وہ بگانی چیز سے بچتا رہے اسکو آسان سمجھے **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ

۲۵

مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی
بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وہ اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا شیشہ ڈالا جاویگا
قیامت کے دن **ف** یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کو رنج دیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ

۲۶

مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی
قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہوا ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکے سے
مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین
کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین بھی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیزون مین درست ہی بشرطیکہ تول اور پیمانہ اور مدت مقرر
ہو گئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کم ترمدت
مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھہ معین چیز نہین کبھی مثلا تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان
مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے لکھی ہی سو خطا ہی
اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عایشہ سے نہین **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ

۲۷

اَشَارَ اِلٰی اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین
اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہنچے
اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب صرف ہتھیار کے اشارہ
کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ

۲۸

حَتّٰی يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تول لیوے اور قبضہ کر
ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھہ دیتا کہ اتنا اناج فلانے فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے
لوگون کے ہاتھہ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین
مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰی

۲۹

مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گائے یا بکری مول لی
جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہووے پھر مول لینے والا اسکو پھیر دیا چاہے تو اسکے ساتھ ایک صاع غلہ

یا کھجور کبھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے **ف** صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالکؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے اور امام اعظمؒ کے نزدیک تھنوں میں دودھ بند کر کے بیچنا ایسا عیب نہیں جس سے گائے بکری کا پھیر دینا ثابت ہووے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے واللہ اعلم

۳۰ **ھ** ابو هريرة مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِي فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِي فَقَدْ عَصَانِي مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے بیشک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بیشبہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہیں اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات میں راضی ہے تو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہیں یا پیغمبر کے منکر ہیں اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اس واسطے حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول فعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اس واسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں

۳۱ **ھ** ابو هريرة مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَؤُا عَيْنَهٗ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہے کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون بہا نہیں لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہے اور اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے

۳۲ **ق** ابو هريرة مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا دوزخ سے آزاد کریگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے

۳۳ **ق** ابو هريرة مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ فِي مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکوں کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائے مگر اوسپر جبر نہ ڈالیے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اونمیں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہے تو غلام اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا ہے

اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے
قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کر دین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہی کہ اوسکے
بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہی اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین
لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے
محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث انکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی
شتابی نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین **ف**

۳۴ ابن عمر من اعتق عبدا بينه وبين اخر قوم عليه في ماله قيمة عدل لا وكس ولا شطط ثم عتق عليه ان كان موسرا بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ
مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہی **ق**

۳۵ جابر من اعمر رجل عمرى له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فيها وهي لمن اعمر له ولعقبه بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا ہو گیا
جسکو دیا اور اوسکے وارثونکا **ف** یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہو گیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہین
پا سکتا **خ**

۳۶ ابو عبس عبد الرحمن بن جبر من اغبرت قدماه في سبيل الله حرمه الله على النار بخاری مین روایت ہی
عبد الرحمن بن جبر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھر گئے خدا نے اوسپر دوزخ حرام کی **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد یا حج مین
یا سب عبادتون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ تر مستعمل ہی **م**

۳۷ ابو هريرة من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له
ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلثة ايام
مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسنے سنتین پڑھین جتنی اوسکی قسمت مین تھین
پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی
ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس دن کے گناہ معاف ہوتے ہین اسواسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی جمعے کا غسل سنت ہی اور
خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہی **ق**

۳۸ ابو هريرة من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قرب
بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا
اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب
بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا
تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گا بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے
سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا
کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین **ف**

فرشتے جمعے کے دن مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانونکو

۳۹ لازم ہے کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ

ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری مین سلمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلتے

مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹھونکو اوسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وے

چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہوگئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگونکی عادت ہی کہ جمعے کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیر

لوگونکو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان

۴۰ جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے ھ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہی

۴۱ وائل بن حجر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوس پر نہایت غضبناک ہوگا ھ اَبُو اُمَامَةَ

اِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ

الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس

بن ثعلبہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوس پر

۴۲ حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ

مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر رض سے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف

یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت کہانیکو دوسرے بھیڑ بکری بچانیکو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب دوسری حدیث مین

۴۳ آیا ہی ان تین کامون کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین م جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جس سے

۴۴ آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی ق جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ بخاری اور مسلم

مین روایت ہی جابر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف

پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اوسکو کھا کر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے

۴۵ برابر ہی کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکے مین ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہی ھ سَعْدُ بْنُ

اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ سَمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہی

سعد بن ابی وقاص رض سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون درختونکی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر

۴۶ ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ق اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین آوے

۴۷ ق ابو ہریرۃ من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو رکھیگا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گائے بکری کے رکھانے کے لیے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہیگا

۴۸ ھ ابو ہریرۃ من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دیوے تنگ نہ کرے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھہ چھوڑ دیوے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہین سایہ نہ ہوگا سوا اوسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن

۴۹ ق ابو ہریرۃ من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب تقول ای فل ہلم وقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منہم بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازون کے کہینگے او میان فلانے ادھر آئیے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو انھین لوگون مین ہی جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

۵۰ خ ابن عباس من بدل دینہ فاقتلوہ بخاری مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہین درست اس واسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی

۵۱ ق عثمان من بنی للہ مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور اوس سے صرف اسکی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا

۵۲ م ابو ہریرۃ من تاب قبل طلوع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے سے پہلے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ بند ہوگا

۵۳ م ابن عباس من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بناکر خواب بیان کرے اوسپر حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑ اور یہ کبھی نہو سکیگا ف یعنی نہ دو جو مین گرہ پڑسکیگی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا

۵۴ ق ابو ہریرۃ من تردی من جبل فقتل نفسہ فہو فی نار جہنم یتردی فیہا خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یتوجأ بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ پر سے گراکر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ مین اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اوسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان مار ڈالیگا تو اوسکے ہاتھہ مین زہر ہوگا دوزخ

کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے مار یگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا
اپنے پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین ویسہ اوسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان
ماریگا وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا النبی مت
کو بھی سلنے بولتے ہین ق بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ رض سے

۵۵

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہی
اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا
زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین ق سَعْدُ بْنُ

۵۶

اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرُّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہی
مدینے مین خ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ

۵۷

یَتَقَبَّلُھَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ رض سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوا حلال کے سوا اوسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے
داہنے ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہی دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیڑیکو پالتے ہو یہان تک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ
پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہی ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی اوہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بیحساب ہی اس حدیث سے کئی فائدے معلوم
ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر
ہی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان ہر خرچے مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال کرے ھ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ تَطَھَّرَ

۵۸

فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ مَشٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَتْ خُطْوَتَاہُ اِحْدٰھُمَا تَحُطُّ
خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد
مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا خ عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ

۵۹

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ
فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ بخاری مین روایت ہی عبادہ بن صامت رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور لا الہ سے
الا اللہ اللہم اغفر لی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول
ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہی
اور اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کر سکتا ہی سبحان اللہ کو پاک ہی سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہی بدون اوسکی مدد نہ گناہ سے
بچاؤ ہی نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یون کہے ای میرے اللہ مجھکو بخش دے ھ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی

۶۰

الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَّمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا

من الشرطية

مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا پھر مسجد مین آیا
پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت
کنکریان ہلایا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا **ھ** ابو ہریرۃ من توضّأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ

٦١ حتّی تخرج من تحت اظفارہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے
تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین **خ** ابو ہریرۃ من توضّأ فلیستنثر ومن

٦٢ استجمر فلیوتر بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو
ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات **ق** عثمان من توضّأ نحو وضوئی ھذا ثمّ قام فرکع رکعتین

٦٣ لا یحدّث فیھما نفسہ غفر لہ ما تقدّم من ذنبہ **قالہ** حین توضّأ ثلثا بخاری اور مسلم مین روایت ہی
حضرت عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے اور دل مین
واہی تباہی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا **ف** حضرت نے
ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا
ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرونکا **خ** سھل بن سعد من توکّل لی

٦٤ ما بین رجلیہ وما بین لحییہ توکّلت لہ بالجنّۃ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو
اوسکا جو اوسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ
نبولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون **ف** اکثر گناہ انھین دونون مقامسے ہوتے ہین
جسنے انکو روکا بہشت کو پایا **ق** ابن عمر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن

٦٥ عمر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے **خ** عثمان من جھّز جیش العسرۃ فلہ الجنّۃ بخاری مین روایت ہی حضرت

٦٦ عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی **ف** تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین
مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی حضرت نے
اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان رضہ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان
راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیونکو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکریگا **ق**

٦٧ زید بن خالد الجھنی من جھّز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اھلہ بخیر فقد غزا
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والیکا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا
اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا **خ** ابو ھریرۃ

٦٨ من حجّ للّٰہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امّہ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہو کر
اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا **ف** حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے ساتھیون کے ساتھ

نہ اوٹھے تب گناہون سے پاک ہو **ھ** سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ وَّالْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ وَّھُوَ یَرٰی اَنَّہٗ ۶۹
کَذِبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی
روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جہوٹہی حدیث ہی تو وہ دو جہوٹہون مین سے ایک جہوٹا ہی **ف** دو جہوٹہے یعنی مسیلمۂ کذاب اور
مختار یا اسود عنسی جنہون نے پیغمبری کا جہوٹا دعوی کیا تہا یا یہ مطلب کہ ایک جہوٹا وہ جسنے ناپاک نے حضرت پر جہوٹہہ باندہا دوسرا جہوٹا یہ کہ
اوس جہوٹہی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجہکے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچہہ اصل نہین
مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اوسکو مانے جیسے
کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہی کہ سب علمائے اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہین **ھ** عُثْمَانُ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ مسلم مین ۷۰ خ بر دو نسخہ قدیمہ
روایت ہی حضرت عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کہود کر درست کر دے اوسکے لیئے بہشت ہی **ف** رومہ ایک کوان تہا
مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹہا پانی سوائے اوس کوئے کے نہ تہا اور یہ کوان بگڑ گیا تہا تو حضرت نے اوسکے درست کرا دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا **ھ** اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ عُصِمَ ۷۱
مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتین سورۂ کہف کے سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا
ق ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاکِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاک ۷۲
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جہوٹہی قسم کہاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا **ف** یعنی جو جہوٹہی قسم
اسطرح کہاوے کہ مینے اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم کہائی ویسا ہی ہو گیا **ق**
اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقِّہٖ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ ۷۳ مصداقہ من کتاب اللہ الی آخر الآیۃ در نسخہ قدیمہ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا
قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَ
لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کہا کر لیلیویگا خدا سے
ملیگا اور وہ اوسپر نہایت غضبناک ہوگا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹہکانا قرآن شریف سے پڑہ کر بتلایا یعنی
جو لوگ اللہ کو درمیان ڈالکر اور جہوٹہی قسمین کہا کر تہوڑا سا مال دنیا لیتے ہین ان لوگون کو آخرت مین کچہہ حصہ نہین اور خدا اون سے بات
نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف ندیکہیگا دن قیامت کے اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو دکہہ کی مار ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ ۷۴
حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ثُمَّ لْیَفْعَلِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کہا بیٹہا کسی بات پر پہر اوسکو اوس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی
قسم کا کفارہ دیوے پہر کرے اوسکو جو بہتر ہی **ف** حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کہائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پہر اس قسم کہانے
سے پچتائین حضرت سے کہا یا رسول اللہ کچہہ اس قسم کی بہی تدبیر ہو سکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کہا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دیکر پہر اوس
بات کو کرے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیئے **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ ۷۵
حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلْفِہٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

من الشرطية

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزیٰ کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے **ف** لات اور عزیٰ عرب مین دو بت تھے
کہ کافر اونکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھاجاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا
کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تاکہ کفر کا شبہہ دور ہوجاوے **ق** ابن عمر وابو هريرة من حمل علينا السلاح فليس منا بخاری اور مسلم

٧٦

مین عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہین **ف** یعنی جو مسلمانون سے لڑے
وہ کامل مسلمان نہین **ص** جابر من خاف ان لا يقوم من اخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم اخره

٧٧

فليوتر اخر الليل فان صلوة اخر الليل مشهودة وذلك افضل مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
کہ مین پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو
پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے **ھ** ابو هريرة من خرج

٧٨

من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية ومن قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبة
او يدعو الى عصبة او ينصر عصبة فقتل فقتلة جاهلية ومن خرج على امتي يضرب برها وفاجرها
ولا يتحاشى من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها فليس مني ولست منه مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند
جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو گھار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھکر نکلا مارنے لگا نیک اور بدکو نہ ایماندار کو
چھوڑا نہ قول والون سے یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے نہ مین اوسکا **ق** ابو هريرة من دخل

٧٩

دار ابي سفيان فهو امن ومن القى السلاح فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن **ق** له يوم
فتح مكة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ
مین ہے اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ مین ہے **ف** جب حضرت دس
ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان آکر مسلمان ہوئے
حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہوجاوے
تب حضرت نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہے وہ پناہ مین آیا **م** ابو هريرة من دعا الى الهدى كان له

٨٠

من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه
من الاثم مثل اثام من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اونکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والیکا
ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی
کی طرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ کو
نہین گھٹاویگا یعنی دونونکو برابر پورا گناہ ہوگا **ص** ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري من دل على خير فله مثل

٨١

الباب الاول

اجر فاعلہ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلا ویگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا **ف** مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھہ کہین سے دلا دے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام

٨٢ **ق** ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتتہ جاھلیۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو بیشک بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی **ف** یعنی جس سردار کے ساتھہ امامت کی بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی ایکے پر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز درست نہین

٨٣ **ق** ابن عباس من رای منکم رؤیا فلیقصہا اعبرھا لہ کان یقول لاصحابہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کہون

٨٤ **ھ** ابو سعید من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اوسکو اپنے ہاتھہ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھہ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نکہہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اوسمین کچھہ بھی ایمان نہین **ف** ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہی اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھہ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہی کہ ہاتھہ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا

٨٥ **خ** ابو سعید و ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من رانی فقد رای الحق بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا **ف** یعنی اوسکو واہی تباہی خواب نسمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا

٨٦ **ق** ابو ھریرۃ من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او لکانما رانی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا **ف** اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھنے کا اسکے دو معنی ہین ایک یہ کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین

٨٧ **ق** ابو ھریرۃ من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی **خ** لا یتمثل فی صورتی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا **ف** حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبرونکا سچ ہی اسمین کچھہ شبہہ نہین

٨٨ **ھ** سہل بن حنیف من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ مسلم مین روایت ہی سہل بن حنیف رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے

شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچا ویگا اگرچہ اپنے بستر پر مرا ہو **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے **ھ** ٨٩ اَبُو هُرَیْرَةَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا هِیَ جَمْرٌ فَلْیَسْتَقِلَّ مِنْهُ
اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اوسکے
حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت **ف** فاقے مین سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہین **ھ**
٩٠ صَفِیَّةُ بِنْتُ اَبِی عُبَیْدٍ مَنْ سَأَلَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً مسلم مین روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ بات پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی **ف** غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہین جانتا
جسنے نجومی یا رمال یا شگون یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہے **ھ** ٩١ اَبُو هُرَیْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ خَطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شیء قدیر تو اوسکے
گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہون **ھ** ٩٢ اَنَسٌ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَأَ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ
مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑہائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگون کی
خبرگیری کرے **ف** طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پہونچاوے برادر پروری فرض ہے اوسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح
سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے **ھ** ٩٣ اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی
سختیون سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کر دے سب پانچواں طاق
٩٤ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا **ق** کَانَ لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ
اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوةَ
الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق مین
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام بتلایئے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑہاؤنگا نہ گھٹاؤنگا **ف** اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو اس شخص پر
حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایکبار فرض ہوتا ہے نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے **خ** ٩٥ اَبُوْ ذَرٍّ وَّاَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ سَلَکَ
طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ بخاری مین ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا ف یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور
دینداروں عالموں کو جو ہین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہو اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم
دین مین داخل ہین جو نیت خالص ہو

۹۶ سلمۃ بن الاکوع من سل علینا السیف فلیس منا مسلم مین سلمہ بن اکوع
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین

۹۷ ابو ھریرۃ من سمع
رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لھذا مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اوس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نملے مسجدین
اس واسطے نہین بنین گم گئی چیز کو اوسمین تلاش کیجیے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین

۹۸ جریر من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص
من اجورھم شیء ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من
غیر ان ینقص من اوزارھم شیء مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو
اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی
دونون کو علحدہ علحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین نکالے گا برے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری
راہ پہ چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علحدہ علحدہ پورا عذاب ہوگا
ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک
انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگون نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض
محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب
اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت
کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوسوقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو
لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل لاوین

۹۹ عائشۃ من شاء فلیصمہ
ومن شاء فلیفطرہ یعنی یوم عاشوراء مسلم مین عائشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا
تو عاشورے کا نرہا مستحب ہی حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین

۱۰۰ خ ابن عمر من شرب الخمر
فی الدنیا ثم لم یتب منھا حرمھا فی الآخرۃ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب
پیے گا اور بدون توبہ کیے مرجائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب پینے سے بے نصیب رہیگا

۱۰۱ ابو سعید من شرب النبیذ منکم
فلیشربہ زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی
شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو
چور کرکے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے سے

من الشرطیة

نشہ جلد ہوجاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ہ اُمّ سلمۃ مَن
۱۰۲ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم مین ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھری ف چاندی سونے کا زیور عورت کو
درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی ق ابو ہریرۃ مَنْ شَهِدَ
۱۰۳ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ
الْعَظِيمَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی
اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہوچکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر
ھ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم مین عبادہ بن صامت سے
۱۰۴ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے
اوسپر دوزخ حرام کی ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
۱۰۵ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور
گواہی دے کہ عیسی اسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اسکی بات سے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ
نہین اور عیسی اسکی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ سچ ہی خدا اوسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اوسکے
کام ہون ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہین تو وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہون یا بد
خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کردے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑکے بہشت مین جاوے مسلمان
سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے ھ ابو ہریرۃ و ابو ایوب مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ
۱۰۶ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے
روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روز شوال کے رکھے جنکو شش عید کہتے ہین تو اوسنے گویا برس روز کے روزے رکھے ف سبب اسکا یہ
برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق ابو سعید
۱۰۷ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اسکی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق ابو موسی
۱۰۸ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی
نماز پڑھیگا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو
اس واسطے ان نمازون کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت
وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا ھ عثمان مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ
۱۰۹

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا
کی نماز جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات
تہجد کی نماز پڑھی **ف** روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ
یا رسول اللہ صلعم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین
یہ حدیث فرمائی

110 **ھ** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ
مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین
جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے
کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نمازی کو کسی طرح نچھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا مونہہ کے بل دوزخ مین ڈال دیتا ہی **ف**
یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدانے اوسکو اپنی پناہ
مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا

111 **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ
فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی
سورت نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی **ف** جب ابو ہریرہ رضی نے یہ حدیث روایت کی تو کسینے کہا کہ اگر ہم امام کے
پیچھے ہون تو الحمد کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھلیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے
اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین
اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے
بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا
بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی
کہ یہ باتین صرف بندے ہی کے واسطے ہین اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے **ف** امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی
اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑ دینے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص
نکہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونے کی

112 **خ** اَنَسٌ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ
ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ بخاری مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف مونہہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے
سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی اوسکو
کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیے ہوئے کو نچھیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی
اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے وے
باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہی اب اوسکو رنج دینا درست نہین

113 **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عشراً مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجہپر ایک بار درود پڑہیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا **ف**
درود پڑھنے کا ثواب بیحساب ہی اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین
اول اونکو بخشاونگا جو مجہپر بہت درود پڑہا کیے **خ** ابوہریرۃ من صلّی فی ثوب فلیخالف بین طرفیہ

١١٤ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کونٹ جدا جدا کرے یعنی
اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کونٹ کو مونڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے
خ ام حبیبۃ من صلّی فی یوم ثنتی عشرۃ سجدۃ تطوعاً بنی لہ بیت فی الجنۃ بخاری مین حضرت ام حبیبہ رضی سے

١١٥ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑہے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت مین گھر بنایا جائیگا **ف** مراد ان رکعتون سے
رات دن کی معمول سنتین ہین فجر کی دو ظہر کی چھ مغرب کی دو عشا کی **خ** عمران بن حصین من صلّی قائماً فہو افضل

١١٦ ومن صلّی قاعداً فلہ نصف اجر القائم ومن صلّی نائماً فلہ نصف اجر القاعد بخاری مین عمران بن حصین رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو
بیٹھے کا آدھا ثواب ہی **ف** یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے بھی
پڑھے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح
اوٹھا بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی **خ** ابن عباس

١١٧ من صوّر صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ فیہا ابداً بخاری مین عبد اللہ بن
عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے
اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہوسکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا
بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا درپردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی سے بت پرستی
کی ہی لیکن درخت و پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی **م** ابن عمر من ضرب غلاماً لہ حدّاً لم یأتہ او لطمہ فان کفارتہ

١١٨ ان یعتقہ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو ایسے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اوسکو یا طمانچہ
مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتاریہ ہی کہ اوسکو آزاد کر دے **ف** غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہین **م** انس و معاذ بن جبل من طلب الشہادۃ صادقاً اعطیہا ولو لم تصبہ مسلم مین انس و معاذ بن

١١٩ جبل رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسنے شہادت نپائی **ف**
معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہی **ق** سعید بن زید من ظلم قید شبر من الارض طوّقہ اللہ من

١٢٠ سبع ارضین بخاری مین سعید بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے مین
ساتون طبق زمین کا طوق ڈالیگا **م** ثوبان من عاد مریضاً لم یزل فی خرفۃ الجنۃ مسلم مین ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

١٢١ کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنے گا **ف** بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس
تھوڑا بیٹھے زیادہ اوسکو نہ ستاوے اور دعا خیر کرکے چلا آوے **م** انس من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وھو

١٢٢

هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو اُنکے جوان ہونے تک پالیگا یہان تک کہ وے
جوانی کو پہونچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اس طرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان آپس مین
خوب ملین ہین کچھ فرق نہین ویسے ہی لڑکیون کا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا رہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے ملا

۱۲۳ هـ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھانس یا پھول دیا جاوے سو اوسکو نہ پھیر لیلیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی
ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی

۱۲۴ چیزین کیون رد کرے هـ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی

۱۲۵ خ عَائِشَةُ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو

۱۲۶ آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالکی کے لائق ہی یعنی پھر اوس مین کوئی دعوی نہین کر سکتا ہی هـ عَائِشَةُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا
لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام
مردود ہی ف اس حدیث سے بدعت جڑ سے اُکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان

۱۲۷ صحیح ہی کو اوس سے بچنا چاہیے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین

۱۲۸ ہر صبح شام هـ اِبْنُ عُمَرَ وَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغا بازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے
ڈھیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر

۱۲۹ کیون نہ رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغا بازی کرے دھوکھا دے وہ مسلمان نہین هـ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ فَاتَتْهُ
صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز

۱۳۰ جاتی رہے تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا هـ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا
فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی

۱۳۱ مشکل آسان کرے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کردیگا قیامت کی مشکلون سے ق اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ
مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے
واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین سو ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی

۱۳۲ یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اسکی راہ مین ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ
بخاری مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب

ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے
وہان سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین
ہوسکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل مین سو اوسکو حضرت نے از راہ انکسار منع کیا یا حضرت
اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو فضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی برائیان
کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ

۱۳۳

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ
دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون
کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی
مالکی اور محمد کی پیغمبری اور مسلمانی کے دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جائینگے خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ

۱۳۴

الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے
وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشاوینگے اس دعا کے یہ معنی کہ ای خدا اس پوری پکار
اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہونچا اوسکو سرا ہے مکان پر جسکا تونے اوس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی
ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہو گا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ
خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے
کسیکی سفارش نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدہ مین جائینگے پھر لوگون کو بخشا ئینگے اسکا نام مقام محمود ہی
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۳۵

بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نلاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسکی طرح
یا اس سے کچھ بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہو گا اسکے سوا اور کوئی اوسکے
برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۱۳۶

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ
مِّنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بخاری اور مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب
اوسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد کے آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوا خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی
کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی بادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبی بیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے
مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی
فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۱۳۷

وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل
عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان
يومه ذلك حتى يمسي ولم يأت احد بافضل مما جاء به الا رجل عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله
وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر بخاری و مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اوسکے لیے
لکھی جاوینگی اور سو برائیان اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہین مگر
جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن مین سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھین
برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے

۱۳۸ م طارق بن اشيم من قال لا اله الا الله وكفر بما يعبد من دون الله
حرم ماله ودمه وحسابه على الله مسلم مین طارق بن اشیم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور
جو چیز کہ سوا خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف
یعنی جو مسلمان ہی اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت
کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ پڑھنا ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی
کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت
اور قیامت کو مانے یا نمانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ دین کے سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی

۱۳۹ خ ابو هريرة من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی جو ایمان
اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

۱۴۰ خ ابو هريرة
من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان ايمانا واحتسابا
غفر له ما تقدم من ذنبه وفي رواية الاقليشي من يقم ليلة القدر بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہہ من
یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی

۱۴۱ م ابو هريرة من قتل دون ماله فهو شهيد
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے ورے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی ف یہ حدیث
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی
مصابیح مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنے
مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو
اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہی

۱۴۲ م ابو هريرة من قتل في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في سبيل الله

فهو شہید ومن مات فی الطاعون فهو شہید ومن مات فی البطن فهو شہید ومن غرق فهو شہید
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی
موت مر گیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مر گیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے سہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو
ڈوب گیا وہ شہید ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو صحاب نے عرض کی
کہ جو راہ خدا مین مع نہ ہو مرے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری
حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے
مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلی رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہیدون
کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین **ق** ابو قتادہ

۱۴۴۳ من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین
کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اوسکا اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی **ف** امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو اوس وقت
پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین **ق** عبد اللہ بن عمرو من قتل معاهدا

۱۴۴۴ لم یرح رائحة الجنة وان ریحها توجد من مسیرة اربعین عاما بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی **ف** معاہد اور ذمی
اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست
م ابو هریرة من قتل وزغة فی اول ضربة فله کذا وکذا حسنة ومن قتلها فی الضربة الثانیة فله کذا

۱۴۴۵ وکذا حسنة لدون الاولی وان قتلها فی الضربة الثالثة فله کذا وکذا حسنة لدون الثانیة
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین ماریگا
تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم **ف** یعنی اول بار
گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک
خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو
پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بد ذات کے مارنے مین ثواب ہی **ق** ابو هریرة من قذف مملوکه وهو بریٔ مما

۱۴۴۶ قال جلد یوم القیمة الا ان یکون کما قال بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اپنے غلام کو حرام کاری کا
بدون کیے عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہو گی لگینگے **ف** جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے
اور چار گواہ نلاسکے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگا ویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا
ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری من قرأ بالایتین من اخر سورة البقرة فی لیلة کفتاه

۱۴۴۷ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے
آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین **ف** یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی

۱۴۸ یا بجاے تہجد کفایت کرتا ہے **ق** الرُّبَیِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ
كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ بخاری اور مسلم مین ربیع رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو
وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے **ف** قریش کے مکے مین عاشورے کا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے
روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نرکھتے تھے **ق** اَبُو سَعِيدٍ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ ۱۴۹
فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهِ فَاِنِّي رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مینے شب قدر کو خواب مین دیکھا ہے اور مجکو دکھایا ہے
کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہے جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا **ف** صحیح بخاری مین
اسکا پورا قصہ ابو سعید رضی سے یون روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے انیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین
اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق راتون مین
اور مینے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے
ابو سعید کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا نگر ابھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت
ٹپکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ ۱۵۰
عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ
اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ
فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی
اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اوسے بخشوا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام
ہونگے تو اوسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لاد جاوینگے
یعنی پھر اون گناہون کو لادے سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا **ف** گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے
یا اوسکے فضل سے معاف ہوسکتے ہین اور بندون کے گناہ اونکے بخشے بغیر نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہے کہ جنکے قصور
کیے ہون اون سے معاف کرائے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو
دغابازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو یا بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے
ابھی اسکا علاج ممکن ہے قیامت مین کچھ تدبیر نہوسکیگی کہ وہان نہ مال ہے نہ اسباب **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ ۱۵۱
فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہو تو چاہیے اوسمین کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نلے تو اپنی زمین کو رہنے دے **ف** بخاری مین
روایت ہے کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو نرکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی کا

رَاَيْتُنِي دیکھا مین خود را

اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہی ١٥٢ خ ابن عمر من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت
بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا
خدا کے کسیکی قسم نہیں درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث میں صاف منع کیا ہی ١٥٣ ق انس من کان ذبح قبل الصلوٰۃ
فلیعد بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہیں درست اور چھوٹی بستیوں میں جہاں عید کی نماز نہوتی ہو وہاں درست ہی اور
یہی مذہب ہی امام اعظم کا ١٥٤ م سبرۃ بن معبد الجہنی من کان عندہ شیء من ہذہ النساء اللاتی یتمتع فلیخل
سبیلہا مسلم میں سبرہ بن معبد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اون عورتوں سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے
یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہوں بدلے پانچ یا دس روپیے کے
دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت و جماعت کے چاروں مذہب میں متعہ حرام ہی اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہی سو
اوسکو غلطی ہوئی ہی اس واسطے کہ امام مالک کی موطا میں اور اونکی فقہ کی کتابوں میں متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علماء محدثین کی تحقیق ہی کہ متعہ
دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی
میں اسکی روایت ہی دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکہ میں قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں
سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبد اللہ بن عباس اول
اوسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثیں پہونچیں تو وے بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی میں ثابت ہی اور جب حدیث اور فقہ کی کتابوں
سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اونکی سمجھ میں خلل ہی ١٥٥ ق عبد الرحمن بن
ابی بکر من کان عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس
بسادس او کما قال بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو
وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو لیجاوے اور راوی کو شک ہی کہ پانچ چھے فرمایا یا کہ اسکے
سوا کچھ اور ف جب حضرت کافروں کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے میں آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن میں چھوٹ گئے
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے میں رہنے والوں سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے ١٥٦ خ ابن عمر من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہی تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اوسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
١٥٧ ق جابر من کان لہ شریک فی ربعۃ او نخل فلیس لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان رضی اخذ
وان کرہ ترک بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر میں یا باغ میں تو اوسکو بدون اطلاع اس شریک
کے شرکت کی چیز کا بیچنا نہیں درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہیگا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نلیگا ١٥٨ خ ابو سعید من کان
معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ومن کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ مسلم میں

ابو شعیب روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس آدمی سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہی اوسکو سواری کے واسطے دے اور
جسکے پاس زاد یعنی توشہ زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہی اوسکو دیوے ف یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا

۱۵۹ م اسماء بنت ابی بکر من کان معه هدی فلیقم علی احرامه ومن لم یکن معه هدی فلیحلل مسلم مین اسماء سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے
ف حضرت ایکبار بہت سے لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہنچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے
اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی
تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتارا

۱۶۰ ق ابو هریرة من کان منکم مادحا اخاه لا محالة فلیقل احسب فلانا والله حسیبه ولا ازکی علی الله احدا احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان
کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہی مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اوس
بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے ف حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن
کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر بھول جائیگا اور آپکو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف
کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور ہی ہو جائے یعنی آدمی مین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین
اوسمین سچی سچی ہون اونکو اس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے
کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث مین بھی آیا ہی کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
کرنا زیادہ تر گناہ ہی اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہی کہ بے فائدہ تعریفین کرتے ہین خصوصاً امیرون کے مصاحب خوش آمد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے
ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تعریف اور خوشامد ہی کرتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی
تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین

۱۶۱ ھ ابو هریرة من کان منکم مصلیا بعد الجمعة فلیصل بعدها اربعا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت
پڑھے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہی

۱۶۲ ھ ابو هریرة من کان یومن بالله والیوم الآخر فاذا شهد امرا فلیتکلم بخیر او لیسکت مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان
لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کراوے تو اوسکو چاہیے کہ نیک
بات بولے یا چپ رہے

۱۶۳ ھ فضالة بن عبید من کان یومن بالله والیوم الاخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل
مسلم مین فضالہ بن عبید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر
وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اور اسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی
زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی ف مصابیح مین فضالہ سے روایت ہی کہ جنگ خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاو ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر
جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا جب یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٦٤ خ ابو هريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ١٦٥ ق ابو هريرة من كان يؤمن بالله
واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله
واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہو سکے
تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمانداری تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کا تو اپنے ہمسایے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کردے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان
یا چھپر رکھنا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے
یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا
کا اونکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ١٦٦ ق ابو هريرة من لا يرحم لا يرحم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مین کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے
وہ ہمارے گروہ مین نہین ١٦٧ ق عمر من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخواب
اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو
بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہی ١٦٨ م بريدة بن الحصيب من لعب بالنردشير فكأنما صبغ يده
في لحم الخنزير ودمه مسلم مین بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت
اور لہو مین ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال
ضائع ہوتا ہی یا اوقات ١٦٩ م جابر من لقي الله لا يشرك به شيئا دخل الجنة ومن لقيه يشرك به دخل النار مسلم مین
جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو
خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا
وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ١٧٠ م جابر من لم
يجد نعلين فليلبس خفين ومن لم يجد ازارا فليلبس سراويل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو جوتے
میسر نہون تو وہ موزے پہنے اور جسکو تہبند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو یہ میسر
نہو تو لاچاری مین درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جاوے ١٧١ خ ابو هريرة من لم يدع قول الزور والعمل به
فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور
جھوٹی واہی تباہی باتین نہ چھوڑے اور اوسکے کام بازنکرے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب اپنی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑنے سے وہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ
فرض گردن سے ادا ہوا لیکن لطف نہ

١٧٢ خ ابو ذر من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ وان زنی وان سرق بخاری میں ابو ذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ حرامکاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نرہیگا یا بعد سزا کے بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف بہر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیے

١٧٣ ق عائشۃ من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں قضا نکر سکا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزے رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روز کے بدلے صدقۂ فطر کے برابر وارث مردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے

١٧٤ م ابو ہریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بغزو مات علی شعبۃ من نفاق مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور نہ کبھی جہاد میں جانیکی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کی ڈھب پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافق کی طرح اوسکا ایمان ہے یعنی ایمان کامل نہیں

١٧٥ ق ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا ایسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہے

١٧٦ م عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مسلم میں حضرت عثمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت سو منہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیا جان کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وے مشرک ہیں یہ مسلمان نہیں ہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرما دیا کہ جو دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب سچا مسلمان ہو

١٧٧ م ابو ہریرۃ من منح منحۃ غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحھا وغبوقھا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھ والا اونٹ یا گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ دوہنے سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا

١٧٨ م عمر من نام عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب یا بعضا نیند کے سبب سے قضا ہوا پھر اوسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جاویگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت پڑھ کرنے سے اوسکا ثواب نگھٹیگا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے

١٧٩ خ عائشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو

ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو او سکو نکرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو او سکا
ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا وہان
چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پانو سے کھڑے رہنا ڈھول بجا کر
رتجگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی منت نمانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے

۱۸۰ م خولة بنت حكيم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء
حتى يرتحل من منزله ذلك مسلم مین خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اوترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک
تو اوس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکے گی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون پورے خدا کے کلام جسکی نہایت
تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچہونے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا

۱۸۱ ق ابو هريرة من نسي وهو صائم فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بہولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہین گیا
خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کرم ہی بھولے چوکے کو
نہین پکڑتا

۱۸۲ ق عائشة من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
حساب مین جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت
عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگون کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ
فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اونکے نامہ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا
مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار ہی کیا طاقت
ہی کہ جواب دہی کرسکیگا الہی بحق حضرت مصطفی ہمکو حساب مین نہ پکڑیو فقط اپنے کرم سے پار لگائیو آمین

۱۸۳ خ عمر من نيح عليه يعذب بما نيح عليه بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحے کے سبب سے ف
کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ ایسے عذاب
ہوتا ہی یعنی جس نے اوسکی نیت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے
مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنے کے
لوگ نمانین تو اوسکا کچھ قصور نہین اس واسطے کہ خدا عادل ہی ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا

۱۸۴ م جرير من يحرم الرفق يحرم الخير مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب ہوا ف یعنی مسلمان کو
لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہی

۱۸۵ م ابو هريرة من يدخل الجنة ينعم لا يبأس ولا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین
کریگا نہ غم رہیگا نہ کبھی اوسکے کپڑے گلین گے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا

۱۸۶ خ ابو هريرة من يرد الله به خيرا يصب منه بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھ مصیبت

ڈالتا ہی **ف** مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبراے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین
گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہردم خدا یاد آتا ہی آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو
خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہی سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اوسکو آگ سے گلاتے ہین
لیکن ویسی مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاے یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے **ق**

١٨٧ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین
بوجھ دیتا ہی شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہی **ھ**

١٨٨ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ
مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ
وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى اَخِيْهِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین
آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مددپر ہی
جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مددپر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے ستر مسلمًا کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی
لفظ کا فرق ہی **ھ**

١٨٩ جَابِرٌ مَنْ يَّصْعَدِ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اوسکے گناہ گھٹ جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹ گئے
ف حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے واسطے چھپے بیٹھے تھے
تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل
حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو
حضرت نے یہان یاد فرمایا

وَمِنَ الْاِسْتِفْهَامِيَّةِ

یہان سے وے حدیثین شروع ہوئین جنکے سرے پر من استفہام ہی یعنی پوچھنے کی لفظ **ص**

١٩٠ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَآئِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ
جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ
مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ
پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہی ابوبکر صدیق نے
کہا کہ مینے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون
کام ایک دن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا **ق**

١٩١ جَابِرٌ مَنْ
رَجُلٌ يَّتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَهٗ حِيْنَ دَنَا مِنْ مَّآءٍ مِّنْ مِّيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم
مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو
پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے **ف** حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اور بہ کر
بہا جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھکر حوض بناوے تو پانی اوسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے

اونمین وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا **ھ** سَلَمَةَ بْنِ الاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِي عَيْنًا

۱۹۲ مِّنَ المُشْرِكِينَ قَالُوا ابْنُ الاَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے

اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافرون کے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی **ف**

سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑتے تھے ایک روز اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے

لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ پر سوار ہو کے بھاگا مینے اوسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اوسکو

مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرت نے اوسکا اسباب سب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان

آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی **ق** جَابِرٌ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ بخاری اور

۱۹۳ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو

ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ

لڑنے کے واسطے چونیدلاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن سلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعے مین جا کر

بہلا کر اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن سلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی **ھ** اَنَسٌ مَنْ يَاْخُذُ مِنِّي هٰذَا فَمَنْ يَاْخُذُ بِحَقِّهِ يَعْنِي سَيْفًا

۱۹۴ فَاَخَذَهُ اَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو

وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا **ف** جب احد مین

لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو

وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر پیتر سے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس

چال کو خدا سوائے جہاد کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی **ھ** اَنَسٌ مَنْ يَرُدُّهُمْ

۱۹۵ عَنَّا وَلَهُ الجَنَّةُ **قاله** سَبْعَ مَرَّاتٍ يَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو

کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین **ف** احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان

حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازون کا عبد اللہ بن جبیر کو

سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون

کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نما لوٹ مین پڑ کے

ناکا خالی ہو گیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہوئے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا

ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹاوے

وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑ کر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے

دوسرے صحابی نکلے اور لڑ کر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہو گئی زہے قسمت اونکی جو

حضرت پر فدا ہوئے **خ** عُثْمَانُ مَنْ يَشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنُ دَلْوُهُ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بخاری مین حضرت عثمان رض سے

۱۹۶

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کون ہی کہ رومہ کے کوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کوین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کرے اپنی ملکیت مین نرکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سواے ایک کوین کے میٹھا پانی نتھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کرا دے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کر دیا

197 ق اَنَسٌ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کون ہی جو دیکھ آوے ابوجہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کوین کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین ہزار کے ساڑھے نو سی تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہی مرنے کے قریب ہی پھر عبداللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اور اوسنے پوچھا کہ کسکی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لاے الا حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اِنَّ

198 دوسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اِنَّ آیا ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمعیل اور حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

199 ه ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بقرر بہتر نیکو کاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین

200 ه اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی شیرخوارگی مین مر گیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا ہی کیسا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور اللہ کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین

201 خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اوسکو لپیٹی ہی ف بخاری مین اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

کیون مینے نکہا تہا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نمانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے باپ کا یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پھر فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ گھسیٹکر دوزخ مین ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت عاردور ہونی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے **ق** عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی **م** جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ فَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکہتا ہی پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی جو اوس سے مرتبے مین زیادہ تر قریب ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اونمین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نچھوڑا یہان تک کہ جدائی کرا دی اوسمین اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے پاس کر لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو نے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو **ق** اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین **ف** یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبۂ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین **م** اَنَسٌ اِنَّ اَبِي وَاَبَاكَ فِي النَّارِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ سَاَلَهُ اَيْنَ اَبِي مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی تب حضرت نے یہ فرمایا **ف** اوس آدمی سے پہلے فرمایا تہا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہوکر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم **م** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہی **ف** یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ انمین اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبد النبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایمان دار کو لائق نہین **م** اَبُو ذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مسلم مین ابوذر رض نے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا

۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷

نِعْمَ

کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یعنی پاکی ہی خدا کو خوبیون کے ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال نہیں کھاتا نہیں پیتا نہیں سوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسیکا محتاج نہیں کوئی اوسکا مددگار نہیں اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا بنانے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا **ق** ابو ھریرۃ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَآءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دھوکا ڈال دیتا ہی یہان تک کہ اوسکو نہین یاد رہتا کہ کی رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے **ق** ابن مسعود اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُہٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ الْمَلَکَ فَیَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ یَکْتُبُ رِزْقَہٗ وَاَجَلَہٗ وَعَمَلَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْسَعِیْدٌ فَوَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن مین لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین روح پھونکتا ہی اور چار باتونکا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جیئیگا اور اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی یعنی بہت قریب پہنچ جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہوجاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ مین اور اوسمین سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اس مسئلے خصوصًا تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات ہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو یہ شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اس واسطے کہ

۲۰۸

۲۰۹

ع شا یہ ہمین نفس و الپسین یعنی۔ الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین

۲۱۰

خ ابن عباس ان احق ما اخذتم علیه اجرا کتاب اللّٰه بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سب سے زیادہ تر لائق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
کسینے انکی ضیافت نکی اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اوسکو جھاڑے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریونکا
وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورا اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا
درست نجانا حضرت کے روبرو یہ قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی اون بکریون مین ہمارا بھی
حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہی اور
یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہبونکا

۲۱۱

ھ عمران بن حصین قا جابر ان اخاکم قد مات فقوموا
فصلوا علیه مسلم مین عمران بن حصین اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مرگیا اٹھو اوسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن
سنکر حضرت کا نہ دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مرگیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی
اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طی ہو گئی
ہو اور دور نزدیک ہوگیا ہو اور دوسرے غائب پر نماز پڑھنا درست نہین

۲۱۲

ھ ابو ہریرہ ان اخنع اسم عند اللّٰه رجل تسمی
ملک الاملاک مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہی جسنے شاہنشاہ
اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہی کہ شاہنشاہ کہلاوے

نفع المادہ ۱۲

۲۱۳

ق انس ان اخوانکم قد قتلوا وانھم قالوا اللّٰھم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضیت عنا ورضینا عنک
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اون لوگون نے وہان سے عرض کی
کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے
جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین دغا سے
اونکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہنچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بددعا کی

۲۱۴

ق جابر ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط
بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہی قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا
امت مین بڑا ڈر ہی ف ابو داؤد مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو
مار ڈالو

۲۱۵

ھ ابو سعید ان ادنی اهل النار عذابا ینتعل بنعلین من نار یغلی دماغه من حرارة نعلیه

مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمتر ین سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے
بھیجا اوبلیگا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب **ف** الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت عذاب کو
٢١٦ اسی پر قیاس کیا چاہیے **ھ** ابی ھریرۃ ان ادنیٰ مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی
فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگیگا پھر دوسری بار
مانگیگا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا
بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی **ف** ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے
٢١٧ کہ کیا کیا کچھ ملیگا **ھ** ابن مسعود ان ارواح المؤمنین طیر خضر تعلق فی شجر الجنۃ ھکذا ذکرہ الفلیشی
واختصرہ والروایۃ ان ارواحھم فی جوف طیر خضر لھا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ
حیث شاءت ثم تاوی الی تلک القنادیل فاطلع الیھم ربھم اطلاعۃ فقال ھل تشتھون شیئا
قالوا ای شیٔ نشتھی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بھم ثلث مرات فلما راوا انھم
لن یترکوا من ان یسئلوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک
مرۃ اخریٰ فلما رای ان لیس لھم حاجۃ ترکوا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی
روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہی کم کرکے اور پوری روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدونکی
روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور
رات کو اونھین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمھارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس
چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا
کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین
مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہوون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین ہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا
ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ شہیدونکو مردہ نسمجھو وے زندے ہین
روزی پاتے ہین خوشیان کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہے اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بلکہ تن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوے بہشت مین داخل
ہوتے ہین اور زندونکی طرح کھاتے پیتے اور ونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت
٢١٨ بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے ہین **ھ** ثوبان ان اسمی محمد
الذی سمانی بہ اھلی مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی **ف**
ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو ڈھکیل دیا کہ
نالے ادبی نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین ق ابن مسعود ۲۱۹ ان اشد الناس عذابا یوم القیمة عند اللہ المصورون بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانیوالون کو ہوگا

۲۲۰ ق عایشة ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة ویقال لهم احیوا ما خلقتم بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانیوالون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا

ف حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپکو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اوس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جن تصویرون سے مکان کو بتخانہ بنائے اور اوسپر خدا کی لعنت برسائے

۲۲۱ ق سعد بن ابي وقاص ان اعظم المسلمين في المسلمين جرما من سال عن شيء لم يحرم على الناس فحرم من اجل مسئلته بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہی ایک تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت ہی اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو

۲۲۲ ه عمران بن حصين ان اقل ساكني الجنة النساء مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنی بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی عورتین نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین

۲۲۳ خ انس ان اقواما خلفنا بالمدينة ما سلكنا شعبا ولا واديا الا وهم معنا حبسهم العذر بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اوسمین بھی ہمارے ساتھی شریک ہوئے ناچاری نے اونکو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین جتنا ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین مین بڑا دخل ہی

۲۲۴ ق ابو موسى ان الاشعريين اذا ارملوا في الغزو او قل طعام عيالهم بالمدينة جمعوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم في اناء واحد بالسوية فهم مني وانا منهم بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینے مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا کم ہو جاتا ہی تو ایک کپڑے مین جمع اونکے پاس ہوتا ہی یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن سے آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین مین اونسے ہون ف اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی حضرت نے عادت بیان کرکے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین

۲۲۵ خ ابو ذر ان الاكثرين هم الاقلون الا من قال بالمال هكذا وهكذا

والشنع علی ... اور مسلمان

بخاری مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا طرح اور اُس طرح اور اِس طرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے سب طرف خرچ دیا **ف** یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خرچ دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب

٢٢٦ **خ** ابو هريرة اِنَّ الاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹیگا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف **ف** مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایمانداروں کو وہان جانے کی حاجت ہی جب تک حضرت جیتے تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی علیہ السلام کے پاس جمع ہو نگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر جاویگا

٢٢٧ **ق** جابر و عائشة اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ بخاری اور مسلم مین جابر اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے **ف** جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین بے برکتی پھیلے گی

٢٢٨ **ق** ابن عمر و عائشة اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہنچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی **ف** تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرے کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو سودے سے صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہی کہ حضرت عائشہ رضہ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈھک پڑے اور غم دور ہو

٢٢٩ **ق** النعمان بن بشير اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرین گے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنا اوسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک تن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی **ف** یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہی

اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے
سوا اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور
کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی
فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوے کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو
آنکھہ کان ہاتھہ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور
اوسمین رچا تو سارا بدن بگڑا آنکھہ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمۂ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا
کچھہ غم ہی نہ قیامت کا کچھہ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین

۲۳۰ ھ ابن عباس اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَ حِیْنَ جَاءَہٗ ضِمَادٌ الْاَزْدِیُّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَاِنَّ اللّٰہَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدِیْ مَنْ شَاءَ فَھَلْ لَّکَ م مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے
راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے
نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پہنچانے والا بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھہ سے خدا جسکو
چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھے جھاڑون ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اوسکو دخل تھا وہ
مکے مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہی کچھہ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ دے وہ حضرت کے پاس آیا اور
حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھہ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے
حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام
سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام مینے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھہ بڑھایے
مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے

۲۳۱ ھ ابو سعید اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ م مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکا کرتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے
شیرینی دل کو اور سبزی آنکھہ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا کر
دوسرے گروہ کو وہان جماتا ہی جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی
بیوفائی سوچا کر اگلے لوگون پاس کب ہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور بہان متی کا سوانگ سمجھکر اسکے جال مین
نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک

جو ہونا تھا سو ہو رہا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا ابدا وسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان حصین اور دنیا کے
پیچھے نہ لگین ۲۳۲ ابو ہریرہ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو
مسافرون کو ف مطلب کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین
پوچھتا پھر بہت ہوئے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جاویگا جیسے پہلے تھا اور فرقے
مسلمان مسافرون کی طرح نے یار و مددگار رہجاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر قوم
ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق ۲۳۳ عایشہ
اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدارون سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے
بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۲۳۴ ابن مسعود
اِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا
ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین کامل ہو جاتا ہی ۲۳۵ ابو ہریرہ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ
الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ
اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت
دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی بہت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی
پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھ اعتماد نہین جو علم و عبادت پر گھمنڈ کیجیے
۲۳۶ ق ابو ہریرہ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا
اوس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجکو توڑا اوسکو مینے توڑا ف رحم کی معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی
یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا
اوسپر کرم نکریگا ۲۳۷ ح عایشہ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین
درست ہان دودھ پینے کی رشتے سے بھی نکاح نہین درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے ہی دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح
اور بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی ۲۳۸ م ام سلمة اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ
مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی ف حضرت ام سلمہ رضی سے
روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے اور دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مُردون کی ہوتی ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے

آنکھ بند کردی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کردینا چاہیے ف اَبُو بَکْرَةَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ ۲۳۹
کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِیَاتٌ
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اون مین سے
چار مہینے حرام ہین یعنی اونمین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہین ایک ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا
رجب جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ مین ہے ف ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی مکہ کے کافرون کا دستور تھا
کہ جب اونکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختون نے مہینون
کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حج الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون
حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ
حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کو
بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا ف حُذَیْفَةُ بْنُ اَسِیْدِ نِ الْغِفَارِیِّ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَکُوْنُ ۲۴۰
حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ اٰیَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ
وَدَابَّةُ الْاَرْضِ وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ
لَمْ یَذْکُرْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْعَاشِرَةَ وَهِیَ فِیْ غَیْرِهٖ نُزُوْلُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ مسلم مین حذیفہ بن اسید رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہوگی جب تک دس نشانیان پہلے نہو لیوین گی ایک تو پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین
زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلے گا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور
نکلنا ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو
ہانکتی ہوئی شام کے ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسی کا
آسمان سے اترنا ہے ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضی سے
روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلے گا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر مجلس جاویگا مکے مین زمین سے ایک
جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے
سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانون جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کا
عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہین
ف اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِهٖ ۲۴۱
فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور
چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسیکے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگون نے

بیان علامات قیامت

کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہی کسیکے مرنے جینے پر گہن موقوف نہین اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گہن کی نماز دو رکعت سنت ہی بڑی سورتین اوسمین
پڑہے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہی ۲۴۲ م جابر اِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا
وَّعِشْرِيْنَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی ف ایکبار حضرت نے قسم کہائی کہ مہینا بہر
بیبیون کے پاس نجاوین پھر انتیس دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بہر کی قسم کہائی تہی حضرت نے فرمایا
کہ کیا ہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی ۲۴۳ م جابر اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ
مَكَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی تو وہان سے بہاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی
ف روحا ایک مکان ہی مدینے سے چھتیس کوس ۲۴۴ م جابر اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ
الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ نمازی لوگ عرب کے
ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد
بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس
حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی ۲۴۵ ق انس اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بد خیال ڈالنے مین م
۲۴۶ حُذَيْفَةُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ
بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّ يَدَهُ
فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کہانے کو جسپر خدا کا نام لیا جاوے
اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تہا کہ اسکے سبب سے کہانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے
کہانے کو حلال کرلے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکی کے
ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تہا کہ جب کہانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کہاتے سو ایکبار
کہانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کہینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کہانے مین بن بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار
بے خدا کا نام لیے کہانے لگے تو مین بھی کہاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کہانا کہاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو شیطان ساتھ کہاتا ہی
۲۴۷ ق ابن مسعود اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى
يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ
عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پونہچاتا ہی اور نیکی
بہشت مین پونہچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکہا جاتا ہی اور جہوٹھ بولنا نافرمانی کو پونہچاتا ہی اور نافرمانی
دوزخ مین پونہچاتی ہی اور مرد جہوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جہوٹھا لکہا جاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا

فضیلت صدق
مذمت کذب

انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور رہنا چاہیے جھوٹھ بولنے کو سچ بجانے خ ابو ھریرۃ ان
٢٤٨ العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لھا بالا یرفعہ اللہ بھا درجات وان العبد لیتکلم
بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لھا بالا یھوی بھا فی نار جھنم بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ
خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی
اور بیشک بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نکرے م ابو سعید و ابو ھریرۃ ان العبد لیتکلم
٢٤٩ بالکلمۃ ینزل بھا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب مسلم مین ابو سعید اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی ق ابو ھریرۃ
٢٥٠ وابن عباس ان العین حق بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر
سچ مچ ہی ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی ق ابی بن کعب ان الغلام الذی قتلہ الخضر
٢٥١ طبع کافرا ولو عاش لارھق ابویہ طغیانا وکفرا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماباپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسی
اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا ق ابن عمر ان
٢٥٢ الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف ھذا الکتاب ھذا الحدیث
سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام قالہ وھو یشیر الی المشرق بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے
نے کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب
نکلتا ہی تو شیطان آکے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تاکہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی
جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی پورب
کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے م انس ان الکافر اذا عمل حسنۃ اطعم بھا طعمۃ من الدنیا واما المؤمن
٢٥٣ فان اللہ یدخر لہ حسناتہ فی الاخرۃ ویعقبہ رزقا فی الدنیا علی طاعتہ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا
اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر ف یعنی خدا کسیکی نیکی برباد
نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین ہی اس واسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون
٢٥٤ جہان مین خ ابن عمر وابو ھریرۃ ان الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب
بن اسحق بن ابراھیم بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اور اوسکا باپ بھی کریم دادا
بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے ف یعنی سوائے

۲۵۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگ کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں ہے ع وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ
وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ مسلم میں واثلہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے
شرافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا
ف کنانہ حضرت کی چودھوین پشت میں ہین اونسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی
چودھوین پشت میں ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت مین
افضل ہے پھر اونمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے
عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ کے
اور کسی سے باقی نہین ہے حضرت کا پشت نامہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد
۲۵۶ بن عدنان اہل حدیث و اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے ق اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ لَمْ یَکُنِ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ اُبَیٌّ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
ابی بن کعب رضی سے فرمایا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہے کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں تو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ
کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے
قاری تھے سو حضرت نے اونکی استادی مسند کر دی تاکہ اور مسلمان اونکو استاد جانکر اونسے قرآن سیکھین اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی
۲۵۷ ثابت ہوئی ح اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ
وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْا لِیْ صَاحِبِیْ بخاری مین ابو درداء رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو خدا نے تمھاری طرف پیغمبر کرکے
بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹھا ہے اور ابو بکر نے کہا کہ سچا ہے اور اونسے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی
کو میری خاطر سے چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہنچاؤ ف بخاری مین ابو درداء سے روایت ہے کہ ایکبار ابو بکر صدیق رضی اور عمر
فاروق رضی مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی مین
اون پر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مینے اپنا قصور معاف کرایا سو اونھون نے معاف نکیا سو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت
نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشیگا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت پاس
گئے ہین جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بل عاجزی سے کھڑے ہوکر حضرت سے عرض کی
کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت
خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے
۲۵۸ وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اونسے مقرر حضرت کو رنج دیا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ
اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَتَکَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک اوسکو نہ بولیا اور اوسپر عمل نکرے **ف** یعنی جس برے کام کا خطرہ دل مین آوے سو معاف ہے اور اگر اوسکو مونہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا

۲۵۹ **ه** ابو الدرداء ان اللہ جزأ القرآن ثلثۃ اجزاء فجعل قل ھو اللہ احد جزءً من اجزاء القرآن مسلم مین ابو درداء رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصوں سے ایک حصہ ٹھہرایا **ف** تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم مین خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے

۲۶۰ **ق** ابو ھریرۃ ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین وانھا لم تحل لاحد کان قبلی وانھا احلت لی ساعۃ من نھار وانھا لا تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدھا ولا یختلی شوکھا ولا تحل ساقطتھا الا لمنشد ومن قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یفدی واما ان یقید فقال العباس الا الاذخر یا رسول اللہ فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاۃ رجل من اھل الیمن فقال اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال اکتبوا لابی شاۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نے مکے سے ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانون کو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف میرے واسطے ایکساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر ہرگز حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہین مگر اوسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہونچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سے ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرلے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا درست ہے سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب حکم مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھدو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے

۲۶۱ **ه** ابو سعید ان اللہ حرم الخمر فمن ادرکتہ ھذہ الآیۃ وعندہ منھا شیء فلا یشرب ولا یبع مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکی کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیوے اور نہ بیچے **ف** جب شراب کی حرمت مین آیت اوتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۶۲ **ه** عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق النار فخلق لھذہ اھلا ولھذہ اھلا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا

۲۶۳ **ق** ابو ھریرۃ ان اللہ خلق الخلق حتی اذا فرغ منھم قامت الرحم فقالت ھذا مقام العائذ من القطیعۃ قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا ان شئتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اونکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرابت

یعنی اپنا بیت خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھسے ملے اور اوس سے کاٹون جو تجھے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ دو تو یہ لوگ وے ہین کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہی پھر انکو بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہی جب سے کہ خدا نے دنیا بنائی ہی

۲۶۴ **عائشة** إن الله خلق للجنة أهلاً خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم وخلق للنار أهلاً خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو دوزخی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے **ف** یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اوسکے بھید دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اسکی وجہ معلوم ہو گی دنیا شب تاریک ہی اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا

۲۶۵ **ق ابو سعید** إن الله خير عبداً بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا ہی ایک بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعیدؓ سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیقؓ رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سوا ے صدیق اکبرؓ کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیقؓ روئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھپر احسان ہی اگر خدا کے سوا جانی دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہی

۲۶۶ **م عائشة** إن الله رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیار کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہی سو اوسکے سوا کسی پر نہین

۲۶۷ **م ثوبان** إن الله زوى لي الأرض فرأيت مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك أمتي ما زوي لي منها مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو مینے زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہان تک مینے دیکھا ہی وہان تک میری امت کی بادشاہت پہونچے گی **ف** مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہان تک زمین کو جہان تک اسلام پہونچنا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو اوسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی

۲۶۸ **م جابر بن سمرة** إن الله سمى المدينة طابة مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اوسمین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا

۲۶۹ **ق انس** إن الله عن تعذيب هذا نفسه لغني بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پرواہ ہی **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیون رنج اوٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

نذر مانی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس نے جو اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہیں یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر

٢٧٠

مانی ہو تو سوار ہو لیوے خ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قبض کر رکھا تمہاری جانوں کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اوٹھ اور لوگوں کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو صحابہ نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہر جاویں تو لوگ تھوڑا سو لیویں حضرت نے فرمایا کہ کہیں نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ میں جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کئے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجھکو کبھی نہیں آئی میں ناچار ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہیں

٢٧١

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ یعنی أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق میں فرمائی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں ف ایکبار صدیق اکبرؓ اپنے گھر میں گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہیں صدیقؓ کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث اوس وقت کی ہے جب عورتوں کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح میں تھیں جب وے شہید ہوئے تو صدیقؓ کے نکاح میں آئیں پھر اونکے بعد علی مرتضیؓ کے نکاح میں آئیں

٢٧٢

ق زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهُ حِيْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ وَقَدْ كَانَ أَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ بخاری اور مسلم میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن أبی منافق ہی لوگوں سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیوں کو خرچ ندو تا کہ پھوٹ پھٹک جاویں اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والے ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئیں کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہی کہ بنی مصطلق ایک کافروں کا قوم تھا حضرت اون سے لڑنے کو گئے وہاں پانی پر ٹکے اور مدینے والے لوگوں سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن أبی منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والوں پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری یہی مثل ہے کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے اور اپنے لوگوں سے کہا کہ محمدؐ کے ساتھیوں کو کھانا پانی ندو تا کہ وے بھاگ جاویں اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال دوینگے زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں نے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اوس منافق کی گردن اوڑا دوں حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ لوگ کہیں کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو مار ڈالتے ہیں پھر عبد اللہ بن أبی اور اوسکے یاروں نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہم نے یہ نہیں کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجھکو جھوٹا جانا اس بات کا مجھکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے میں پہنچے تو خدا نے سورہ منافقین اوتاری اور وہ سب حال اوسمیں مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجھکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی

٢٧٣

م شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ

بان فرض احسان

شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ مسلم مین شداد بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو تر سا تر سا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پونہچاو حلال کرنے کے جانور کو **ف** یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تا کہ زیادہ تکلیف نہو

۲۷۴ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہی اگر اوسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کرتی ہی جو اوسنے حرام کاری نکی **ف** شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلا اور سبب ہین

۲۷۵ **ھ** عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بہاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کرکے دینا **ف** حضرت عایشہ رض روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دابکے السام علیک کہا یعنی تجپر مری پڑے حضرت عایشہ رض غصے ہوکر اونسے کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَاللَّعْنَةُ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے کیون گالی دی اور بڑھکے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا

۲۷۶ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اوٹھالیگا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اوٹھاویگا عالمون کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی اونھین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اور اورون کو گمراہ کیا

۲۷۷ **ھ** اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو اور اوٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی بعضے قبول کرتا ہی بعضے رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اور پہنچ جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوس پردے کو اوٹھادے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو **ف** اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی

۲۷۸ **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھاری صورتون اور تمھارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمھارے دلون کو اور کامون کو

دیکھتا ہی **ف** یعنی بدون صفائی دل اور خلوص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے
مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھے **ھ** ابو ھریرة ان اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا مسلم مین ابو ہریرہ سے ۲۷۹
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی **ف** یعنی جسنے
غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ سے پکڑنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی چنانچہ
دوسری حدیث مین صاف آیا ہی **خ** ابو ھریرة ان اللہ لما قضی الخلق کتب عندہ فوق عرشہ ان رحمتی ۲۸۰
سبقت غضبی بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر
میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غضب پر **ف** یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور
عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا **ق** عایشة ان اللہ لم یامرنا ان نکسو ۲۸۱
الحجارة والطین بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑا پہنا دین **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب
حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکے گرد فرش کرنا
شریعت محمدی مین بہتر نہین **ھ** عایشة ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولکن بعثنی معلما میسرا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے ۲۸۲
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا **ف** ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات نے
نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اوتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اوسکے رسول کو تو پہلے حضرت نے
عایشہ صدیقہ رض سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماباپ سے صلاح لیلو عایشہ صدیقہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے
مقدمے مین ماباپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہی کہ اور ازواج سے
اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھہ سے پوچھے گی کہ
عایشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے **ھ** ابن مسعود ان اللہ لم یھلک قوما او یعذب قوما ۲۸۳
فیجعل لھم نسلا وان القردة والخنازیر کانت قبل ذلک مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے **ف** ایک شخص نے
پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** ابو ھریرة ۲۸۴
والنعمان بن مقرن ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر بخاری مین ابو ہریرہ رض اور نعمان بن مقرن رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی **ف** حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اوسکے
زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین
یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے **ھ** انس ان اللہ لیرضی عن العبد ۲۸۵
ان یاکل الاکلة فیحمدہ علیھا او یشرب الشربة فیحمدہ علیھا مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا بہت راضی ہوتا ہی اوس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے **ق** ابو ھریرة ان اللہ لیضحک ۲۸۶

مِنْ رَجُلَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ انمین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وے دونون بہشت مین جاوین اور ایک روایت مین
بجای یَضْحَکُ مِنْ رَجُلَیْنِ کے یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی **ف** اصحاب نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول
دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونون بہشتی ہونگے

٢٨٧ **ق** ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى
وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہی
پھر جب اوسکو پکڑتا ہی تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہی کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہی جب ظالم بستیون کے
لوگون کو پکڑا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہی **ف** یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہی تا کہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اوسنے
پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی پر دنیا مین بھی خاک سیاہ ہوجاتا ہی

٢٨٨ **ق** جابرؓ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ **قَالَهٗ** عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتونکا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال
ہجری کے

٢٨٩ **ق** ابو ہریرہؓ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ **قَالَهٗ** لِلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمھارا عذر قبول کرتے ہین **ف**
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہی تو بعضے انصاریون نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت
غالب ہوئی تھی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہی
مین خدا کا بندہ ہون اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑکر مین تمھاری بستی مین گیا میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی میری موت تمھاری
موت کے ساتھ ہی انصاریون نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی کہ ہماری جو بات طعنے کی راہ سے نہ تھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری
بستی مدینہ چھوڑکر مکے مین نہ رہ جاوین سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمھاری بات مین بناوٹ نہین

٢٩٠ **م** ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہی تا کہ دن کا بدکار توبہ کرے
اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہی تا کہ رات کا بدکار توبہ کرے یہان تک کہ سورج پچھم سے نکلے **ف** یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے
نہین نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے

٢٩١ **م** ابو ہریرہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ ذَرَّةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین
ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو نچھوڑیگی بن مارے یعنی سب ایماندار مرجاوینگے **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی
کہ قیامت بدکار کافرون پر قائم ہوگی اوس وقت ایماندار کوئی نہوگا

٢٩٢ **ق** عائشہؓ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام مین **ف** اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث مین

ہو چکا یعنی یہودیوں کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا **ه** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ ۲۹۳
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار
مالدار چھپے گمنام بندے کو **ف** یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا
تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوئے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ ۲۹۴
فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يُشَمِّتَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین
دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے **ف** چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے
آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ ۲۹۵
كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ
وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهِ اَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ
حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی
قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان
کہیگا کہ ای میرے رب ہان یاد ہی یہان تک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے
گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیونکا نامۂ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اونکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پاؤن اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر
یعنی جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ وَيُرْوٰى وَيَسْخَطُ لَكُمْ ۲۹۶
ثَلٰثًا فَرَضِيَ لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا
مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی
تین چیز سے سو جو تین چیزین تمھارے واسطے پسند کین ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری
یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری
چیز یہ کہ خیرخواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ رکھی ہین
سو اونمین سے اول قیل و قال ہی یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری بیموقع مال کو
ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا **ه** عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ ۲۹۷
اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگونکا

اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی **ف** یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر عمل نکیا وے بے قدر ہوئے

۲۹۸ — **ھ** هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا مسلم مین ہشام بن حکیم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین **ق**

۲۹۹ — اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون کو اے بہشتیو سو وے کہینگے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہی پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوئے سو وے کہینگے کیون نہ ہم راضی ہون اے رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہینگے اے رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مین نے اوتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا **ف** معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی

۳۰۰ — **ھ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی نے اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا **ف** ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اس واسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۳۰۱ — **ق** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی

۳۰۲ — **ھ** اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین **ف** مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہی سو ان مین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی

۳۰۳ — **ق** اَنَسٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوک لے **ف** اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے

۳۰۴ — **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا **ف** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے مین اوس راہ سے پلٹ کر نہاکے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل

خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا
البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی ٣٠٥ جابر اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی ف پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان
کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرلے تا کہ دل سے اوسکا
خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی ق ٣٠٦ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ
عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً وَّھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً
بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی
نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجپر یہ فرض کیا ہی
اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب ٣٠٧ م عَبْدُ اللّٰہِ
بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ
فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک
نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے
ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئے ہین ف یعنی منصف وے ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے
بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین ٣٠٨ خ عَائِشَۃُ اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَھُوَ السَّحَابُ فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ
فِی السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُہٗ فَتُوْحِیْہِ اِلَی الْکُھَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ مَعَھَا مِائَۃَ کِذْبَۃٍ
مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اوترتے ہین بدلی مین سو آپس مین بات
چیت کرتے ہین اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر چپکے سُن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو
غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کے اوسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی جو اون
شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اون سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال
پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ٣٠٩ خ
جَابِرٌ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت
ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر
اوٹھنا سنت نہین ٣١٠ م اَنَسٌ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین
انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ چپ سُنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین
٣١١ خ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر
عذاب ہوتا ہی زندے کے رونے سے ف یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا ٣١٢ خ
ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب

نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہی **ف** حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب روانہ ہوئے تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا

۳۱۳ **ق** انسؓ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِي صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھچکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے **ف** ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

۳۱۴ **ق** مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہوچکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامونکی **ف** مجاشع سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض نہین ہی

۳۱۵ **ح** ابو ہریرہؓ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف کرو **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو منہدی کا خضاب تو بھلی سنت ہی اور وسمہ بھی درست ہی لیکن اوس خضاب جو سیاہ بال کردیوے سو درست نہین

۳۱۶ **ق** ابن عمرؓ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَآءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے **ف** جربا اور اذرح دو گانوں ہین شام مین تین رات دن کی راہ اونکے درمیان مین ہی مطلب کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہی

۳۱۷ **ق** انسؓ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزوں سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہی **ف** کوٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی اس واسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیثون مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین

۳۱۸ **ق** ابو ہریرہؓ اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرامکار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کوئین کے آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ معاف ہوگئے اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکالکے اوسکو پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہوگئے اس کام کے سبب سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہی ع دل بدست آور کہ حج اکبر ست

۳۱۹ **ق** فاطمہ بنت قیس اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ قال

لها حين ارادت ان تعتد و قد طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة بخاري اور مسلم مین فاطمہ بنت
قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی
اوڑھنی جب اوتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمرو
بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہی اوسکے گھر مین جا یعنی اوسکو کچھ
٢٢٠ سوجھتا نہین تو بھی آرام سے وہان رہیگی **ق** ابو سعید ان امة من بني اسرائيل مسخت فلا ادري اي الدواب
مسخت بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی
ہی سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت پر ہوگئے **ف** بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک گنوار حضرت کے
پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین اوس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سوسمار وہ جانور ہی جسکو ہندی
مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر
خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو مین تو بھی اوسکو نہین کھاتا اور
٢٢١ منع بھی نہین کرتا امام اعظم رحہ کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی رحہ کے مذہب مین درست ہی **ق** عايشة ان
اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور
اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة يعني كنيسة بالحبشة كان يقال لها مارية بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے
اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بد ترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے
عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوین تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا
٢٢٢ کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا **ھ** عبد الله بن عمرو ان اول الايات خروجا طلوع الشمس من
مغربها وخروج الدابة على الناس ضحى وايهما ما كانت قبل صاحبتها فالاخرى على اثرها
قريبا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی
مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی **ف**
٢٢٣ دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہو چکین **ھ** ابو هريرة ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر
والتي تليها على اضوء كوكب دري في السماء لكل امرء منهم زوجتان اثنتان يرى مخ سوقهما
من وراء اللحم وما في الجنة اعزب مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ بہشت مین جاویگا وہ چودہوین
رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو
ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین **ف** یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین گے

الباب الثاني

انگو رنگ صاف دکھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے ق اَبُو سَعِيدٍ

٣٢٤ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اونمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوا کوئی وہان پہونچ سکے گا حضرت نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اون مکانون مین وہ مرد بھی پہونچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہی پیغمبرونکو ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ إِنَّ أَهْوَنَ

٣٢٥ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون مین بہت ہلکا عذاب اوسکا ہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ ابلتا ہی جیسے دیگچی ابلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال انکا اور ون سے اوس پر بہت ہلکا عذاب ہی اَبُو سَعِيدٍ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ

٣٢٦ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر جب تم دیکھو اون مین سے کوئی چیز یعنی سانپ اگر بن جاوے تو اوسکو تین دن اطلاع کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنی وہ کافر جن ہی ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوس نے کہا گھر مین سانپ نکلا ہی اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہ قصہ سنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین بار یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول قرار نوح اور سلیمان بن داود کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق عَائِشَةُ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ

٣٢٧ أُمِّ مَكْتُومٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جب تک عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ف بلال کچھ رات سے اذان دیتے تھے تا کہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھ کر پڑھین اور جو جاگے ہوئے ہون وے سو رہین اور عبد اللہ صبح کی اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نکرین ق ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ

٣٢٨ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اونمین جہالت اوترے گی یعنی پھیلے گی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ قیامت یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہین ہی وہ جہالت ہی اس واسطے کہ علم وہی ہی جس سے دنیا سرد ہو

۱۲۲۹ اور آخرت یاد دلاتی ہے ﴿ جابر بن سمرة قال ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم مسلم ﴾ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اون سے بچو **ف** مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنھوں نے وضعی حدیثیں بنائیں اور حضرت کی طرف نسبت کیں اور علماے حدیث نے اونکو بیان کر کے نکال ڈالا

۱۲۳۰ **ق** ابو هريرة ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص واقرع واعمى فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شيء احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحق بن عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما الابل وقال الاخر البقر فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك فقال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه واعطي شعرا حسنا قال فاي المال احب اليك قال البقر فاعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى الاعمى فقال اي شيء احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال احب اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسالك بالذي اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى في صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسالك بالذي رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها في سفري فقال قد كنت اعمى فرد الله الي بصري فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم شيئا اخذته لله ﴿ وفي رواية ﴾ لا احمدك اليوم بشيء اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضي عنك وسخط على صاحبيك بخاري اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اوسنے کہا کہ تجکو کون چیز بہت پیاری ہے اوسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے گھناتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی گھن دور ہوئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا

الباب الثانی

کون مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گاے اسحٰق بن عبد الله اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑگئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گاے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ مجھے گھناتے ہین پھر اوسنے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری دور ہوگئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت بھاتا ہی اوسنے کہا کہ گاے سو اوسکو گابھن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ الله میری آنکھہ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گاے بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہوگئے اور گنجے کے جنگل بھر گاے بیل ہوگئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہوگئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل تک پہونچنا مجکو ممکن نہین ہی مگر خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجھسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگون کے حق مجھپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھربار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ مینے یہ مال پایا ہی اپنے باپ دادا سے جو پشتہا پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجھسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجکو آنکھہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھہ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ لینے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف کرونگا یعنی مین تیرے لینے سے کچھ خوش نہونگا اور تیرے کچھ رہ جانے کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا کہ لے اپنا مال رکھ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال مین ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم نے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھ کر شکر گزار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہی تو خدا سے دور ہی

عن میمونة ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلة فلم یلقنی اما والله ما اخلفنی مسلم مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجھسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا **ف** حضرت میمونہؓ سے

روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اوٹھے میمونہ نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ
دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھہ سے وہان پانی چھڑکا
جو رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہیں اوس گھر مین جانے کا جہان تصویر
اور کتا ہووے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا ٣٣٢ ھ ام سلمۃ ان حمزۃ اخی من الرضاعۃ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی ف امیر حمزہ رض حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی
بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین ٣٣٣ ھ حذیفۃ
بن الیمان ان حوضی لابعد من ایلۃ من عدن والذی نفسی بیدہ انی لاذود عنہ الرجال کما یذود
الرجل الابل الغریبۃ عن حوضہ مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافرون سے
بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین مقرر کافر لوگون کو اوس حوض سے
ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بگانے اونٹ کو ہانکتا ہی ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی
یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا
چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب ہین ٣٣٤ ھ عایشۃ ان حیضتک لیست فی
یدک قالہ لہا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھہ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے
عایشہ رض سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمایا کہ مجھکو چٹائی کی جانماز لادے مسجد سے حضرت عایشہ رض نے کہا کہ مجھکو
حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھہ ہاتھہ بڑھا کر جانماز
اوٹھا لے ٣٣٥ خ المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ان خالد بن الولید بالغمیم فی خیل لقریش طلیعۃ فخذوا
ذات الیمین قالہ زمن الحدیبیۃ بخاری مین مسور رض اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگے کو بڑا ہی سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام
ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہوئیں راہ مین حضرت کو
خالد کا حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے
معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوسکی
روایت ضمناً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھہ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھہ مقام تہمت نہین
٣٣٦ خ ابو ہریرۃ ان داود النبی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کان لا یاکل الا من عمل یدہ بخاری مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داود پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھہ کے کام سے ف روایت ہی
کہ حضرت داود علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم
ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایکرات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داود کیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
اگر اپنے ہاتھہ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت سے حضرت داود علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھہ سے

۲۲۶

اوسکی زد دیا اور صحیح کہتے ہیں اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ
هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ
وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ
وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ
لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ
عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا
إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حج میں
عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تمپر حرام ہین جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہارے مہینے مین
اس تمہاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہے اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی
جانون اور مالون کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے
دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہو گئین اور جو کفر کی حالت مین
خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنی اب اوسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبا ڈالتا ہون ربیعہ
بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اوسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا دیا گیا
اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہے سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا
اب لینا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سود نہ دو والبتہ عورتون کے مقدمے مین یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے
کہ تمنے اونکو اپنے قابو مین کیا ہے خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہے خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اون پر یہ ہے کہ جسکو تم
نہ چاہو اوسکو تمہارے گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر
دستور کے موافق کھانا کپڑا اپنے کا حق ہے اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اوسکو خوب
پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو
لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمے کی اونگلی آسمان
کی طرف اوٹھا کر اور لوگون کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خدا وندا گواہ رہیو خدا وندا گواہ رہیو خدا وندا گواہ رہیو ف ہجرت کے
دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا
اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے
حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلیگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور
خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت تین مہینے اور بیس دن تک صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوئے بارہوین ربیع الاول کو

انتقال کیا اللہم صل وسلم علیہ **خ** خولۃ بنت ثامر ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار ٣٣٨
یوم القیمۃ بخاری مین خولہ بنت ثامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق
لوٹے کھاتے ہین اونکے لیے قیامت مین آگ ہی **ف** یعنی بیت المال سے سوائے مستحقون کے اور کسیکو لینا درست نہین **خ**
ابوھریرۃ ان رجلا رای کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ بہ حتی ارواہ ٣٣٩
فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ
کھاتا تھا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہانتک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اوسکو
بہشت مین داخل کیا **م** ابوھریرۃ ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ علی مدرجتہ ملکا فلما ٣٤٠
اتی علیہ قال این ترید قال ارید اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال
لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا
سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اوسنے کہا اس بستی مین
اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے
خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو
خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی **خ**
ابوھریرۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ اولست فیما شئت قال ٣٤١
بلی ولکنی احب ان ازرع فاسرع وبذر فبادر الطرف نباتہ واستواؤہ واستحصادہ وتکوینہ امثال
الجبال فیقول اللہ دونک یا ابن ادم فانہ لا یشبعک شیء بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اوسنے کہا کیون نہین سب
کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر
ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے ای آدم کے بیٹے تیرے پیٹ
کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا **خ** ابوھریرۃ ان رجلا من بنی اسرائیل ٣٤٢
سال بعض بنی اسرائیل ان یسلفہ الف دینار فقال ائتنی بالشھداء اشھدھم فقال کفی باللہ
شھیدا قال فائتنی بالکفیل قال کفی باللہ کفیلا قال صدقت فدفعھا الیہ الی اجل مسمی فخرج فی البحر
فقضی حاجتہ ثم التمس مرکبا یرکبہ یقدم علیہ للاجل الذی اجلہ فلم یجد مرکبا فاخذ خشبۃ
فنقرھا فادخل فیھا الف دینار وصحیفۃ منہ الی صاحبہ ثم زجج موضعھا ثم اتی بھا الی البحر فقال
اللھم انک تعلم انی تسلفت من فلان الف دینار فسالنی کفیلا فقلت کفی باللہ کفیلا فرضی بک
وسالنی شھیدا فقلت کفی باللہ شھیدا فرضی بک وانی جھدت ان اجد مرکبا ابعث الیہ الذی لہ

له فلم اقدر واني استودعتكها فرمى بها في البحر حتى ولجت فيه ثم انصرف وهو في ذلك يلتمس مركبا يخرج الى بلده فخرج الرجل الذي كان اسلفه ينظر لعل مركبا قد جاء بماله فاذا بالخشبة التي فيها المال فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحيفة ثم قدم الذي كان اسلفه فاتى بالالف دينار وقال والله مازلت جاهدا في طلب مركب لاٰتيك بمالك فما وجدت مركبا قبل الذي اتيت فيه قال هل كنت بعثت الي بشيء قال اخبرك اني لم اجد مركبا قبل الذي جئت فيه قال فان الله قد ادى عنك المال الذي بعثت والخشبة فانصرف بالالف دينار راشدا

قرض ادا کردن بضمانت خدا وجواز اجل در قرض

بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اوسنے کہا گواہون کو لا کہ اونکو قرض کا گواہ کرون تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن بہی لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تو نے سچ کہا پہر اوسکو ہزار اشرفیان کچہہ مدت ٹہہرا کر دین وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پہر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہوکر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پہر اوسمین ہزار اشرفیون کو بہرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اوسمین ڈالا پہر اوسکے منہہ کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پہر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تہین سو اوسنے مجہسے ضامن مانگا تہا مینے کہا تہا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ تیری ضامنی سے راضی ہوگیا تہا پہر اوسنے گواہ مانگا مینے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہی سو وہ تیری گواہی سے راضی ہوگیا تہا اور مینے بہت دوڑ دہوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اوسکا قرض بہیجون سو مینے نپایا اب تجکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پہر اوسکو سمندر مین اوسنے ڈالدیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پہر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بہی جہاز کی تلاش مین رہا تہا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکہنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تہا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے یکایک اوس لکڑی کو دیکہا جسمین مال تہا سو اوسکو اپنے گہر والون کے جلانے کے واسطے لیا پہر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پہر بعد مدت کے جسپر قرض تہا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دہوپ کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اس وقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچہہ بہیجا تہا اوسنے کہا مین تجکو خبر دیتا ہون کہ مینے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بہیجا تہا سو پہونچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پہر جا **ف** اس حدیث مین راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بہروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہی لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہی کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت سے قبل تقاضا درست نہین **ق** عائشة ان روح القدس لا يزال يؤيدك ما نافحت عن الله ورسوله **قاله** لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جیسے کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کی ہی یہ حضرت نے حسان بن ثابت رض سے فرمایا **ف** کافرون نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تہی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تہے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین اونکی

خوب ہجو کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو

۳۴۴ ق اَبُو ذَرٍّ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہی اور جوش غضب کا وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہی امام اعظم کا

۳۴۵ ق عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف جیسے جھوٹھی گواہی دیکر کسیکو مال دلادیو تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی

۳۴۶ ق عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ فَرِقَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَيُرْوٰى مَنْ تَرَكَهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا چھوڑدین اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین مَنْ فَرِقَهٗ کی جگہہ مَنْ تَرَكَهٗ آیا ہی مطلب دونون کا ایک ہی

۳۴۷ ھ عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصِرُوا الْخُطْبَةَ مسلم مین عمار رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا بتاتا ہی اوسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد ہون اور نماز خود عبادت ہی تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی

۳۴۸ ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے ایک وہ بھی دن ہی سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہی

۳۴۹ ھ عُثْمَانُ وَعَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَّاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ مسلم مین حضرت عثمان اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پونہچا سکے ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبر رضہ دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق رضہ آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمان رضہ آئے تو حضرت نے اوٹھ کر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مینے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق رضہ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان رضہ کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمان حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے

۳۵۰ ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ

عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت اعوذ بالله منك ثلث مرات ثم قلت ألعنك بلعنة الله التامة فلم يستأخر ثلث مرات ثم اردت ان آخذه والله لولا دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے موںہ مین لگا دے سو مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھسے پھر مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے **ف** حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث مین آتا ہی

٣٥١ **ق** ابو هريرة ان عفريتا من الجن تفلت علي البارحة ليقطع علي صلوتي فامكنني الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سواري المسجد حتى تنظروا اليه كلكم فذكرت دعوة اخي سليمان رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي فرددته خاسئا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس آیا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مینے اوسکو پکڑ لیا سو مینے چاہا کہ مسجد کے کھنبون مین سے کسی کھنبے مین باندھ دون تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نملے حضرت نے فرمایا پھر مینے اوسکو ڈھکیل دیا دُدکار کے **ف** جن اور دیو حضرت سلیمان کے تابع تھے اور اونھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نملے اسواسطے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اس مردود کی اتنی جرات ہی کہ حضرت کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اوس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی

٣٥٢ **خ** عايشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا **ف** حضرت عایشہ رض روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کے سو گئے جب بلال رض نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین سوتے مین اپنے بدن کے حال سے غافل نہین ہوتا سب کا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین

٣٥٣ **ق** المسور بن مخرمة ان فاطمة مني واني اتخوف ان تفتن في دينها واني لست احرم حلالا ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مكانا واحدا ابدا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف آتا ہی کہ کہین اوسکے دین مین فتنہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن جلالی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی **ف** ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضیٰ رض نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت علی رض کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا ھ

٣٥٤ عمرو بن العاص ان فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر مسلم مین عمرو بن عاص رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والے یعنی یہود فرق سحری کے لقمے ہے
اور نصاری کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہے بلکہ سنت ہے ھ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ ٣٥٥
المُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وے ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ اللہ کے واسطے مدینے مین
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وے ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین
مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین
مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا مطلب ہے کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون
سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نرہا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ ٣٥٦
الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ
فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریّان کہتے ہین یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے
والا اوسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہونگے
نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوا جب وے جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِي ٣٥٧
الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادُ الْمُضَمَّرُ السَّرِيْعُ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہے کہ اچھے گھوڑے پلے اور تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے ف
یعنی پالے ہوئے
مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہے جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبی کہتے ہین
ھ اَنَسٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ ٣٥٨
حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ
ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین
انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہے جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اُتر کی ہوا
چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا
پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمھارا
حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وے جواب دوینگے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ ٣٥٩
فِيْ سَبِيْلِهٖ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ
فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھے ہین ہر دو درجون مین اتنا
فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی
اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ رنگ کے
پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث
٣٦٠ اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین شغل ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسیطرف توجہ نچاہیے ف عبد اللہ بن
مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت
نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام
٣٦١ کرنا جواب دینا بے سبب کھانسنا ادھر اودھر دیکھنا نماز مین درست نہین ھ عَمَّارٌ اَوْ حُذَیْفَۃُ شَکَّ شُعْبَۃُ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ
اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَهَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِّنْهُمْ
تَکْفِیْکَهُمُ الدُّبَیْلَۃُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ یَظْهَرُ فِیْ اَکْتَافِهِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہ رض سے
روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر
زبان کے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی اونکو کبھی
بہشت نصیب نہوگی اونمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اونکے مونڈھون مین پیدا ہوگا اونکی چھاتیان
٣٦٢ توڑ کے نکل آویگا یعنی اومین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا ھ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ
ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَّکَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم
خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹھا ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف
خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت
امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیۃ کی طرف سے اول جھوٹھا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے
پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے
٣٦٣ دو آدمی پیدا ہوئے ق اَنَسٌ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے ٹونٹی دار آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی
٣٦٤ وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا ھ عَائِشَۃُ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ
الْبُکْرَۃِ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی
یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاق ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی
٣٦٥ بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰہُ
الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ قَالَہٗ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین

دو خوبیاں ہیں جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گرداؤ یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس میں اشج لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریاں چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمعی سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات میں غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام میں ویسی ہی شتابی اور جلد بازی کرنا جانوروں کی خو ہی اس واسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گرداؤ پسند ہی

۳۶۶ ق اَنَسٌ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَّاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْبِرَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریوں سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو میں نے چاہا کہ انکو انعام دوں اور اون سے لگاوٹ کروں تم کیا اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھریں اور تم اپنے گھروں کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلیں اور انصاری اصحاب اور راہ چلیں میں انصاریوں ہی کی راہ چلوں ف مصابیح میں انس رض سے روایت ہی کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھہ آیا حضرت نے قریش یعنی مکے کے رہنے والوں کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریوں نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہیں ہمکو چھوڑتے ہیں حال آنکہ اونکے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں یعنی ہماری تلوار دن کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہیں جب خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریوں کو حضرت نے ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریوں کے رئیسوں اور عقلمندوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگوں نے یہ ہرگز نہیں کہا لیکن ہمارے نوجوانوں نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہیں اونکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند اونکے لڑائیوں میں مارے گئے ہیں اسلام کی خوبی اونکے دل میں ابھی نہیں جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہیں قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا یہ قسمت اوسکی جسکے حصے میں حضرت آویں اس حدیث سے انصاریوں کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

۳۶۷ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُّصَرِّفُهٗ حَيْثُ يَشَآءُ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیوں کے سب دل خدا کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل اوسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی ف انس رض سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھہ سو میں نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اسلام دین ہم سچ جانتے ہیں ہمکو ہمارے پھسلنے کا بھی آپ کو ڈر ہی جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھہ دور نہیں

۳۶۸ ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَّنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اوروں پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں جو مجھہ پر جھوٹ باندھیگا جان بوجھہ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے دوزخ میں ف یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگوں نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا

یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اس واسطے علما حدیث نے بڑی محنتیں اور جان فشانیاں کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہی ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے اوس حدیث کو سچا نجانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علما حدیث سے کوئی تحقیق نہ کرے

٢٦٩ ق عائشۃ ان لصاحب الحق مقالا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہنچتا ہی ف حضرت پر کسیکا قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حقدار ہی کہنا چاہیے اوسکی بات کا برا ماننا نچاہیے

٢٧٠ خ ابن عمر ان لک اجر رجل ممن شہد بدرا و سہمہ قالہ لعثمان بن عفان بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رض سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین گئے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت نے حضرت عثمان رض سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا

٢٧١ ق انس ان لکل امۃ امینا و ان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانتدار ہی اور ہمارا معتمد امانتدار ای امت میری ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانتدار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانتدار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحمدل اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان کو حیامند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا

٢٧٢ ق جابر ان لکل نبی حواریا و حواری الزبیر بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ جب مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ چھوٹ پھیلکے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا ہوتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہی

٢٧٣ ق انس ان لکل نبی دعوۃ دعاہا وانی اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مینے اپنی دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر

٢٧٤ م ابی بن کعب ان لک ما احتسبت قالہ لرجل کان یمشی الی المسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا یرکب ویرجو فی آثارہ الاجر مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید

ف بیان قبال اونکا ... وضع احادیث کردند ... حدیث
خ ٢٦٩ در نسخہ قدیم ۱۲

رکھتا تھا **ف** ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا
اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کر وادسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو اس نیت
اور اس محنت کا ثواب ملیگا **ص** جابر قال ان لکم بکل خطوۃ درجۃ **ف** **لم** لو خطت جابر قال اراد وا ان ینتقلوا
بیوتھم فیقربوا من المسجد مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہی یہ حضرت نے
جابر کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آرہین **ف** یعنی
جتنا تم دور رہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا **خ** ابی ہریرۃ ان للہ تسعۃ و
تسعین اسما مائۃ الا واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا کے ننانوے ۹۹ نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کرلیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوس پر عمل کرے وہ بہشت مین
جاویگا **ف** حق تعالی کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین
بہت اسمائے الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب
قابل التوبۃ غافر الذنب حنان منان وغیر ذالک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسمائے حسنی انھین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہی
کہ اس قدر نامون کی یہ تاثیر ہی کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہی نود نہ نام موجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ
ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو یعنی اللہ پاک ایسا ہی کہ اوسکے سوا کوئی معبود برحق نہین **الرحمٰن**
بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی **الرحیم** نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر
مخصوص ہی **الملک** سبکا بادشاہ **القدوس** ہر عیب و نقصان سے پاک **السلام** خود سلامت عالم کا سلامت
رکھنے والا **المؤمن** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا **المھیمن** شاہد
امانت دار محافظ **العزیز** غالب باعزت **الجبار** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **المتکبر** عظیم الشان ہمہ قدر والا
الخالق عدم سے پیدا کرنے والا **الباری** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **المصور** صورت گر ہر مخلوق
کے مناسب شکل و صورت کا عطا کرنے والا **الغفار** اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا **القھار** سب پر غالب
الوھاب بے عوض کثرت سے دینے والا **الرزاق** روزی بخش **الفتاح** رزق اور رحمت کے سب دروازے کھولنے والا
العلیم ہر چیز کا دانا **القابض** بند کرنے والا ارواح اور روزیکا **الباسط** کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان مین **الخافض** پست کرنے والا مغرورون کا **الرافع** بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا **المعز**
عزت دینے والا **المذل** ذلیل کرنے والا **السمیع** ہر آواز کو سنتا **البصیر** ہر چیز کو دیکھتا **الحکم** فیصلہ
کرنے والا **العدل** منصف حاکم **اللطیف** مہربان باریک دان **الخبیر** اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار **الحلیم**
بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر و فسق کو جلد نہین پکڑتا **العظیم** بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر **الغفور**
پردہ پوش **الشکور** شکر گزارون کا قدردان **العلی** سب سے اونچا **الکبیر** سب سے بڑا **الحفیظ** اپنی مخلوقات
کا نگہدار اور محافظ **المقیت** محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا **الحسیب** تمام عالم کو کافی اوسکے سوا نے دوسر

۳۵۵

۳۵۶

فضیلت خدا کے ننانوے نام الٰہی تعالی کی و اسمائے حسنی

کی حاجت نہین **الجلیل** بڑی شان والا **الکریم** صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین **الرقیب** ہر شی کا
نگہبان **المجیب** حاجت و دعا کا قبول کرنے والا **الواسع** کشادہ رحمت کشادہ عطا **الحکیم** حاکم باحکمت
استوار کار **الودود** نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب **المجید** بزرگ ذات نیکو کار **الباعث** قیامت مین
قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا **الشہید** ہر چیز اوسکے سامنے حاضر **الحق** سچ مچ جسکی ذات اور صفات مین
کچھ بھی ہو کا نہین **الوکیل** سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن **القوی** زبردست **المتین** استوار کار
جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین **الولی** مددگار عالم کا کارساز **الحمید** ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود **المحصی**
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین **المبدی** بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا **المعید** دنیا مین
زندون کا مارنے والا آخرت مین مردون کو زندگی بخشنے والا **المحیی** جلانے والا **الممیت** مارنے والا **الحی** بذات خود زندہ
القیوم بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا **الواجد** غنی جسکو کچھ احتیاج نہین **الماجد** بزرگی والا
الواحد اکا جسکا کوئی دوسرا نہین **الصمد** سردار دائمی جو کھاوے نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز
القادر صاحب قدرت **المقتدر** بڑا اقتدار والا **المقدم** تقدیم بخشنے والا **المؤخر** پیچھے ڈالنے والا
الاول پہلا کوئی اوسکے قبل نہین **الآخر** پچھلا جسکے بعد کچھ نہین **الظاہر** قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ
شک نہین **الباطن** خلق کی نظر اور وہم سے چھپا **الوالی** مالک صاحب حکومت **المتعالی** بلند شان جسکا وصف نہو سکے
البر اپنے بندون پر مہربان نیکو کار **التواب** توبہ قبول کرنے والا **المنتقم** بدکارون کا سزا دینے والا **العفو**
گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا **الرؤف** نہایت مہربانی والا **مالک الملک** سب جہان کا مالک
جو چاہے سو کرے **ذو الجلال والاکرام** جلال والا صاحب تعظیم و تکریم **المقسط** عادل با انصاف **الجامع**
قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا **الغنی** سب سے بے نیاز **المغنی** جسکو چاہے بے پروا بناوے **المانع** روکنے والا
الضار ضرر پہنچانے والا **النافع** نفع رسان **النور** بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان
کا ظہور ہے **الہادی** نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا **البدیع** خود بے نظیر اور نئی اوپج نکالنے والا بے نمونہ اختراع
کرنے والا **الباقی** موجود دائمی ہمیشہ قائم **الوارث** فنا ہے عالم کے بعد قائم رہنے والا **الرشید** راہ نما
الصبور بڑا سہار والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا **ق** اسامة بن زید ان للہ ما اخذ و لہ ما اعطی و کل   ٣٧٧
شیء عندہ باجل مسمی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا اور
اوسی کا ہے جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے **ف** اسامہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی
بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مر رہا ہے آپ تشریف لائیے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے
بگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اوسکو فنا ہے **م** سلمان ان للہ مائة   ٣٧٨
رحمة فمنہا رحمة یتراحم بہا الخلق بینہم و تسع و تسعون لیوم القیمة مسلم مین سلمان رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہے اور

فائدہ بیان رحمت [illegible]

ننانوے ۹۹ رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین **ف** یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ اثر ہی کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین اونکو کھلاتے ہین اوسی کا اثر ہی کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اونکی مصیبتین اوٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتین اونھین رحمتونکا اثر ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہین **ق** ابو ھریرة اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَةً یَّطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْآ اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْآ اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْئَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِّنْھُمْ مِّنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِکَ فِی الْاَرْضِ قَالَ فَیَسْئَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِّنْھُمْ مَّا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُوْا یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُھَلِّلُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ مَا رَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْآ اَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَّاَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْئَلُوْنِیْ قَالُوْا یَسْئَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ قَالَ فَیَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْھَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَھَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِیْھَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ وَھَلْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْھَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّھُمْ رَاَوْھَا کَانُوْا اَشَدَّ مِنْھَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَھَا مَخَافَةً قَالُوْا وَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ فَاُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ قَالَ یَقُوْلُ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ لَیْسَ مِنْھُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہون مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین چلے آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو وے چھپا لیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اون سے اونکا رب پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے تو وے کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی تجھکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبی بیان کرتے ہین اور لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسیکو لائق بندگی کے نہین جانتے اور لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے مجھکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجھکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہین اگر وے تجھکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری

۳۷۹

بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وے کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے
ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے
فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھپاوین تو اوسکے بڑے لالچی
بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے
پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونھون نے
اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوس سے
بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ
کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اوس گروہ مین نہین
صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے کی برکت
سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا **ف** اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا
مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آوے گی

٣٨٠ **ق** ابو موسی ان للمؤمن فی الجنة لخیمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها فی السماء ویروی عرضها ستون میلا للمؤمن فیها اهلون یطوف علیهم المؤمن فلا یری بعضهم بعضا بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک ثابت موتی کا لنبا اوسکا آسمان مین اور روایت ہی کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اوس مین بیبیان ہونگی کہ اونمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا یعنی کشادگی کے سبب سے

٣٨١ **ق** انس ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب معنا **قاله** عند خروجه الی بدر مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا **ف** قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوسون نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نہ کہا تا کہ خبر مشہور نہو جاوے

٣٨٢ **ق** ابن عباس ان له دسما **قاله** حین شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنئی ہی حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی

٣٨٣ **ق** رافع بن خدیج ان لهذه البهائم اوابد کاوابد الوحش بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین **ف** روایت ہی کہ ایک اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین یہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال ہی

٣٨٤ **ق** انس ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأة رقیق اصفر فمن ایهما علا او سبق

يكون منه الشبه مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہی سو ان دونوں میں سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سبب سے مشابہت ہوتی ہی ف یہودیوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ کی سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہی ق ابو موسى

٣٨٥

ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله بما بعثني به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہی رہنمائی اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پونہچا زمین پر سو اوسمیں سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سبزہ جمایا اور اوس زمین میں سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیوں کو نفع پونہچایا پھر آدمیوں نے اوس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سینچا اور کچھہ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پونہچا سو وہ تو چٹیل میدان ہی کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہی اوسکی جسنے ادھر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھہ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے میں بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہیں ایک قسم زمین جو عمدہ ہی اوسمیں پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہیں وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں دوسری قسم زمین کی وہ جسمیں سبزہ نہیں جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اوسکو خود نفع نہیں لیکن اوروں کو فائدہ ہی اسی طرح بعضے آدمی وے ہیں کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہیں جو اوسمیں سے مطالب نکالیں تو اون سے اوروں کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہیں تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسمیں نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہیں جنھوں نے دین کی طرف کچھہ دھیان نکیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر میں خوب پورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہی شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ق ابو هريرة

٣٨٦

ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھ سے اگلے پیغمبروں کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونوں میں سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اوسمیں دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جمائی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا تمام اور پورا کرنے والا ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہوچکے اسمیں اشارہ ہی کہ حضرت کے

بعد کوئی پیغمبر ہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے
حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہیں ویسے ہی وہ بھی ہوینگے

۳۸۷ ق ابو موسی اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى
قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّي رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ
فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ
وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ
بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کے
پاس آیا پھر اوسنے کہا اے قوم میں بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں اور میں ننگا ڈرانے والا ہوں سو جلدی بھاگو
سو اوسکی قوم سے کچھ لوگوں نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگوں نے جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانوں
میں ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب میں دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہوکر اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اوسکو لوگ
بڑی آفت سمجھیں اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگیں

۳۸۸ ق حذیفۃ اِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ وَّمَاؤُهُ نَارٌ بخاری
اور مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہے اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا ڈھٹھہ بندی سے آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت میں ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت میں پانی ہے اور اوسکا
پانی آگ ہے

۳۸۹ ق ابو شریح الخزاعی اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا اِنَّ
اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا
بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ بخاری اور مسلم میں ابو شریح رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہے
آدمیوں نے اوسکو نہیں حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمیں خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور اوسکے درخت
نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے میں خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو
حکم نہیں دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت میں اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہیں
وے غائب لوگوں کو حکم پہنچا دیویں

۳۹۰ ق انس اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنٰى
وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ بخاری اور مسلم
میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور
حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتیں باقی رہینگی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک خبر لینے والا

رہ جاویگا خ واثلة بن الاسقع ان من اعظم الفری ان یدعی الرجل الی غیر ابیه او یری عینیه ۳۹۱
ما لم تریا او یقول علی رسول الله ما لم یقل بخاری میں واثلہ بن اسقع رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون
مین بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب
بناکر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹھی حدیث بناکر کہے خ علی ان من البیان ۳۹۲
لسحرا بخاری مین حضرت علی رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ
ہوجاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھون نے حضرت کے روبرو خطبہ
پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو
حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی خ ابن عمر ان من الشجر شجرة لا یسقط ورقها وانها مثل المسلم بخاری مین ۳۹۳
عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون مین سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتا اور البتہ وہ درخت مسلمان کی شکل ہی
ف عبد اللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین
گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا
نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی م جابر ان من اللیل ۳۹۴
ساعة لا یوافقها عبد مسلم یسئل الله خیرا الا اعطاه ایاه و یروی خیرا من امر الدنیا والاخرة
الا اعطاه ایاه وذلك كل لیلة مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان
بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیگا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو
ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت
پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تا کہ لوگ اوسکے شوق مین
رات بھر عبادت کرین ق ابو سعید ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بکر و لو کنت ۳۹۵
متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام ومودته لا یبقین
فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون
مین سے مجھپر بڑا احسان کرنیوالا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست
ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سب کے دروازے بند
کردیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے
بند کروادے صرف حضرت ابی بکر رض کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور یہی اشارہ
کیا اونکی خلافت کا م عائذ بن عمرو ان من شر الرعاء الحطمة مسلم مین عائذ بن عمرو رضسے روایت ہی کہ حضرت نے ۳۹۶
فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانیوالا وہ ہی جو بھیڑ بکری کو مار مار ہاتھ پاؤن توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے
م ابو سعید ان من شر الناس عند الله منزلة یوم القیمة و یروی من اعظم الامانة ۳۹۷

ف فضیلت ابی بکر صدیق

عِندَ اللهِ يَومَ القِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفضِي اِلىٰ امرَاَتِهٖ وَتُفضِي اِلَيهِ ثُمَّ يَنشُرُ سِرَّهَا مسلم مین ابوسعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا آدمی خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا
برا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکے بھید کو
مشہور کرے **ف** یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ **ق**
اَبُو سَعِیدٍ اِنَّ مِن ضِئضِئِ هٰذَا قَومًا یَقرَؤُنَ القُراٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُم یَقتُلُونَ اَهلَ الاِسلَامِ
وَیَدَعُونَ اَهلَ الاَوثَانِ یَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ کَمَا یَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِن اَدرَکتُهُم
لَاَقتُلَنَّهُم قَتلَ عَادٍ **قَالَهٗ** لِذِی الخُوَیصِرَةِ حِینَ قَالَ اتَّقِ اللهَ یَا مُحَمَّدُ حِینَ قَسَمَ ذُهَیبَةً فِی
تُربَتِهَا کَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِیٌّ مِنَ الیَمَنِ بَینَ الاَقرَعِ وَعُیَینَةَ وَعَلقَمَةَ وَزَیدِ الخَیلِ بخاری اور مسلم مین
ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے کہ اونکے گلون سے نیچے نہ اتریگا یعنی
دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھینگے اوسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑینگے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مینے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام
ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا کہ خدا سے ڈر ای محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی رضی نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے
درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل **ف** یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے سو اسواسطے وہ کچا سونا
حضرت نے اونھین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذو الخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا ای پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر
برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای کمبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو
مین گردن اوسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہ وہان سے اوٹھ گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بید دین لوگ پیدا ہونگے ابوسعید رضی اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہی کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی
جنھون نے حضرت علی رضی کی امامت نمانی اور حضرت علی رضی نے اونکو قتل کیا اور مین بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ
اون مین موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان نہین
یعنی دل مین شرک اور بدعت بھرا ہی تو لوگونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے
ح اَنَسٍ اِنَّ مِن عِبَادِ اللهِ مَن لَو اَقسَمَ عَلَی اللهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ
کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہی **ف** بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے
معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اونہون نے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس
بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا ای انس خدا کا حکم
تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اسکی
قسم سچی کی **ح** ابو مسعود عُقبَةَ بنِ عَمرٍو الاَنصَارِیِّ اِنَّ مِمَّا اَدرَکَ النَّاسُ مِن کَلَامِ النُّبُوَّةِ الاُولیٰ

٣٩٨ ٣٩٩ ٤٠٠

إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری میں ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کے کلام جو لوگوں نے پائی ہیں ان میں سے ایک بات یہ ہی ہے کہ جب تجھ کو شرم نہ رہے تو جو چاہے سو کر **ف** یعنی حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین میں پسندیدہ ہے اسکا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بد کاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب کاموں سے رکتا ہے آدمی میں اگر شرم نہیں تو جانور ہے **ق** أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى يَا رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ اللهُ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَلَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ أَشَدُّ
مِنَ الْأُولٰى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا
حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ يَّنْقَضَّ
قَالَ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ فَأَقَامَهُ فَقَالَ مُوسٰى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا
لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ
صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ
خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے
سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہی موسی علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے اون پر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا
یعنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسی علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہی دو دریاؤن کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہی سو
موسی علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری
مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان مین ہوگا سو موسی علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ
ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہان تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سو گئے اور
مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی پانی مین اور اوسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بناکر اور خدا نے جہان سے
مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہوگیا پھر جب موسی علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا
قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا
موسی علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسی جب تک اوس مکان سے
جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے تھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپسے قصہ کہنا اور
نہین بھلایا مجکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہی یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہوکر چلا جانا عجب کی بات ہی حضرت نے
فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسی اور اونکے خادم کو تعجب ہوا سو موسی علیہ السلام نے کہا کہ یہی ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدمون پلٹے حضرت نے
فرمایا سو دونون پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہان تک کہ پتھر پاس پہونچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہی کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو
موسی علیہ السلام نے سو خضر ع نے کہا کہ تیرے ملک مین سلام کہان یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا موسی ع نے کہا کہ مین
موسی ہون خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسی ہی موسی ع نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون تو مجکو سکھلاوے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہی
خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکے گا ای موسی خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہی خدا نے مجکو سکھایا ہی کہ تو اوس علم کو نہین جانتا
اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہی خدا نے تجکو سکھایا ہی کہ مین اوسکو نہین جانتا پھر موسی ع نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا مین تیرے
حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر ع نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک مین اوسکا ذکر نکرون پھر دونون
کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو
تو بے بدل کرایے چڑھا لئے گئے پھر جب موسی ع اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر ع نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسی ع نے

اون سے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایے چڑھا لیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضر علیہ السلام نے
کہا مینے تجھسے نکہا تھا کہ مقرر تجکو میرے ساتھ رہا نجاویگا موسیٰ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجپر مشکل نڈال یعنی مینے بھولکے
کہا معاف کیجیے تنگ نکریے پھر راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے
کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس
چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہے اور ہمارا تمھارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے
نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہے لڑکون کے ساتھ سو خضر نے اوسکے سر کو اپنے
ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اسنے کسیکا
خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ برا کام تجھسے ہوا خضر نے کہا بھلا مینے تجھسے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے
فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہے موسیٰ نے کہا کہ اگر اب مین تجھسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نرکھیو تو نے میرا عذر بہت
مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہنچے تو اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا
کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضر نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ
یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا
اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو اب مین بتلاؤن تجھے اون تینون باتون کا بھید جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نپوچھتے تو بہت قصہ اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی
حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین بیان ہے کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ
وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرکے اوسکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے تھے سو مینے چاہا کہ اوسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ
وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھینے لیتا تھا تو اوسکو ناقص جان کر نہ لیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا
پیدایشی کافر تھا اور اوسکے ماباپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اون بیچارون کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا
اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا
اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خداوند نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہنچین تو اوس مال کو نکالکے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ
اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نتھا **ف** خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہے
اور خضر اونکا لقب ہے کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑکر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہے ولی
کامل ہونے مین کچھ شبہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ
اونکے ساتھ رہے اونکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ ہے کہ
علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہے بدون اسکے علم نہین آتا
جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہے چوتھے یہ کہ

اوستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہے چاہے اوسکو ساتھہ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہے
کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری بوجھہ مین آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی
دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو واسطے کہ
۴۰۲ اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین ق ابن عمر ان ناسا منکم قد اروا الليلة القدر في السبع الاول واري
ناس منکم انها في السبع الغوابر فالتمسوها في العشر الغوابر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم مین بعضے آدمیون کو گمان ہے کہ شب قدر پچھلے عشرے کی پہلی سات راتون مین ہے اور بعضون کو گمان ہے کہ پچھلی سات راتون مین ہے سو تم اوسکو
پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نہ رہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اوسمین موجود
۴۰۳ ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی ق عدي بن حاتم ان وسادك لعريض انما هو سواد الليل وبياض النهار ق ال له
بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ سفید دورے سے
رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یہ حضرت نے عدی رض سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ جب قرآن کی آیت
اوتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے
تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجکو کچھہ صاف نظر نہ آئی صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
تو نادان ہے خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہے سفید سیاہ دورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی سے
۴۰۴ صبح کی سفیدی نمودار نہووے اوس وقت تک سحر کھانا درست ہے ق ابن مسعود ان هاتين الصلاتين حولتا عن
وقتهما في هذا المكان يعني صلوة المغرب وصلوة الفجر بمزدلفة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہے ایک مکان کا
مکے سے چھہ کوس حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھہ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتی ہی
پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول کے خلاف ہوا ہرچند صبح کی نماز اپنے
وقت پر ہوئی لیکن معمول کے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہے کہ
۴۰۵ حج مین ایسے وقت پڑھے تاکہ اور کام حج کے کر سکے ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري ان هذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن له وان شئت رجع قال بل اذن له يا رسول الله قاله لابي شعيب الانصاري
لما دعا خامس خمسة فاتبعه رجل بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری رض سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ
آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھہ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص
ہمارے ساتھہ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن آدمیون کی دعوت ہو وہی جاوین زیادہ اوسسے نجاوین اگر کوئی
۴۰۶ ساتھہ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کر دیوے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق جابر ان هذا اخترط علي
سيفي وانا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتا فقال من يمنعك مني فقلت الله ثلثا بخاری اور مسلم مین

بیان توکل ویقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجہپر میری تلوار کہینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتہہ مین ننگی تلوار تہی تو وہ کہنے لگا
کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتہہ سے مینے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرت وہان جہاد کو گئے تہے جب اودہر
سے پہرے تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تہے اوترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سوگئے حضرت کے صحاب اور درختون کے
نیچے جاکر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کہینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو خوف کے
مارے اوسکے ہاتہہ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹہالی اور اوس سے کہا کہ بہلا تجکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف
کردیا پہر صحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی ۴۰۷ معٰویۃ بن ابی سفیان اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ فِی قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْھِمْ اَحَدٌ اِلَّا
کَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی وَجْھِہٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ بخاری مین معٰویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت
اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکہینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منہہ کے بہل ڈہکیل دیگا ف
یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سچ حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی
اون پر غالب نہوا ہجری چہہ سو برس تک سلطنت خلفاء عباسیہ کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتہہ سے برباد گئے
ق عمر اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے ۴۰۸
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوسمین سے پڑہو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروق رض سے
روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑہتے سنا اور مجکو اور طرح سے یاد تہا سو مین اوسکو حضرت کے پاس
لایا کہ مجکو آپنے جس طرح سورۂ فرقان سکہایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑہتا ہی حضرت نے کہا ای ہشام پڑہہ اوسنے پڑہا جس طرح
اوسکو معلوم تہا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہی پہر مجسے فرمایا کہ تو پڑہ مجکو جس طرح معلوم تہا مینے پڑہا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن
اوترا ہی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اوترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری
ہوازن کی بولی چوتہی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چہٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی
بعضے کہتے ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضے کچہ اور کہتے ہین لیکن ٹہیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین ق عائشۃ اِنَّ ۴۰۹
ھٰذَا شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِیْ قالہ
لَھَا حِیْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہی وہ
چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹہرادیا ہی یعنی آپین کچہ اختیار نہین پیدایشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ
بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گہومیو یہ بات حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمائی جب اونکو حیض آیا سرف کی منزل مین
حجۃ الوداع کے سال ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتہہ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہونچے تو مجکو حیض
ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجسے پوچہا کہ کیون روتی ہو مینے یہ حال کہا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوا طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کرلینا ق ابو موسیٰ ۴۱۰
اِنَّ ھٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قالہ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِیْنَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَکْثَرْتَ
عَلَیَّ مِنَ الْبُشْرٰی بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونو بشارت کو قبول کرو

یہ بات حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال رض سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھسے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے ف ابو موسیٰ سے
روایت ہی کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت
بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال رض سے فرمائی دونون نے کہا یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک مٹی کا
پیالہ منگوایا اور ہاتھ مونہ اوسمین دھویا کلی اوسمین ڈالی پھر ان دونون سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رض نے پردے کے اندر سے کہا
۴۱۱ کہ اوسمین سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا ھ زید بن ثابت اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِهَا فَلَوْ لَا
اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ **قالہ** لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ
الْمُشْرِكِيْنَ مسلم مین زید بن ثابت رض سے روایت ہی کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار
ہین اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مُردون کا دفن کرنا چھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے
۴۱۲ فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابو بصرة الغفاری اِنَّ هٰذِهِ
الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ
بَعْدَهَا حَتّٰی يَطْلُعَ الشَّاهِدُ يَعْنِیْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مسلم مین ابو بصرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عصر کی نماز
اون سے بھی فرض ہو چکی ہی جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو اونھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی
محافظت کریگا اور اوسکو تاکے رہیگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جبتک
۴۱۳ تارا نکلے ھ معوية بن الحكم السلمی اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَیْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِيْحُ
وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معویہ بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہی اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون
کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہی ف مصابیح مین معویہ بن حکم رض سے روایت ہی کہ ہم
حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہی جو مجھکو دیکھتے ہو
تو وے لوگ اپنی رانین کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجھکو چپ کراتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان مینے ایسا
نرمی سے سکھانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجھکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا ہی
۴۱۴ نماز مین درست نہین ھ ابو هريرة اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ
عَلَيْهِمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مُردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو
روشن کر دیتا ہی میری دعا سے اونپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپ نے اوسکی قبر کو
دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہی لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہی حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
۴۱۵ معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا لوگونکو مستحب ہی ق انس اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ
وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِیَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ یہ مسجدین اس لائق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین

ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی مارنے سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا کر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوا عبادت کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوس پر غصہ نچاہیے

۴۱۶ **ق** اَبُو مُوسیٰ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے تو تم جب سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو **ف** ایک بار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین

۴۱۷ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہے سو تو اوسکو نہ پہن حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اونپر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین اونکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے **ف** جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ تو نے اوسکو کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنّي کی لفظ ہے

۴۱۸ **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّي اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِي اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد پیغمبرون کی مسجدون سے پچھلی مسجد ہے **ف** یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی

۴۱۹ **م** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اس واسطے کہ خدا نے مجکو اپنا دوست بنا لیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا **ف** خلیل ایسے دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوا خدا کے کسیکی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت بے حد و حساب تھی بعضی روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۲۰ **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اوس شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہے امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہے وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین

۴۲۱ اونکے نسبی کی اور لیلین بین ھ انس اني ارحمها قتل اخوها معي يعني ام سليم ام انس بن مالك بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین رحم ام سلیم پر رحم کرتا ہون اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہی ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوای
ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان
تھا ق ۴۲۲ ابو سعيد اني اعتكفت العشر الاول التمس هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الاوسط ثم اتيت
فقيل لي انها في العشر الاواخر فمن احب منكم ان يعتكف فليعتكف بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر بیچ میان کی دس راتین
اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہی سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان
پہلے باب مین ہوچکا ق ۴۲۳ عايشة اني ذاكر لك امرا فلا عليك ان لا تستعجلي حتى تستأمري ابويك ق له
لہا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اوسکے جواب مین جلدی مناسب
نہین بدون اپنے ماں باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عایشہ رض سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا
حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اوتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عایشہ رض سے کہی حضرت
عایشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ آپمین ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے
نہایت خوش ہوے پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا ھ ۴۲۴ عايشة اني على الحوض انظر من يرد على منكم والله
ليقتطعن دوني رجال فلاقولن اي رب مني ومن امتي فيقول انك لا تدري ما احدثوا بعدك
ما زالوا يرجعون على اعقابهم م مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا
دیکھتا ہون اونکو جو تم لوگون سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا ای رب لوگ میرے ہین
میری امت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہی کہ انہون نے تیرے بعد کیا چیزین نئی نکالی ہین سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بل یعنی دین سے پھر گئے
ف اس حدیث سے وے لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو ابی بکر صدیق رض نے قتل کیا یا وے لوگ
مراد ہین جنہون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین ق ۴۲۵ عقبة بن عامر اني فرط لكم وانا شهيد
عليكم واني والله لانظر الى حوضي الان واني اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض واني والله ما اخاف عليكم
ان تشركوا بعدي ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا فيها بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین تمہارے واسطے میر اول اور پیشوا ہون یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہی تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمہارا گواہ ہونگا
قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین اور ایک روایت مین ہی کہ زمین کی کنجیان یعنی میری امت کا
سلطنت مین عمل ہوگا اور مین البتہ تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین پڑو اور آپسمین حسد کرنے لگو ف
وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی ق ۴۲۶ ابن عمر اني خيرت فاخترت لو اعلم اني ان زدت على السبعين يغفر له
زدت عليها بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار
دیا گیا تھا سو مینے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اوسکی مغفرت ہوجاوے تو مین

ستر بار سے زیادہ مانگتا **ف** عبد اللہ بن ابی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب مر گیا اوسکے بیٹے نے
حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروق نے
حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حال انکہ خدا قرآن مین فرماتا ہی اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اونکو کبھی نہ بخشیگا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف منع نہین کیا آیت مین خدا نے یہی فرمایا ہی
کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تب یہ آیت
اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اوسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی
۴۲۷ بھی دعا کچھ فائدہ نہین کرتی ۞ اَبُوْ ذَرٍّ اِنِّيْ قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ
عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ مسلم مین
ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کھجوروں والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اوسی مین ہم جا کر رہینگے سوا مدینے
کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچاویگا کہ وے ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے
سبب سے فائدہ پہونچاوے اور تجکو اونمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذر رض سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہی
اوسکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا
۴۲۸ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنادیوے ۞ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ
اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللهُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری
مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا
خدا کے کسیکو نچاہیے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن اسود
بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہی لیکن
۴۲۹ بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہوسکے تو ناچاری سے درست ہی ۞ جَابِرٌ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ مسلم مین جابر رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اوس بیٹے کو غلام دیا حضرت
نے فرمایا تیرا اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہی اوسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تو نے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہی اوسنے کہا نہین حضرت نے
۴۳۰ فرمایا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے ۞ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ
اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت مین ہی اور خدا کے
حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون **ف** حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت
ہوتی ہی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور یہی طرح روزے کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اوسنے کہا کہ مین اور آپ

برابر نہین یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند خدا نے میری بخشش کی ہی لیکن مین
تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع و تقی کوش و صدق و صفا ۔ ولیکن میفزای بر مصطفی ۔ اور اعلمکم
بمحمد و ذو کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کے موطا مین ہی

۴۳۱ ق انس اِنِّي لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لمبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین
تخفیف کر دیتا ہون اوس سبب سے کہ مین جانتا ہون اوسکی ماکے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف حضرت کے وقت
مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہی اوسکا رونا ان پر نہایت شاق ہی تو اسواسطے
حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہو کے کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑ دین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی بڈھے اور لڑکے اور بیمارون کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اونکو تکلیف ہو

۴۳۲ م ابن مسعود اِنِّي لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ
الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي عَشَرَةَ فَوَارِسَ يَبْعَثُوْنَ طَلِيْعَةً
بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ حِيْنَ يُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اونکے نام اور اونکے باپون کے نام اور اونکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وے زمین پر بہتر سوار
ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن وے بہترین سوارون سے ہین مراد ان سوارون سے وے سوار ہین جو طلایہ کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ
کے فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ مین روایت ہی کہ ایکبار کوفے مین
سرخ آندھی آئی کسینے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹیگا
اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانونکا بھی لشکر وہان
جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے جو تھے دن
مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگیگا ایک جدی برادری سے
سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہی روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہو چکیگا تو دجال کے
آنے کی خبر پہنچیگی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرت نے اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اونکو خوب پہچانتا ہون

۴۳۳ ق ابو موسی اِنِّي لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ
مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ
الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑھنے کی جب وے رات کو ڈیرے مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون
رات کو اونکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو مینے اوترتے وقت اونکے مکان نہین دیکھے اور اونھی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرون کے سوارون سے
یا دشمنون سے ملتا ہی تو اونسے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہین لڑنے کو

آئے ہین ف اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو
یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپکو بچا لیتا ہی یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا
انتظار کرو غرض یہ کہ بے قوم سے ڈرکے اوسکو نمارین

٤٣٤ ھ جابر بن سمرة اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مکے مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین پہچانتا ہون ف علی مرتضی سے روایت ہی کہ مین حضرت کے ساتھہ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا

٤٣٥ ق سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنِّي لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اوسکے سوائے اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نڈالا جاوے ف یعنی اگر اوسکو مین ندون تو وہ کافر ہوجاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان اونکے دلون مین خوب نہین جما تھا

٤٣٦ ق سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صرد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے ف دو شخص آپسمین لڑتے تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی

٤٣٧ ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ اَوْ تَضْحَكُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے بل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اوس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین اوسکے جگہ نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا ای میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرماویگا جا بہشت مین البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون

فرمایا کہ مقرر ہے یہ دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہے سو وہ کہیگا اے رب کیا تو مجھ سے کھیلی کرتا ہے یا تو مجھ سے ہنستا ہے بادشاہ ہو کر کہا
عبداللہ بن مسعودؓ اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ میں نے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہاں تک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کی زمانے میں چال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص سب سے ادنی بہشتی ہے یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اسکا دس گنا اسکا
مکان ہوگا تو عمدہ درجے والوں کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہوں کے
سبب دوزخ میں پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہے آدمی کے
خیال میں نہیں آسکتی

۴۴۳۸ ق عائشةُ انّي لاعلمُ اذا كنتِ عني راضية واذا كنتِ عليّ غضبى قالتْ فقلتُ ومن اين تعرف ذلك فقال اما اذا كنتِ عني راضية فانك تقولين لا ورب محمد واذا كنتِ غضبى قلتِ لا ورب ابراهيم قلتُ اجل والله ما اهجر الا اسمك بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ میں البتہ جانتا ہوں جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جب تو مجھ سے ناخوش ہوتی ہے کہا حضرت عائشہؓ نے کیسے کہا
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہیں تب حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے تو بات چیت میں جو قسم کھاتی ہے کہ میں قسم کھاتی ہوں محمد کے
رب کی اور جب ناخوش ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ قسم کھاتی ہوں ابراہیم کے رب کی میں نے کہا کہ ہاں سچ ہے میں ناخوشی میں آپکا نام لینا زبان سے
چھوڑ دیتی ہوں یعنی دل سے نہیں چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہے گھربار کے معاملات میں معاذ اللہ دینی ناخوشی نہیں جو
ایمان میں خلل ڈالے سو وہ بھی سوتوں کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتوں کی غیرت یعنی جلن جو عورتوں میں پیدائشی بات ہے شرع میں اسپر
پکڑ نہیں سوا اسکے میاں بی بی کی راز و نیاز میں سب کو کیا دخل ہے خصوصا وہ بی بی جو میاں کی بہت پیاری ہو

۴۴۳۹ ه عائشةُ انّي لافعلُ ذلك انا وهذا ثم نغتسلُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں اور یہ یعنی عائشہ ایسا
کرتا ہوں پھر نہاتے ہیں ف کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کریں اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہے صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان میں حیا نکرے شعر
در طلب کردن حقیقت کار : از خدا شرم دار و شرم مدار

۴۴۴۰ ق ابو هريرة انّي لانقلبُ الى اهلي فاجدُ التمرة ساقطة على فراشي او في بيتي فارفعها لآكلها ثم اخشى ان تكون صدقة فالقيها بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں اپنے گھر والوں پاس پلٹ جاتا ہوں تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر میں پڑے
پاتا ہوں سو اسکو اوٹھا لیتا ہوں کہ کھاؤں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں زکوۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہوں ف زکوۃ کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہرچند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہے لیکن احتیاطاً حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی
اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہے

۴۴۴۱ خ ابو هريرة اني اوّل من يرفعُ رأسه بعد النفخة فاذا انا بموسى متعلّقٌ بالعرش بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر
یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہیں ف قیامت میں صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار میں سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار
میں سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش میں آوینگے اور حضرت موسی کو عرش میں لپٹا پاوینگے بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ ایک
یہودی اور مسلمان میں لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہیں یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسی سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا نہین
معلوم کہ موسی بیہوش ہوکر مجسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا اونکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہو گئی ق حَفْصَةُ اِنّي لَبَّدْتُّ ۴۴۲
رَأْسِي وَقَلَّدْتُّ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتّٰي اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے
سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی نکرونگا
ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اور ون سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہوا اور قربانی کرنا ذیحجہ کی دسوین تاریخ سے
پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد غبار سے خراب نہون
ق اِبْنُ عُمَرَ اِنّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنّي اَظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰي بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ ۴۴۳
حضرت نے فرمایا کہ مقر مین تمہاری طرح نہین ہون مجکو دن مین کہانا پینا ملتا ہی یعنی جس طرح آدمی کو کہانے پینے سے طاقت ہوتی ہی
مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کہانا خدا حضرت کو کہلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو طی کے روزے سے منع کیا
یعنی دو دو دن یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکہانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو طی کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنّي لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ ۴۴۴
عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین
ہوا ہی کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت
کرنا میرا کام نہین ف اسکا قصہ یہ ہی کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذو الخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا
یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور اونکے دل مین کچھ ہی
اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر پناہ ہی اور لوگون
کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے ۴۴۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے
بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہر چند
آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام ست جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب ہوا تھا ق اَنَسٌ اِنّي لَمْ اَبْعَثْهَا ۴۴۶
اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے
ریشمی کرتہ تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے
ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رضی کو بھیجا عمر فاروق نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کہانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی ف

۴۴۷ **قَالَ** مُنصَرَفَهُ مِنْ تَبُوكَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ
بخاری اور مسلم مین ابو حُمَید ساعدی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹتے کہ مقرر مین جلد جانیوالا ہون یعنی مدینے
کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے

۴۴۸ **خ** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنِّي وَاللهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي **قَالَ** لَهُ لَمَّا أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ بخاری مین زید بن ثابت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ
مجکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب اون سے حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکھنا پڑھنا
سیکھ لین **ف** مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور اون سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو بلا کر لکھاتے
پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکر دین تب زید بن ثابت
انصاری رضی سے فرمایا کہ تم اونکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو اونھون نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہی بشرطیکہ اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو

فصل اس فصل مین حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّا ہی

۴۴۹ **م** الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ **قَالَ** لِرَجُلٍ مَجْذُومٍ مِنْ وَفْدِ ثَقِيفٍ مسلم مین شرید بن سوید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت
نے ثقیف کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا **ف** ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی اونمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اوسکو اپنے پاس نہ بلایا
بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہین اوسکو لوگ حقیر نجانین تو اوسکو رنج ہو اور یہ جو بعضے
لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے
کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہی اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہی اسکا حکم بھی اور حدیث مین
ثابت ہی

۴۵۰ **ق** الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی اور مروان بن حکم رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگونمین کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمھارے چودھری تمھارا احوال ہمسے ظاہر کرین **ف**
بعد فتح مکے کے جنگ حُنین مین قوم ہوازن جو لڑنے کو آئے اور اونکا مال قابو مین آیا حضرت نے قیدی اور مال اونکا اصحاب مین
تقسیم کردیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات
اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نملینگی اوس قوم نے قیدیونکو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمھارے بھائیون
نے اسلام قبول کیا ہی مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ انکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ دیا چاہتا ہو تو اوسکو ہم اوسکے عوض مین
جو قیدی پاوینگے تو اسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سے انکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک شخص
کی خوشی نا خوشی معلوم نہین جب تک کہ تمھارے واقف اور چودھری آکے سب لوگون کا حال اظہار نکرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ
مسلمان ہون تو اونکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہین حضرت نے اونکو احسان کی راہ سے دیا

۴۵۱ **م** عَائِشَةُ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ **وَفِي رِوَايَةٍ** لَنْ نَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ ہم کبھی مشرک
بت پرست سے مدد نمانگینگے **ف** حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمھاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا

کہ تو مسلمان ہوا ہی اوسنے کہا کہ نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد نہ چاہے شاید کہ دعا کرین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ

۴۵۲ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ

الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاؤُا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ

شَاؤُا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ

لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ بخاری اور مسلم مین مسور

ق در التحفہ قریبہ ۱۷

بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور قریش

کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور اونکو ضرر پہونچایا ہی سو اگر وے صلح چاہین تو مین اونکے لیے کچھ مدت مقرر کرون اور ہمکو وے کعبے جانے سے نروکین

پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان

ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین اونھون نے آرام ہی پایا اور اگر قریش یہ بھی نمانینگے تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے

قابو مین میری جان ہی کہ البتہ لڑا کرونگا اونسے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے ف چھٹے

سال ہجری کے حضرت مدینے سے مکے کے لیے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اوس منزل کو پہونچے جسکا حُدَیْبِیَہ نام ہی کفار مکہ نے ہُدَیْل بن ورقا کو بھیجا پیغام

یہ کہ ہم تمکو مکے مین جانے نہ دیوینگے تمسے لڑینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے سال عمرہ

۴۵۳ کی قضا کو تشریف لے گئے ق اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ فَاَلَهٗ لهٗ بخاری اور مسلم مین

صعب بن جثامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہین ف حضرت حج

یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت نے اوسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم

ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین ہان شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا نہو

فصل

۴۵۴ اس فصل مے وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّہٗ ہی ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ

انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مر گیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایماندار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہی ف مصابیح مین

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہو کر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مر گیا تو عمل اوسکے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہین کر سکتا

اور ایماندار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہی یعنی اگر ایماندار کی عمر تکلیف مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو

۴۵۵ شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کی زندگی ہر طرح بہتری ہی ھ عَائِشَةُ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ

وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ

طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ

السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ وَيُرْوٰى يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ

مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو جو شخص اللہ اکبر

کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دیا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی

راہ سے علیحدہ کر دے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلاوے یا بُرے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک روایت مین ہے شام کریگا کے چلیگا آیا ہی دونون روایت کا مطلب ایک ہے ف یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اوسنے شکرگذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا

۴۵۶ ھ عن عرفجة بن شريح انه ستكون هنات وهنات فمن اراد ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان

مسلم مین عرفجہ بن شریح رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ باتاون ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمعی جماعی مین پھوٹ ڈالے تو مار ڈالو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہوتے

۴۵۷ ق عائشة انه قد اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ حاجت ضرور کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان حاجت ضرور کو رات کے وقت جاتی تھین جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید حاجت ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۵۸ خ علي انه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله ان يكون قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم يعني حاطب بن ابي بلتعة بخاری مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب رض بدر کی لڑائی مین موجود تھا شاید کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ ایکبار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک جا پہونچین اور کافرون کو غافل پاکر مارلین حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر رض کو بھیجا وہ دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا اوہان کوئی بھائی بند نہین جو اونکی خبرگیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون پر راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اون سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا

۴۵۹ خ ابو هريرة انه كان فيما مضى قبلكم من الامم محدثون وانه ان كان في امتي هذه فانه عمر بن الخطاب

بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اون مین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے ف محدّث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہے تو جس صورت مین اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا مرتبہ کمال ثابت ہوا

۴۶۰ ق عبد الله بن مغفل انه لا يصاد به الصيد ولا ينكى به العدو ولكنه يكسر السن ويفقأ العين يعني الحذف

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخمی ہوتا ہے پر دانت

ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی **ف** بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری او کنکری انگوٹھے اور اونگلی سے پھینکتے ہین سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی **ق** عائشۃ انّہ لم یقبض نبیّ قطّ حتّی یُرٰی مقعدہ من الجنّۃ ثمّ یُخیّر بخاری او رمسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار دیا جاتا ہی **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت حین حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب آیا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تب مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہو حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اللّٰھمّ الرّفیق الاعلٰی یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون **ق** عبد اللّٰہ بن عمرو انّہ لم یکن نبیّ قبلی الّا کان حقًّا علیہ ان یدلّ امّتہ علی خیر ما یعلمہ لھم وینذرھم شرّ ما یعلمہ لھم وانّ امّتکم ھذہ جعل عافیتھا فی اوّلھا وسیصیب اٰخرھا بلاء وامور تنکرونھا وتجیء الفتنۃ فیرقّق بعضھا بعضا وتجیء الفتنۃ فیقول المؤمن ھذہ مھلکتی ثمّ تنکشف وتجیء الفتنۃ فیقول المؤمن ھذہ ھذہ فمن احبّ ان یزحزح عن النّار ویدخل الجنّۃ فلتأتہ منیّتہ وھو یؤمن باللّٰہ والیوم الاٰخر ولیأت الی النّاس الّذی یحبّ ان یؤتٰی الیہ ومن بایع اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع فان جاء اٰخر ینازعہ فاضربوا عنق الاٰخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہی کہ کوئی نبی مجسے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے اور تحقیق اس تمھاری امت کے شروع مین عافیت خدا نے دیکھ رکھی اور پچھلی امت کو بلا لگیگی اور وے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو پہلا احوال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہے کہ آپکو دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو سو اوسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا **ق** ابو ھریرۃ انّہ لن یبسط احد ثوبہ حتّی اقضی مقالتی ثمّ یجمع الیہ ثوبہ الّا وعی ما اقول بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جب تک کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا **ف** ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھیں لوگون کو اونکے یاد پر تعجب آتا تو انھون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین محتاج تھا حضرت کی خد

٤٦١

٤٦٢

٤٦٣

کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوا اپنے پیٹ کے اور مجکو کچھہ فکر نتھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین
مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلاوے جب تک مین کلام
کر چکون تو وہ میری کسی حدیث کو کبھی نبھولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر
اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا **ق** ابو هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ

۴۶۴

عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نہ اوٹھاوینگے ہم اونکے واسطے ترازو **ف** یعنی اونکے کچھہ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھہ چیز نہین **ق** عَائِشَةُ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا يَعْنِيْ

۴۶۵

يَهُوْدِيَّةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ اوس یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی
قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی **ف** ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی
ھ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حجر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

۴۶۶

مقرر شراب تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ
آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین **ھ** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ

۴۶۷

بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھہ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس ہون اور اگر تیرے
پاس سات دن ہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا **ف** حضرت نے ام سلمہ رض سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھہ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بیبیون پاس بھی
رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہین وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا **ھ** اَلْاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ حَتّٰى اِنِّيْ

۴۶۸

لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین اغر مزنی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی
اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون **ف** بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے
سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھہ فرق ہو جاتا تھا سو اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار
کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا **خ** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ يُسْتَعْمَلُ

۴۶۹

عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ
بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

اونکی برائیان کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو اونکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا **ف** پورا قصہ یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم اون ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کہ نہ مارین حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہی اور جب تک اوس سے صریح کفر نہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہین یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان اور حجاج اور اونکی اولاد

فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی کہ جسکے سر پر انہم ہی ۴۷۰
م عُمَرُ اِنَّهُمْ خَيَّرُونِي بَيْنَ اَنْ يَسْئَلُونِي بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُونِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **قاله** حِيْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون نو مسلمون نے مجکو اختیار دیا آمین کہ مجسے بہت بُری طرح سوال کرین یا مجکو بخیل مشہور کرین اگر نہ پاوین اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نو مسلمون کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر نو مسلم مال کو نپاتے تو مجکو بخیل مشہور کرتے اس واسطے مینے اونکو دیا اور محتاجون کو ندیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُجڈ جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر انہا ہی ۴۷۱
ق عَائِشَةُ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ **قاله** عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدیوین کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہوین وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عائشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سوائے عائشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے آپ کے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہ رضی کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا ای بیٹی تو کیا نچاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ رضی نے کہا کہ البتہ مین اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عائشہ رضی سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ رضی پھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب رضی کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب رضی نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی بیبیان عائشہ رضی کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عائشہ رضی نے ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عائشہ رضی نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب رضی کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب رضی کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ رضی ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ہی ہین جو کسی کے جواب دیے بن نرہسکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عائشہ رضی کو بُرا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا

ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ ۴۷۲
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور وے کام ہونگے جو تمکو بُرے معلوم ہونگے صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے

٤٧٣ نے درے تو ایسا کرنا کہ اوسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ مین ہوئی ق زید بن
ثابت انها طیبة و انها تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضة بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والے کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے
ف ایک شخص مدینے مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اوسنے کہا پھر نمانا
٤٧٤ آخر کو مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ام عطیة و اسمها نسیبة انها قد بلغت محلها قالہ حین
بعث رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بشاة الیها من الصدقة فبعثت الی عائشة منها
بشیء فجاء رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم الی عائشة فقال هل عندکم من شیء قالت لا الا
ان نسیبة بعثت الینا من الشاة التی بعثت بها الیها بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رض سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوة کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت
حضرت عایشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عایشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہے حضرت عایشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہے مگر نسیبہ نے
اوس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپنے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوة کا مال ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا
٤٧٥ اور اوسنے پھر کچھ اوسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا ح عایشة انها کانت
و کانت و کان لی منها ولد یعنی خدیجة بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور
ایسی تھی یعنی اوسمین بہت خوبیان تھین اور میری اولاد اوسی سے ہوئی ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ مجکو حضرت کی کسی
بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا سو اسواسطے کہ حضرت
اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مینے اونکو نہ دیکھا تھا ایک روز مینے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اونکے برابر دنیا مین کوئی
عورت نہین ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ رض بہت مالدار تھین جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھایا اور
عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اون سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اونھین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب
حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رض سوا حضرت فاطمہ رض
کے کسی کی اولاد باقی نہین ہے لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت
کی حدیث کا یہ ہے کہ مجکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہے ایک تو یہ کہ اوسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی
٤٧٦ ھ علی انها لا تحل لی انها ابنة اخی من الرضاعة یعنی بنت حمزة مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجکو حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہے ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے
ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی
عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین کوئی ہے مینے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود
٤٧٧ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابو ذر انها مبارکة انها طعام طعم یعنی زمزم مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا
پانی برکت والا ہے کھانا ہے آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی پینے سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدا اسلام مین

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوا زمزم پانی کے اور کچھ کھانا نہتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین سولہ حدیثین ہین جن پر ان کا ہی ق ۴۷۸ أَبُو ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ فَاَلَهُ لَهُ حِينَ عَيَّرَ غُلَامَهُ بِأُمِّهِ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہی کہ تجھمین جہالت کی خو ہی تمھارے غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے اونکو تمھارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہی یعنی اونکا مالک کیا ہی جسکا سو بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دبا ڈالے سو اون پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماکی گالی دی ف ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا کسینے اوس سبب پوچھا تب حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہی اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہی فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہی اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہووے

ق ۴۷۹ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَاَلَهُ لَهُ لَمَّا عَادَهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہی اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے مونہہ مین ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مینے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکے مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہان تک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر اے اللہ جاری اور قائم رکھہ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیون کے بھل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے

ف صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہی اوسکے سوا کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی

خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین
اور جورو اور لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا
رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اونکی بڑی
کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جئے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت انکی
ثابت رہین بعد اوسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مرگئے تھے افسوس کیا ق ابن عباس اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ ۴۸۰
فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوا لَكَ
بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ
فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوا لَكَ
بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اوس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین
یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جاتا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سواے لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد
خدا کا رسول ہی سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کی ہین
سو اگر وے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہی کہ اونکے مالدارون سے لی جاوے سو اونکے محتاجون پر
پھیر کر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ عمدہ نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی
بددعا سے سو بات یون ہی کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا شعر بترس از آہ
مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ھ سلمۃ بن الاکوع اِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْاَوَّلُ ۴۸۱
اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي قَالَہٗ لَہٗ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ اے خدا مجھکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا ف حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دیدی
حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا
عمدہ بات ہی ھ عمرو بن عبسۃ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ۴۸۲
ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنِي قَالَہٗ لَہٗ حِيْنَ قَالَ اِنِّي مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن
عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکیگا اس وقت مین کیا تو نہین دیکھتا ہی میرا حال اور لوگون کے حال کو
یعنی ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اونے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا ف یہ پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے یون
روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین دیتا ہی مین اسی
اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا

میں پیغمبر ہوں میں نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندوں کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے میں نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے
حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادروں سے سلوک کرنا اور بتوں کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر میں نے کہا کہ
حضرت کا ساتھ کسنے کسنے دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک میاں اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر میں نے کہا کہ میں بھی حضرت کا ساتھ
دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہوکر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینہ میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا

٤٨٣ خ ابن عمر انك لست تصنع ذلك خيلاء قاله لابي بكر رضي الله عنه يعني استرخاء الازار بخاری میں عبد الله بن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہیں کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین تک
لٹک جانا غرور سے نہیں **ف** حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ میں ہے صدیق اکبر نے
عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہے میں کیا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامے کو
ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہیں تو مکروہ ہے لیکن اگر بدوں قصد اختیار کے بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر انکم ہے

٤٨٤ **ق** ام سلمة انكم تختصمون الي ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضي له بنحو ما اسمع منه فمن قطعت له من حق اخيه
شيئا فلا ياخذه فانما اقطع له قطعة من النار بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم
جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگوں میں بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان میں بہ نسبت
دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہوں میں جیسا کہ اوس سے سنتا ہوں سو جس شخص کو میں اوسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دوں تو وہ شخص نہ لیوے
اپنے حق کو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ اوسکو میں دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہوں **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری سے
دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق میں خدا کے نزدیک حرام ہے اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر میں درست ہے

٤٨٥ **م** ابو قتادة انكم تسيرون عشيتكم وليلتكم وتأتون الماء ان شاء الله غدا **ق** له قبل ليلة
التعريس مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے
جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک میں فرمائی دن
گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی

٤٨٦ **م** معاذ بن جبل انكم ستأتون غدا ان شاء الله عين تبوك وانكم لن تأتوها حتى يضحى النهار فمن جاءها منكم
فلا يمس من مائها شيئا حتى آتي مسلم میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر
پہنچوگے اور تم اوس چشمے پر نہیں پہنچنے کے جب تک کہ دن نہ چڑھیگا سو تم لوگوں میں جو اوس پر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے
جب تک میں نہ آؤں **ف** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے
فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہنچے دو آدمیوں نے لشکر سے نکل کر اوس پانی میں ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسی نے ہاتھ لگایا ہے معلوم ہوا
دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمے میں نہایت کم تھا پھر ہاتھوں سے لوگوں نے پانی جمع کیا اتنا مشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور
مونہہ دھوکر اوس پانی کو پھر چشمے میں ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر میں تیس ہزار آدمی

الباب الثانی

۴۸۷ اور ایک روایت میں ہے ترہزار سے خ ابو ہریرۃ انکم ستحرصون علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیمۃ فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حال انکی حکومت کا قیامت میں پچھتاوا ہوگا یعنی کیوں ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش اور آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام حکومت کا برا ہے اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے

۴۸۸ ق جریر انکم ستروون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب بخاری اور مسلم میں جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکر سکوگے اوسکے دیکھنے میں یعنی ہجوم اوسکے دیدار میں کچھ حجاب اور آڑ نہوگی جیسے چاند دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف مصابیح میں جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہو کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایماندارون کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت اونکے نصیب ہی میں نہیں انکار ہی کیا چاہیں معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا حاصل ہونے میں دخل ہے

۴۸۹ ھ ابو ذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا القیراط وفی روایۃ ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیہا القیراط فاستوصوا باہلہا خیرا فان لہم ذمۃ ورحما مسلم میں ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جسمیں قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت لو وہان کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے امان ہے اور اونسے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہے سولہ کی ہوتی ہے وزن میں پانچ جو کے برابر ملک مصر میں اوسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے سو اسواسطے مصروالون کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل ع کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہیں تو مصروالون سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اس واسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

۴۹۰ خ انس انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اورونکو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہیو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایک بار انصاریون کو بلایا ملک بحرین میں جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ خبر لگے مسلمان میں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا

۴۹۱ ھ ابو سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم ۹ کل حین دنا من مکۃ قال ابو سعید فنزلنا منزلا اخر فقال انکم مصبحو عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا ثم لقد رایتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلک فی السفر مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوگئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب ہوئے

کہا ابو سعید نے پھر اوترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا سو توڑو روزے کو سفر میں توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ **ف** جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے مگر جہاد میں توڑنا افضل ہے کہ وہان طاقت کا کام ہی بلکہ اوس سال جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا **ق** حُذَیْفَۃُ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلُوْا بخاری اور مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین ڈالے جاؤ **ف** حذیفہ رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سات سو تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کافرون کے غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتدائے اسلام مین بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے **ق** اَنَسٌ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادَیٰ لِیَ الشَّھْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہین جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہوجاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو **ف** ایکبار حضرت نے آخر رمضان میں طی کے روزے رکھے بعضے صحاب بھی حضرت کے ساتھ طی کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہوگیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو مین اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہوکر طی کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرت کو درست تھا اور ونکو نہین **ھ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے **ف** یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت مین یہ کچھ بھی نہ رہیگا پیر اتک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اوٹھوگے

فصل اس فصل مین حدیث ہی جسپر اِنَّکُنَّ کی لفظ ہی **ق** عَائِشَۃُ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ وَکَانَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف مانی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہوکر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا **ف** بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو ابی بکر رض سے لوگون کو نماز پڑھاوے مینے کہا کہ ابو بکر رض نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر رض کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکر رض سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھاوے پھر مینے حفصہ رض سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر رض نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر رض کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبر رض کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ نے اوسکو ولی عہد کیا

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اِنَّمَا ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ

۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶

فائدہ بیان ہے ... صدیق ... خلافت

الباب الثانی

عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلوٰةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلوٰةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلوٰةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلوٰةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سوا اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمھاری ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمھاری ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو ای مسلمانون تم وہی لوگ ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری دونی مزدوری ہی سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہی کہ کام بہت محنت کم خدا فرماویگا کیا مینے تم پر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا تو خدا فرماویگا سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اوسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اون سے ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر دو پہر بعد اور مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تم پر کچھ ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر ہو جاوینگے کیونکہ بلائے گئے تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہی اسواسطے کہ سب سے پچھلی امت ہی یہ خدا کا کرم ہی یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہی الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا

۴۹۷ **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کاموں کا مگر خاتمے پر **ف** ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو

۴۹۸ اَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاوے

[Margin notes: بیان فضیلت امت محمدی (illegible)]

اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے
اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ
عَازِبٍ اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین برا بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ما ہی یعنی ما کے برابر ہی ف
علی مرتضی اور جعفر طیار رض اور زید رض مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے ماباپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم
پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے
نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ما مر جاوے تو اوسکی ما کی رشتہ دار عورتین اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبَا
فِي النَّسِيئَةِ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے مین ہی ف بیاج نام ہی ایک
جنس ربوی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہر
معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہین مگر وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عَائِشَةُ اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیر خوارگی تو صرف بھوکھ سے ہی ف یعنی جس شیر خوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی
تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکھ دودھ سے جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ
نکاح کو نہین روکتا ھ اَبُو سَعِيدٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی
چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے ق جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا
وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور
نکھارتا ہی ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہو کر اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایمان دار اوسمین ٹھہرتا ہی ھ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ
مِّنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَاْيِي فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح
بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے
حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی
دنیا کے کام مین واجب نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری عقل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور
آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو ق اِبْنُ مَسْعُودٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی
بھولا کرون تو مجکو یاد دلادیا کرو ف مصابیح مین عبداللہ بن مسعود رض سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجای چار رکعت کے

۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
نسخہ تنصع طیبہا
۵۰۴
۵۰۵

پانچ رکعت پڑھین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو دو سجدے کیے پھر حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضاے بشریت ہی پیغمبرون کو بھی ہوتا ہی لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ بھی معلوم ہوگیا

٥٠٦ ق اُمّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهُ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَادِقٌ فَاَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہی میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہی تو فیصلہ کر دیتا ہون اوسکے موافق سو دھوکے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلادون تو وہ تو اوسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہی چاہے اوسکو اوٹھا لیوے یا چاہے چھوڑ دیوے

٥٠٧ ق عَائِشَةُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلے لوگون کو کھپا ڈالا اونکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے نہ سزا دیتے اور جب کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چراوے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹون ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف آدمی تھی اوسنے چوری کی لوگون نے اوسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتے ہو پھر کیسی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رو رعایت نچاہیے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہوگئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشۂ فاطمہ زہرا یعنی حسین کے غم مین درست ہی سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سب کے واسطے برابر ہی شریف اور رذیل کا اسمین کچھ فرق نہین

٥٠٨ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو تمسے آگے امتین ہو چکین ہین اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی مین جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس مین زیادہ نہ پھسو

٥٠٩ خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ شَيْءٌ وَّاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہی ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے خیبر کا پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان رض نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہی کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین اگر برادری کی جہت سے دیا ہی تو ہم اور وے حضرت کے ساتھ برابر ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہین ہوئی کفر اور اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہی اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو بھی آل مین داخل جانتے ہین

٥١٠ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسی کے گھر آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت

ہلاک کیسے ہوئے مبالغہ در عدم جانبداری

فرمایا کہ اگر میں تجھکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے واسطے ہے کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہے

۵۱۱ ق ابو ہریرۃ إنما جعل الإمام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں ف اسمیں اختلاف ہے کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھکر نماز پڑھیں اور امام مالک کے نزدیک بیٹھکر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہوکر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھکر امامت کی اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہوکر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی

۵۱۲ ق ابن عباس إنما حرم من الميتة أكلها بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردیکا تو صرف کھانا ہی حرام ہے ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہے فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور صاف کیوں نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہے کھال لینا تو منع نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئیں اور پر اور پٹھا لینا درست ہے

۵۱۳ خ ابو ہریرۃ إنما سمي الخضر لأنه جلس على فروة بيضاء فاهتزت تحته خضراء بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین پر اونکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہوگئی ف خضر کا نام الیا ہے خضر کہتے ہیں سبز کو جیسے اونکی برکت سے زمین سبز ہوگئی تو وے خضر مشہور ہوگئے یعنی ہرے بھرے

۵۱۴ ق عمار بن یاسر إنما كان يكفيك أن تقول بيديك هكذا ثم ضرب بيديه الأرض ضربة واحدة ثم مسح الشمال على اليمين وظاهر كفيه ووجهه وفي رواية ثم ضرب بيديه إلى الأرض فنفض بيديه فمسح وجهه وكفيه قاله له بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اسطرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتیلیوں پر اور اپنے مونھہ پر اور دوسری روایت یوں ہے کہ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونھہ اور دونوں ہتیلیوں کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا ف روایت ہے عمار رضی سے کہ حضرت نے مجھکو کسی کام کو بھیجا تو مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی اور میں نے پانی نہ پایا تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہہ پونہچانا ضروری ہے ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ یہ قصہ میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہے جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضربہ ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب میں تیمم میں دو ضربے ہیں اونکی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رضی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہیں ایک ضربہ مونھہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھوں کو کہنیوں تک اور سنن ابی داود میں عمار سے اسی طرح کی روایت ہے حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح میں مذکور ہے

۵۱۵ م ابن عباس إنما مثل هذا مثل الذي يصلي وهو مكتوف یعنی الذی یصلی ورأسه معقوص مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالوں کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکیں بندھا نماز پڑھے

ف بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین ھ ابو ھریرۃ انما مثلی ٥١٦
ومثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیہ وانا آخذ بحجزکم وانتم
تقحمون فیہ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثال اور میری امت کی مثال جیسے مثال اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر اوسمین
کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم بے تامل اندھا دھند اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ
حرص و گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانون کو بہت
روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑکر روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین چھوڑتے ق ابو ھریرۃ انما ھذا من اخوان الکھان ٥١٧
قالہ لحمل بن مالک بن النابغۃ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ تو یہ کاہنون
کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا
تو حمل بن مالک نے تک جوڑکے یون کہا کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استھل ومثل ذلک یطل یعنی کیون عوض دیجیے اوسکا جسنے
نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا حضرت نے اوسکے حق مین حدیث فرمائی کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو ہونے والی باتین
جنون سے سیکھکر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملاکر سجع یعنی تک جوڑکے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی ایسا ہی
تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہی یہ بھی انھین مین داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی فقیر ایسی تباہی خلاف شرع باتون مین
نادانون کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بعرہ نماز
روزہ کسینے بھنگ بعرہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور
خدا اور رسول کے دشمن ھ عبد اللہ بن عمرو انما ھلک من کان قبلکم باختلافھم فی الکتاب مسلم مین ٥١٨
عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتاب الہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف
عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی
مطلب یہ کہ جب آیت کی قراءت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اوسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قراءت کا انکار کرے
بلکہ دونون کو مانے ق زینب بنت جحش انما ھی اربعۃ اشھر وعشر وقد کانت احداکن فی ٥١٩
الجاھلیۃ ترمی بالبعرۃ علی رأس الحول بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ
عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن
کے بعد ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی سو وہ عدت مین بیٹھی ہی اور اوسکی آنکھ درد
کرتی ہی مین اوسمین سرمہ لگاؤن حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین جاکے بیٹھتی اور برے
کپڑے پہنتی سر ملنا اور خوشبو ملنا لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیا سر پر پشت پر پھینکتی تب
عدت سے باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے سو حضرت نے فرمایا
کہ اسلام مین برس دن کی نسبت کتنی آسانی ہوئی سو یہ بھی تم سے نہین ہو سکتا ھ حفصۃ انما یخرج من غضبۃ یغضبھا ٥٢٠
یعنی الدجال مسلم مین حضرت حفصہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلیگا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت مین

مدینے مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتین اوس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگون کو شبہہ تھا کہ وہ دجال ہی ایک روز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے اوسکو غصہ دلایا غصے سے آتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہ رضہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجال ظاہر ہونا غصہ ہی سے ہے الٰہی ہی تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہے کہ اسکے سوائے دجال اور شخص ہے چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث مین ہے کوہی اور تمیم صحابی نے اوسکو بچشم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا

۵۲۱ خ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت ام سلمہ رضہ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھولڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون کی جڑ مین پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی

۵۲۲ ھ عُمَرُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت مین بے نصیب ہی

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

تیسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لا آیا ہی

۵۲۳ ق أَبُو مُوسٰى لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلٰى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا اوسکے خدا سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہی کہ لوگ اوسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اوسکی ٹھہراتے ہین تسپر بھی ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہی اور روزی دیتا ہی

۵۲۴ ق ابْنُ مَسْعُودٍ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین اور اسی واسطے اوسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہی اور اسما بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہی کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہین

۵۲۵ خ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَهُ لِأَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجپر کچھ حرج نہین تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہی اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہی کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یون کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب فارسی یا ہندی زبان مین کہے

۵۲۶ م جَابِرٌ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے کھایا کرو کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی ف سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کیا کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا

۵۲۷ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب وَلَا الضَّالِّينَ کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی

رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک الحمد ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع
اور سجدہ پہلے کرلیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست ق ابن مسعود لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا لزوجھا کانہ

۵۲۸ ینظر الیھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے
اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہی ف جب عورت دوسری عورت کی ننگ دیکھے اپنے خاوند سے کہیگی تو
اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوون اس واسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا دور اندیشی
ہی چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہی ھ ابو ھریرۃ لا تبتاعوا الثمار حتی یبدو صلاحہ

۵۲۹ ولا تبتاعوا الثمر بالتمر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو کھجور کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر ہو
یعنی جب تک گدر نہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ و کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی
کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہو بیچنا نہین درست بموجب اس حدیث اور اٹکل سے پھل کو پھل سے بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو

۵۳۰ اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگیا ھ ابو ھریرۃ لا تبدؤا الیھود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدھم فی
طریق فاضطروہ الی اضیقہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو
اور جب تم اونمین سے ملا کرو کسی راہ مین تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہی اور
اگر وے سلام کرین تو جواب مین وعلیکم یعنی تم پر وہی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب اون لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو

۵۳۱ ذلت کے لائق ہوئے ق ابو بشیر الانصاری لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت
بخاری اور مسلم مین ابو بشیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا اگر کاٹ ڈالا جاوے ف
گنڈا کاٹنا اس واسطے فرمایا کہ اوسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہی یا اس واسطے کہ دوڑنے مین یا چرنے مین کہین اٹک نجاوے یا وے

۵۳۲ لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین ھ ابن عمر لا تبیعوا الثمر
حتی یبدو صلاحہ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو

۵۳۳ اور زرد سرخ ہو اور جبکہ منع کیا ہے ھ عثمان لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرھم بالدرھمین مسلم مین حضرت عثمان رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دینارون سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درمون سے ف یعنی چاندی

۵۳۴ مین زیادہ لینا اور دینا بیاج ہی ق ابو سعید لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا
علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا علی بعض ولا تبیعوا منھا غائبا بناجز
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر
برابر برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ قول آپ کی چیز مین جب ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر بیچنا
دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور ٹھہرانا بیاج ہی اور جب دو جنس ہو جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی
وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہی نہین درست

۵۳۵ چاندی سونے مین کھوٹ ملا ہو اور برابر ہی لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکو حساب کرلیوے ھ ابن عباس لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا

مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ **ف** عبد اللہ بن عباسؓ نے چند جوانونکو
دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہہ کھڑی کر کے تیرون سے اوسکو نشانہ مارتے ہین تب حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرتؐ نے اس پر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ
زندہ جانور کو جو نشانہ بناتے ہین نہایت حرام ہی اور بکمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی

٥٣٦ **ق** ابن عمر لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرونمین جب سویا کرو **ف** اس واسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ جاتی ہی بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے

٥٣٧ **خ** ابو ھریرۃ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگ
مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو **ف** بعضے نوجوان صحاب نے کہا کہ اگر ہم کافرون سے ملین
تو خوب انکو مارین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہوگئے

٥٣٨ **خ** ابو ھریرۃ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین بنایا کرو بیشک شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے **ف** یعنی گھرون مین مردون کی
طرح بے عمل نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے

٥٣٩ **م** ابو مرثد الغنوی لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَ
لَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو **ف**
یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بنا کر اودھر نماز پڑھو یا
اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین

٥٤٠ **خ** ابو ھریرۃ لَا تَحَاسَدُوا وَيُرْوَى لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہی کہ حسد کرنا
لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ اگر مجکو
بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اوسکو سچا خرچ کیا کرتا ہی تو
یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی **ف** حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور
چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ دیا
لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین

٥٤١ **ق** ابو ھریرۃ
لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی بلا ارادہ لینے کے قیمت نہ بڑھاؤ اور آپسمین بغض اور عداوت
نرکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نہ کاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو **ف** یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت
اور پاسداری ہوتی ہی ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بری عادتین چھوڑو

٥٤٢ **م** أُمُّ الْفَضْلِ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَ
لَا الْإِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا

ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہی ایک دو بار سے نہین موجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار
٥٤٣ دوبار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی قید نہین واللہ اعلم ھ عَایِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ
٥٤٤ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا ھ اَبُوْ جُرَیٍّ الْهُجَیْمِیُّ لَا
تُحَقِّرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَا تُوَاعِدْ اَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ مسلم مین ابو جری رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھو یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اوسکے خلاف
٥٤٥ کرے ھ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ
٥٤٦ حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے اباؤن کی ف سوا خدا کے کسیکی قسم نہین ہی ھ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِیْعَةَ
لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حلال نہین زکوۃ کا مال ابنای بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل
زکوۃ کا حاکم کرکے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری تمھارے لائق نہین
کہ لوگون کا میل تحصیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے
٥٤٧ حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَخْتَصُّوْا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِیَامٍ
مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَّصُوْمُ
اَحَدُكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب
دنون مین سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روز جو تم رکھتے ہو اومین جمعہ بھی آپڑے
ف جمعے مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہی سو اسواسطے اوسکی شب بیداری اور
روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اون کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور
٥٤٨ بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اونھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعود رض سے
مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور جسطرح مجکو اور طرح سے معلوم ہوا تھا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون
٥٤٩ خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قراءت جسطرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ
الْاَنْبِیَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری
مین سب برابر ہین نجانو کہ کوئی کمتر ہی کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہی باقی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہی اوسکے
٥٥٠ بیان اعتقاد مین مضایقہ نہین ق اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ مِنْ بَیْنِ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ
اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو

سوالبتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو موسی کو اس طرح پر دیکھونگا کہ
عرش کا پایا پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش مین آگئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ
آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہی تو اور راہ سے ہی خلاصہ یہ کہ اس طرح فضیلت بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی
حقارت نکلے

۵۵۱ **خ** ابو طلحۃ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ بخاری مین ابو طلحہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو

۵۵۲ **ق** ابن عمر رض لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو
مضایقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہی گذرے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھکوا دیا معلوم ہوا
کہ جس قوم پر عذاب ہوا اوس مقام پر قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہی قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اونپر عذاب آیا سب مر گئے
اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہی

۵۵۳ **م** أُمُّ سَلَمَةَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا
تَقُولُونَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوا نیک دعا اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے
ہین تمھارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہین بد دعا نکرو نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا

۵۵۴ **م** جابر رض لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال
کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے
کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہی

۵۵۵ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ حَتَّى يَمْلِكَ
رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن آخر ہونگے جب تک بادشاہ ہوگا وہ مرد جسکا
نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا
اور کہان ہوگا

۵۵۶ **ق** أَبُو بَكْرَةَ وَجَرِيرٌ وَابْنُ عُمَرَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے
بعضون کی گردنین مارین **ف** حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی
عادت ہی تم ایسا نکرنا

۵۵۷ **ق** أَنَسٌ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ
فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ
کہتی ہی کچھ اور بھی زیادہ ہی یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی (بالزای المعجمۃ ۱۲)
ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑینگے اوسکی بھوکھ نمٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوسمین رکھیگا تب

اوسکا بیٹ بھریگا اور جوش مٹیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہی اور کیسا ہی یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہو ویسا ہی مانا چاہیے اور کہا چاہیے۔ واللہ اعلم

۵۵۸ ھ جابر لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب قیامت تک پھر اوتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھایے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمہین آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے ابزرگی دی ہی اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہی تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہی اور جہاد جاری ہی

۵۵۹ ق انس لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ يَعْنِي الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کر لیوے مراد اس سے وہ گنوار ہی جسنے مسجد مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب کر لینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان نجاست نچاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا

۵۶۰ ھ زینب بنت أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ کون نیک ہی تم مین ف مصابیح مین زینب رض سے روایت ہی کہ میرا نام پہلے برہ تھا اوسکے معنی تھی پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس

۵۶۱ ھ ابن عمر لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین ڈرتا ہون کہ کہین دشمن اوسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نلیجاوے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا مضایقہ نہین

۵۶۲ ق عبد الرحمن بن سمرۃ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی

۵۶۳ خ ابو ہریرۃ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نمانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تغار اور پیالے مین ہی یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند کے نکاح کر لیوے سو اوسکو تو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہی ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نچاہے کہ اوسکا مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے

۵۶۴ ق عایشۃ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاخْتِيَارِ عَايِشَةَ إِيَّايَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے جو عورت پوچھیگی اوسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ عایشہ رض نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کریں یا فقر و فاقہ

صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہون تم سے پہلے عایشہ رضی نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیون سے نفرمائیگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا ۞ عایشۃ

۵۶۵ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردونکو گالی مت دو اور برا مت کہو سو وے تو پہونچگئے اپنے کیے کو ف یعنی مردون نے جو نیک یا بدکام کیے تھے سو قبر مین اب یا عذاب انکو پہونچ گیا اب اونکو بدکہنا بیفایدہ ہی بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی

۵۶۶ ۞ ابو ھریرۃ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بدکہو میرے اصحاب کو نہ بدکہو میرے اصحاب کو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی صحابہ نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تا قیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو بدکہنا کیونکر درست ہو گا خدا سمجھے اون بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بدکہتے ہین دیدہ اور دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہین

۵۶۷ ۞ سمرۃ بن جندب لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ یَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِیْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَقُوْلُ اَثَمَّ ھُوَ فَلَا یَکُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا اِنَّمَا ھُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِیْدُنَّ عَلَیَّ مسلم مین سمرہ بن جندب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھہ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھہ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھہ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھہ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہی پھر وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہی یہ نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجہپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو ف دستور یون ہی لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور حالانکہ کبھی اسکا مطلب اولٹا ہو جاتا ہی تو اوسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہی کسی نے جواب مین کہا کہ نہین یعنی نجات و مبارک نہین تو مطلب اولٹا ہوا اس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین یہ حکم ابتدا کے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا

۵۶۸ ق عمر لَا تَشْتَرِہٖ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ وَاِنْ اَعْطَاکَہٗ بِدِرْھَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ قَالَ لَہٗ حِیْنَ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَہٗ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ایسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رضی سے کہا جب اونھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تھا پھر اوسنے اوسکو ضائع کیا دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق رضی نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اوسکو پھر مول بھی نلیوے

۵۶۹ ق ابو ھریرۃ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سوا تین مسجدونکے نہین درست ایک تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد

داؤد اور سلیمانؑ کی بنائی **ف** اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگرچہ منزل ہو
یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوا
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجدین سفر کرکے جانا درست نہین ہی سوا مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع
نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی **ھ** اَبُوْ بَرْزَةَ لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ ۵۷۰
عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہی **ف** حضرت سفر مین تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کہنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
بھی لعنت کرنا نہین درست **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے ۵۷۱
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُصَدِّقُوْا ۵۷۲
اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ. بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاریٰ کو نہ سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہمپر اوترا یعنی قرآن اور جو
اگلے پیغمبرون پر اوترا **ف** حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یعنی کہو کہ ہم
قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمھارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا بگاڑا **خ م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُصَرُّوا ۵۷۳
الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا فَاِنَّهٗ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعًا
مِّنْ تَمْرٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنون مین جو اونکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر **ف** دستور ہی دغاباز اونکا کئی دن کا دودھ
گاے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کے مذہب مین بدلا دینا نہین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب اول مین
یہ مضمون مذکور ہو چکا **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ ۵۷۴
اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَآ اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین نہ آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث مین خاوند کے حق
عورت پر فرمائے فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اوسکی اجازت ہو صریحا یا اوسکو رنج نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو
عورت کو کسی طرح دینا درست نہین **ق** عُمَرُ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَآ اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ۵۷۵
بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے بیحد عیسیٰ مریم کے بیٹے کی تعریف کی

اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰؑ کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی
بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم ای مسلمانون ویسی تعریف مجکو کافر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی
ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوائے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آ گئے پیغمبر سب عالم
سے بہتر خدا کا امانتدار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہوگے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جاہین بگڑا دین سنوار دین یہ شرک ہی اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع
۵۷۶ کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ
نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي **قاله** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جلدی نکر سو البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہی اور البتہ میرا اونمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابوبکر میرا نسب اونکے نسب سے
تجکو الگ نکر دیوے یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی
حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اس طرح اونکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اوسمین آجاوین
۵۷۷ ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ **ف** علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی
بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا تو نہ جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اس واسطے کہ
۵۷۸ کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ
هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ
قاله لَمَّا أَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِّنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ
وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ
فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالک رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو ای خالد نہ دے اوسکو ای خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے لیے حاکمون کو تمہاری مثل اور اون حاکمون کی مثل تو
ایسی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اونکو چرایا کیا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا اونکو
حوض پر سو اوسمین گھسین پھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ اونپر یعنی غنیمت کا
مال تو لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر او قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو
خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دینے کی اوسکو جبکہ خالد نے اوس اسباب کو
بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا
تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھویں سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کر کے ملک شام مین
بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین

نصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکھ تھا تینون سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اوس دن اونکے
ہاتھ مین ٹوٹ گئین خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ
اوس وقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمھارا گلہ حضرت سے کرونگا جب
مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تم نے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا
حضرت نے فرمایا کہ اب اوسکا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہوکر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑکر کہا کہ کیون جو ہمنے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد
کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری کی کہ اب اسباب نہ دو اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ
کو سردارونکی خاطرداری ضروری ہی تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرات نکرے ح ابو ہریرۃ لا تغضب قالہ لرجل ۵۷۹
قال لہ اوصني بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف
اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہی بہتر اور برا سو جو غصہ
خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا ح عبد اللہ بن مغفل لا تغلبنکم ۵۸۰
الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب قال وتقول الاعراب العشاء واخرج مسلم عن ابن عمر علی اسم
صلوتکم الا انہا العشاء وہم یعتمون بالابل وفی روایۃ صلوتکم العشاء فانہا فی کتاب اللہ العشاء
وانہا تعتم بحلاب الابل بخاری مین عبداللہ بن مغفل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ
تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ غالب نہوین جنگلی لوگ
تمھاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت مین ہی کہ
تمھاری نماز کا نام عشا ہی سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین ف
عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وے
لوگ اپنے اونٹونکا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہین نہو کہ نمازون کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہو جاوے
اس واسطے منع کیا ق ابو سعید وابو ہریرۃ لا تفعل بع الجمع بالدراہم ثم ابتع بالدراہم جنیبا ۵۸۱
قالہ لاخی بنی عدی الانصاری وکان قد استعملہ علی خیبر بخاری اور مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت کر ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈال اور پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی
انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور
جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہی اوسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک
سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہی ایسا مت کیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہی کہ ناقص کو
بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب تول ماپ کی چیزین جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چنے مین کرنا چاہیے ح ابن عمر ۵۸۲
لا تقبل صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت
اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہین ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز

تعتمون نسخہ قدیمہ

قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھہ ثواب نہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹا اوسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نکرلیوے **ف** وضو ٹوٹتا ہی اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے

۵۸۳

ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری بیبیون کے خرچ اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین **ف** حضرت کے پاس کچھہ زمین مدینے مین تھی اور کچھہ فدک اور خیبر مین سو حضرت کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھہ نہ بانٹین گے باقی ہی زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا مین صدقہ ہی کارندے سے مراد یا خلیفہ ہی یا اوس زمین کا عامل اور پیغمبر کے مال مین وراثت نہین ہی سو اوسکی یہ حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھہ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھہ اوسکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نتھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین تب خاموش ہو رہین اصل تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہین بیفائدہ

۵۸۴

ق اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ **قاله** حِيْنَ سَاَلَهُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ يَدَهُ فِي الْحَرْبِ بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہوگیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہی اور تو واجب القتل اوسکے برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا ہاتھہ کاٹ کر مسلمان ہو گیا **ف** یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون بچ گیا اگر تو اوسکو اب ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا

۵۸۵

ق عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھہ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین **ف** دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چوراوے تب اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چوراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھہ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمین دس درم کی حد ہی

۵۸۶

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ **قاله** حِيْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاكَ اللّٰهُ لِسَكْرَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسینے اوس شرابی کو جو حد مار گیا تھا یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا کرے **ف** یعنی جب گنہگار کی سزا ہوچکی تو اوسکو برا نکہو اس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے

۵۸۷

خ اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ

۵۸۸

عفراء لا تقولي هذه وقولي ما كنت تقولين بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکوت کر یہ
اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے یوں ہی روایت یوں ہے کہ میری شادی مین حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیاں
جنگ بدر کے گیت گاتی تھین دف بجا کر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین نرا گانا
دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہے ۵

۵۸۹ انس لا تقوم الساعة الا على شرار الناس مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت
برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایماندار نرہیگا سب کافر ہونگے ۵

۵۹۰ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تأخذ امتي ماخذ القرون شبرا بشبر وذراعا بذراع فقيل يا رسول الله كفارس والروم قال
ومن الناس الا اولئك بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک نکرنے لگے میری امت
اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین میری امت بھی کریگی
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہو جاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوا اونکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی
منڈانا گناہون پر اڑ جانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ رسمین مسلمانون مین جاری ہو گئین خصوصا ہندوستان
مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا

۵۹۱ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضيء
اعناق الابل ببصرى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی
زمین سے روشن کر دیوے گی بصری کے اونٹون کی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی ف حجاز عرب مین
اوس زمین کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول چند روز تک مدینہ مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے
جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے سر بلند آگ نکلی تخمینا پچاس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس
نجلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا تخمینا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا یہ معجزہ ہو حضرت کا

۵۹۲ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس على ذي الخلصة
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد
جسکا ذی الخلصہ نام ہے ف دوس ایک قوم کا نام ہے یمن مین ابو ہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو
کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہو جاویگی اور
بت کو پھر نیا بناوینگے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی

۵۹۳ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس
من مغربها فاذا راها الناس امن من عليها فذاك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اسکو دیکھینگے
لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین اوس وقت فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا ف یعنی ان دیکھے کا

جواز سرود در شادی و نفی علم غیب از غیر خدا

ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر دم ایمان لاوے تو معتبر نہین کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہے

۵۹۴ **ق** عَائِشَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لات اور عزی پوجے جاوین **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہوجاوینگے اور اونکو پوجینگے

۵۹۵ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ہوجاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی **ف** عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اوسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہے یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی

۵۹۶ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَآءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ مین سو تو اسکو مار ڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے قتل کرینگے

۵۹۷ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مونہہ اونکے جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ اونپر چمڑا جما یعنی اونکے گول مونہہ مین چربی موٹی جوتیان اونکی بال کی **ف** خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے اور فتحیاب ہوئے

۵۹۸ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالین تہ بتہ جمی ہوئین یعنی موٹے مونہہ گول گول

۵۹۹ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین **ف** قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوچکا

۶۰۰ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا **ف** علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہے دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھے

۶۰۱ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَّيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا

تُفْتَحُ قُسْطَنْطِيْنِيَّةُ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک روم نصاری کا لشکر عماق میں یا دابق مین اوتریگا پھر اونکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وے لوگ اوس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت علیہ السلام مہدی کا لشکر ہی پھر جب صف باندہینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور اون مسلمان لوگون کا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام بنائے ہین تاکہ ہم اونسے لڑین یعنی تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمھارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر اون کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانونکا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی قبول نکریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے سب شہید ومین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلامین نپڑینگے پھر وے قسطنطینیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہی فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارونکو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اونمین شیطان پکاریگا کہ دجّال تو تمھارے پیچھے تمھارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حال انکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجّال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰؑ مریم کے بیٹے اترینگے پھر اونکو نماز پڑھا وینگے پھر جب عیسیٰؑ کو خدا کا دشمن یعنی دجّال دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی سو اگر اوسکو خدا چھوڑ دے تو وہ خود بخود گل جاوے یہان تک کہ مر جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کروا دیگا عیسیٰؑ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰؑ دجّال کے تابعدارونکو یا سب لوگونکو اوسکا خون دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا **ف** اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطینیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانون کے عمل مین ہی چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان ہی معلوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے قریب نصاری کا اوسمین عمل ہو جاویگا پھر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اوسکا ذکر ہی **ھ** اَنَسٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکہا جاویگا الله الله **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ زمین پر کوئی الله الله نہ کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کریگا یعنی اوس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دریاے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوسمین نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سو مین سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اونمین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب سونا مین بلا شرکت پاؤن **ف** فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہی **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے

ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد ہین فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہے اودھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا

٦٠٥ ق ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یھم رب المال من یقبل منہ صدقتہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا تو اُبل پڑیگا یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہوجاینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہیں

٦٠٦ ق ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یالیتنی مکانہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین جو حضرت نے قیامت سے پہلے ہونے والی چیزین ہین اونکی خبرین دین ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

٦٠٧ ق ابو سعید لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا علی ھذا حدیث منسوخ صدقہ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوائے قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نہ ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ رض کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابون مین عجب گھال میل ہے چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ جا قول تحیر ہوتا ہے گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین

٦٠٨ ق علی لا تکذبوا علی فانہ من یکذب علی یلج النار بخاری اور مسلم مین علی مرتضی ع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا

٦٠٩ ق عمر لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین تو آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا

٦١٠ ق حذیفۃ بن الیمان لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذھب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا فانھا لھم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اونکے پیالون مین سو اسواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملینگی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی نقشدار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور دریائی

اور اطلس اور گلبدن اور عنابی زیبا مردون کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان یا پاندان بنانا حرام ہی اگر تکلف منظور ہو
تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن بنا لو کہ ان مین ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو
ناخوش کیجیے ھ معاویۃ بن ابی سفیان لا تلحفوا فی المسئلۃ فواللہ لا یسئلنی احد منکم شیئا فتخرج لہ ۶۱۱
مسئلتہ منی شیئا وانا لہ کارہ فیبارک لہ فیما اعطیتہ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور مجھکو ناخوش کرکے پا دیگا تو جو مین اوسکو دونگا اوسمین برکت نہوگی
ف یعنی جو چمٹکر سوال کرکے کچھ مجھسے پا دیگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی
ھ ابو ہریرۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فھو بالخیار مسلم مین ابو ہریرہ سے ۶۱۲
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس بنجارے کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار مین
آوے تو اوسکو اختیار ہی یعنی اگلی بیع کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا اوہی ناج بازار مین بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے
بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر
بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا ھ جابر لا تمش فی نعل واحدۃ و ۶۱۳
لا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی
الاخری اذا استلقیت مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ بند مین گانوا اوٹھا کر
اکڑون نہ بیٹھ یعنی ران کھلجاویگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اس طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ
نہ نکل سکین اور نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے
ق ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو ۶۱۴
خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جو اب عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدون مین اونکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا
مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہی اب درست نہین ق ابو ہریرۃ لا تمنعوا فضل الماء ۶۱۵
لتمنعوا بہ فضل الکلاء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے
زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمھارا کنوان یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے
یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی
زیادہ بد کام ہی یعنی پانی روکنے سے غرض تمھاری یہ ہی کہ اس سبب سے چارا بچ رہے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آوینگے نہ چارا چریگا ھ ابو قتادۃ ۶۱۶
الحارث بن ربعی لا تنتبذوا الزھو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا الرطب والزبیب جمیعا ولکن انتبذوا
کل واحد علی حدتہ مسلم مین ابو قتادہ حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو گدرا اور پکی کھجور کو ملاکر
اور نہ تر رکھو کھجور اور منقے کو ملاکر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ف عرب کھجور اور منقی تر کرکے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے
فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملاکر نہ تر کیا کرو کہ اسمین جلد نشا ہوجاتا ہی ق انس لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت بخاری ۶۱۷

اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ ترکیا کرو تو نبے مین اور نہ مرتبان مین **ف** یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے استعمال اول منع ہوئے

۶۱۸ **ھ** ابو ھریرۃ لَا تَنْذِرُوا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نمانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہی **ف** یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی

۶۱۹ **ق** جابر لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَکُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِیْنَکُمْ حَتّٰی اَجِیْئَ **قالہ لہ** بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اوتارو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جب تک مین آؤن **ف** مصابیح مین جابر رض سے روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوکھ سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے مینے اپنی بی بی کہا کہ حضرت بہت بھوکھے ہین سو اوسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی مین کھا پکانے کو پھر مینے حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ ای خندق کھودنے والو اس مرد نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک مین نہ آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ قسم کھاتا ہون خدا کی کہ ہزار آدمی نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی

۶۲۰ **ق** ابو ھریرۃ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ اِذْنُھَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نلی جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کم کہیگی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی **ف** یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دیوے تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان

۶۲۱ **ھ** ابو ھریرۃ لَا تُنْکَحُ الْعَمَّۃُ عَلٰی اِبْنَۃِ الْاَخِ وَلَا اِبْنَۃُ الْاُخْتِ عَلَی الْخَالَۃِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر **ف** یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھہ نکاح نہین درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اونمین باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست

۶۲۲ **ھ** ابو ھریرۃ لَا تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا وَلَا عَلٰی خَالَتِھَا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر

۶۲۳ **ق** ابو سعید لَا تُوَاصِلُوْا فَاَیُّکُمْ اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتَّی السَّحَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملاوے **ف** یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست

۶۲۴ **ق** اسماء بنت ابی بکر لَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ

سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کریگا تجھپر راہ خدا میں یا گر گنتا تجھسے ہو سکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کے مال کو نہ رکھ تو خدا بھی تجھکو گن گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا میں دیا کر خدا بھی تجھکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا بھی روکیگا ﻫ

۶۲۵ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَاَیُّمَا حِلْفٍ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَمْ یَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہین ہاں لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی ﻫ

۶۲۶ اِبْنِ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط سے کہ وہ بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ ہی مہر کر دے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین اسلام مین یہ حرام ہوا

۶۲۷ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا صَاعَیْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَّلَا صَاعَیْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَّلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَیْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی ﻫ

۶۲۸ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی ﻫ

۶۲۹ عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب جا ضرور اور پیشاب غالب ہو ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھا دے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جا ضرور یا پیشاب زیادہ لگے تو اوس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز مین خلش باقی نرہے

۶۳۰ ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی ف امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی

۶۳۱ ق عَلِیٌّ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسیکی اطاعت نہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کی نیک کام مین اطاعت کیجے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے

۶۳۲ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون لینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر ہی نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورون کی آواز و نیز شگون لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہی بحکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال نامے بیعلون مین مشہور ہین انسے فال دیکھنا ہرگز درست نہین انمین تو صرف کفر ہی غیب کی بات سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین

۶۳۳ ق جَابِرٌ لَا عَدْوٰی

وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی و شگون لینا کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین **ف** کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر اودھر جی بھٹکاتے ہو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہو گا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی کرنا **ف** کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا **ق** لَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال گیا اور اگر تو نے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بیگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا جھوٹھے پر بددعا کرکے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے **ق** اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی رضہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہا جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی **ف** بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین تھی تب صدیق رضہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سب صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضہ نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اسمین نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین گذر چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہین اور اس حدیث کو صرف صدیق رضہ ہی نے روایت نہین کی جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی رضہ بھی اسکے راوی ہین غرض ایماندار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ **ق** لَهُ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبد اللہ بن ہشام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تیرا ایمان نہین ہونے کا یہان تک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر رضہ اب تیرا ایمان پکا ہوا **ف** عبد اللہ بن ہشام رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق رضہ نے کہا یا رسول سوا اپنی جان کے مین ہر چیز

آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نرکھیگا اوسکا ایمان پکا نہین کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی آپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت مین پکا کرلے آمین یارب العالمین

۶۳۸ خ اَنَسٌ لَا وَاللهِ لَا تَذَرُنَّ مِنْهُ دِرْهَمًا يَعْنِي مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑنا ف جب جنگ بدر مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہو آئے اونمین عباس رض حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال کیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی رعایت نچاہیے

۶۳۹ م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین ہین جس واسطے بنائی گئین حضرت نے یہ اوس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اوسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے کہ کہان ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمین بات کرنا درست نہین اسی واسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بد دعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین

۶۴۰ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگونپر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی

۶۴۱ م اَبُو قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ اَطْلِقُوا لِي غُمَرِي قَالَهُ ظَهِيرَةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر ہلاکی نہوگی کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا ف جنگ تبوک سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالا منگوایا جو کجاوے مین بند تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے موہنہ سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اوسمین پھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

۶۴۲ م اِبْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلْ اَحَدٌ مِنَ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ نَسَخَهُ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکھاوے کوئی اپنی قربانی تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی

۶۴۳ ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ

وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہوتا تم مین سے کوئی جب تک مین
اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہے اور سبکی رضامندی
پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا و ہوس مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت
کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہی اور اوسی کا نام ولی ہی اور وہی فقیر کامل ہی اور سچا مسلمان ہی اور جسکو
یہ بات حاصل نہین وہ شغال رنگین ہی مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کر لے آمین [۶۴۴] ق اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی
یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہان تک کہ
اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہی ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے
اس حدیث پر عمل اوس صاف دل سے ہو وے جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین [۶۴۵] ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو
اور قیمت بکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچنا چاہئے اس مین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اوس وقت دوسرے
کو بیچنا درست ہی [۶۴۶] م جَابِرٌ لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابر رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے ف
یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے
پاس رکھ جا مین تجکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو تو یہ سبکے نزدیک درست نہین ہی اور اگر ارزانی
ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہی [۶۴۷] خ اَبُوْ سَعِیْدٍ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابوسعید سے اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نہ رکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو
مانتا ہی ف انصار مدینے کے لوگ ہین جنہون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے
اونکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی [۶۴۸] خ عَائِشَةُ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ
لَمْ یَشْهَدْكُمْ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن
عباس کے سوا کیونکہ وہ تمہارے ساتھ موجود نتھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا لگا دیا
تھا جب حضرت ہوش مین آئے دوا کی بو معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب نکرے
اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے [۶۴۹] ه اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ
یَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین پھر اوس سے نہاوے ف
یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا [۶۵۰] ق ابن عمر
لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُكُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی

نماز فضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہین قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون پھر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین

٦٥١ نماز پڑھے ق ابو ہریرۃ لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصمہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کسیکو دوشنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزے رکھنا درست نہین

٦٥٢ ق انس لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث مین اتنا مطلب اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الہی زندہ رکھ مجکو جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجکو دے جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور نا امیدی کی اور اگر فساد زمانے سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے

٦٥٣ ق عثمان لا یتوضا رجل فیحسن الوضوء فیصلی صلوۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ وبین الصلوۃ التی تلیہا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہنچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہون کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضوء کے نماز کی

٦٥٤ م ابو ہریرۃ لا یجتمع کافر وقاتلہ فی النار ابدا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا

٦٥٥ م ابو ہریرۃ لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے

٦٥٦ ق ابو بردۃ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ بخاری اور مسلم مین ابو بردہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اونتالیس کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا غالب تھی تو اوس وقت مین دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت مین شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر دینا مناسب ہے

٦٥٧ ق ابو ہریرۃ لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے

٦٥٨ خ ابو بکر لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ بخاری مین ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملائے جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورون کو زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس ١٢٠ تک کی

زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب اسّی بکریون کو
ملا کر ایک شخص کی بتلا دین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے اور اگر جا بجا علیحدہ رہین تو دو بکریان زکوۃ مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس
بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اوسنے زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کر دین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس
بکری سے کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نہ کرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ
کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھ اوسکو اناج سے چھپا کر
فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اوسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور
اناج مول لیوے یہ لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی بریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور

٦٥٩ عذاب کیا م عَائِشَةَ لَا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے

٦٦٠ رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ
عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ
يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوائے
ایمان دار کے اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوائے منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا
اوس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اس واسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے

٦٦١ اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ
بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے
کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کر کے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی
کہ سب کو یہ حکم پہنچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان یہ تھا کہ جن کپڑون مین

٦٦٢ گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ
بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی
حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے
کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور

٦٦٣ حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین م اِبْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ
ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اوسکی اجازت بھلا کوئی تم مین چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکے اوسکا خزانہ توڑکے
اوسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین

٦٦٤ حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ

يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ
لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اوس مسلمان کا جو گواہی
دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا ے خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح والا مرد یا نکاحی عورت جو
زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان کے بدلے جان تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑ ا مسلمان کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا
قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا ہو جابر لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ
اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکے مین قتال
کے واسطے ف عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی
بڑی تکلیفین اوٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون
لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہ سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی
وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر
اونکے خون معاف کیے اور صحابہ سے یہ حدیث فرمائی ق ابو هريرة لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَيُرْوٰى اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی
منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ ف
عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہو جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو
سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بہت بڑے بڑے فساد ہین ق ام سلمة لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین
ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے
اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی ف یعنی کسی عزیز کے
غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے
نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام کا سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی ق سعد بن ابي وقاص لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ
فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات
چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین
دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی
چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے نجانے والون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے
زیادہ بھی درست ہی ق ابو هريرة لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں

٦٧٠ **ح** ابو هريرة لا يدخل احد الجنة الا أري مقعده من النار لو اساء ليزداد شكرا ولا يدخل النار احد الا أري مقعده من الجنة لو احسن ليكون عليه حسرة. بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تا کہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تا کہ اوسکو افسوس ہو **ف** یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا

٦٧١ **ه** جابر لا يدخل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة الله. مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اوسکا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت میں لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے **ف** اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے بے دین کہتے ہیں اس واسطے کہ قرآن میں ہے کہ خدا نیکوں کے ثواب اور محنت کو ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہیں ہوتا تو نیک کام میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت میں جانیکا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اوسکی نشانی ہے

٦٧٢ **م** انس لا يدخل الجنة عبد لا يامن جاره بوائقه. مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکی بدی اور ظلموں سے امن نپاوے **ف** ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم رکھتا ہے

٦٧٣ **ق** جبير بن مطعم لا يدخل الجنة قاطع. بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نجاویگا برادری کا توڑنے والا یعنی جو برادروں سے احسان اور سلوک نکرے

٦٧٤ **خ** حذيفة لا يدخل الجنة قتات. بخاری اور مسلم میں حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نجاویگا **ف** یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خو اوسنے اختیار کی

٦٧٥ **ه** ابن مسعود لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر فقال رجل ان الرجل يحب ان يكون ثوبه حسنا ونعله حسنة قال ان الله جميل يحب الجمال الكبر بطر الحق وغمط الناس. مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتہ اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور ہے حق کو باطل کرنا واجبی بات کی انکار کرنا لوگوں کو ذلیل اور حقیر جاننا

بیان عجب و غرور

٦٧٦ **خ** ابو بكرة لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال لها يومئذ سبعة ابواب على كل باب ملكان. بخاری میں ابو بکرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے **ف** یعنی تمام عالم میں دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی

٦٧٧ ھ اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مسلم مین ام مبشر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ
مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو
اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اونسے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہی سو
اونکو حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین

٦٧٨ ھ اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا مسلم مین ام مبشر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ
مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنھون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ حضرت نے اونکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہی کہ بچاوینگے ہم
پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے
کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سبکا گذر ہوگا
لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا

٦٧٩ ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ
يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے
اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا
خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے
حضرت نے خلوت منع فرمائی

٦٨٠ ق اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ يَعْنِي الْمُخَنَّثِيْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمہارے پاس یعنی یے مخنث نامرد ف حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک نامرد آیا
حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو نامرد سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو ہیجڑا اور زنانہ مرد ہو

٦٨١ خ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ قَالَہٗ لَمَّا رَاٰى شَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ
بخاری مین ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت اور خواری
داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور
بیقدر ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑکر کھیتی
اور دنیا کمانے مین مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہوجاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ایسا ہی ہوا

٦٨٢ ق اُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان
بیٹا اوسکا حصہ نلیوے اور مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب چارون اماموں کا

٦٨٣ خ جَرِيْرٌ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ
لَا يَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

۶۸۴ یعنی ظالم پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی ق ابو ھریرۃ لا یزال احدکم فی
صلوتہ ما دامت الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اھلہ الا الصلوۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہی جب تک اوسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والون کی طرف
آنے سے روکے ہی سوا نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا
۶۸۵ بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوا انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نٹھہرا ہو خ ابن عمر لا یزال المرء فی
فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین
کی راہ سے کشایش اور امن امان مین ہی جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی
جسکے سبب سے دین مین تنگی ہو جاتی ہی مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا
۶۸۶ اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی خ سھل بن سعد لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر بخاری مین سہل
بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ
کھولنا مستحب ہی اور سبب خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی م
۶۸۷ سعد بن ابی وقاص لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے
کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک مین دریا نہین کھیتون کو وہ لوگ
۶۸۸ ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم ق المغیرۃ بن شعبۃ لا یزال ناس من امتی ظاھرین حتی یاتیھم
امر اللہ وھم ظاھرون بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور
غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے
کہا کہ علماے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین اور بدعتی
۶۸۹ لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے ستاتے ہین م ابو ھریرۃ لا یزالون
یسئلونک یا ابا ھریرۃ ھذا اللہ فمن خلق اللہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے
رہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل مین
خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوس وقت تو قل ھو اللہ احد پڑھا کہ
یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہریرہ رض سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آکے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین ہاتھ
سے اوٹھا اور مینے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدایشی
بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اوسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہی
ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان آوے عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے
پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقات کے

۶۹۰ چھپایسا واہی سیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ۔ خ ابن عمر لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ یہہ خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہی جب تک اوس قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہہ مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی ھ ابو ہریرہ

۶۹۱ لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندیکا دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا ھ سلمان لا یستنج احدکم

۶۹۲ بدون ثلثۃ احجار مسلم مین سلمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے ف جاننا چاہیے کہ بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین ق ابو ہریرہ لا یسوم المسلم علی سوم اخیہ المسلم

۶۹۳ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی خ ابو سعید لا یسمع مدی صوت المؤذن جن و لا انس و لا شیء الا شھد لہ

۶۹۴ یوم القیمۃ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہی وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے

۶۹۵ ق ابو ہریرہ لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڈھے مین ف یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے مین یہہ خوف ہی کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مر جاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہو ھ ابو ہریرہ لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقی مسلم مین ابو ہریرہ رض سے

۶۹۶ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم مین کھڑے ہو کر سو جو بھول کر پیجاوے وہ قی کر ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی اور طب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے شاید قی کرنے کو فرمایا عبد اللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پیجاتے تو قی کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قی کرنا واجب نہین ھ ابو ہریرہ لا یصبر علی لاواء المدینۃ و شدتھا احد من

۶۹۷ امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ او شھیدا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشاونگا یا اوسکا گواہ ہونگا ف یہہ فضیلت

مدینے کی اور بشارت ہی وہانکے رہنے والون کو اور اشارہ ہے کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہانکا رہنا نچھوڑین ۶۹۸ **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ

لَا يَصِحُّ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین ہی دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین **ف** دونون عیدون مین روزہ رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک

۶۹۹ **ف** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ صحیح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اس طرح کہ کندھے پر اوس کپڑے سے کچھ بھی نہو **ف** کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ نے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھلے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پاجامے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی

۷۰۰ **ف** اِبْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ **فَـقَالَهُ** مُنْصَرَفَهُ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نماز نہ پڑھے ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا **ف** بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ اُحد کے کفار قریش عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرون کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت تیز ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو یہ غرض نتھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنیکا اور بعضون کے نماز نہ پڑھنیکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے **ف** جیسا حضرت کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کی طرح طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسیواسطے اہل سنت و جماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب بنالئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست کہا

۷۰۱ **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یون مضایقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد **ف** یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملاکر رکھے تاکہ یہود یون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین

۷۰۲ **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہو کر **ف** یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین

دہ در دہ حوض یعنی چاروں طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہی کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو
نہ بگڑے اور شافعی مذہب میں قلتین مانند دریا کے ہی جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمیں پانسو رطل بغدادی
پانی سماوے ۷۰۳ ابو ہریرۃ لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی اخر مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان عورت سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہی اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف
یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہاں ہی چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمیں نیک بھی ہوگی
اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت میں بڑے فساد ہیں اسواسطے حضرت نے موافقت
رکھنے کو فرمایا ۷۰۴ خ ابو بکرۃ لا یفلح قوم تملکہم امرأۃ بخاری میں ابو بکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا
ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اوسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایران کی
بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہیں
تو رعیت برباد ہو جاتی ہی اسواسطے شرع میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے
قابو میں ہو خراب گیا ۷۰۵ م مطیع بن الاسود لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم قالہ یوم فتح مکۃ
مسلم میں مطیع بن اسود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا
ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے میں چھپا ہی
حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکیں باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہو گئے
بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مار نجاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے
شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح میں امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یوں نقل کیا ہی کہ
یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم ۷۰۶ م ابو ہریرۃ لا یقعد قوم یذکرون اللہ
الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ
مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں
اور خدا کی رحمت اونکو چھا لیتی ہی اور اونپر آرام اور چین اوترتا ہی اور خدا اونکا ذکر کرتا ہی اونمیں جو خدا کے پاس ہیں یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کی
روحوں میں ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں تاکہ ذکر کی برکت میں شریک ہوں
اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہی اور دل میں لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے بندے ایسے ہیں
جو مجکو یاد کرتے ہیں بڑی قسمت ذکر کرنے والوں کی اور بڑی قدردانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا
درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر میں داخل ہی ۷۰۷ خ ابو ہریرۃ لا یقل احدکم اطعم ربک وضئ ربک اسق
ربک ولا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں
نکہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یوں کہے کہ فلانا میرا رب ہی اور چاہیے کہ یوں
کہے کہ فلانا میرا سید ہی اور مولی ہی یعنی میرا میاں ہی ف عرب کی زبان میں غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو

فضیلت ذکر

ح ۴۰۸ منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین ح ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم اللهم اغفر لی
ان شئت اللهم ارحمني ان شئت لیعزم المسئلة فانه لا مکره له بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے اے خدا مجھپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا کو
کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہو دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہے کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو
میری دعا قبول کر اسمین بیپرواہی نکلتی ہے اور ترددو اور احتمال بوجھا جاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے یقین
ح ۴۰۹ کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھہ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کون ہے ح ابن مسعود
لا یقولن احدکم اني خير من يونس بن متّى وفي رواية ما ينبغي لاحد ان يكون خيرا من
يونس بن متّى بخاری مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متی کے
بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر ہے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی
ح ۴۱۰ افضل نہین ہو سکتا ق عايشة لا يقولن احدكم خبثت نفسي ولكن ليقل لقست نفسي بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا
نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ
ح ۴۱۱ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ه ابو ہریرۃ لا یقولن احدكم عبدي وامتي كلكم
عبيد الله وكل نسائكم اماء الله ولكن ليقل غلامي وجاريتي وفتاي وفتاتي مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین
تمہاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی
بندگی کے لائق سوائے خدا کے اور کوئی نہین اس واسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے اور تاکہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین

بیان اسماء خلاف شرع

ح ۴۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین ه ابو ہریرۃ لا یقولن احدكم یا خيبة
الدهر فان الله هو الدهر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانہ کی اسواسطے
کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے ف زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہے اوسکا پھیرنے والا خدا ہے
تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا
ح ۴۱۳ کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہے شرع مین ہرگز درست نہین ه جابر لا یقیمن احدکم اخاه
يوم الجمعة ثم يخالف الى مقعده فيقعد فيه ولكن يقول تفسحوا مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو
ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہے کہ کھل بیٹھو
ح ۴۱۴ صاحبو تاکہ سب کو جگہہ ہو جاوے ق ابن عمر لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف

اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین ہو یا
۷۱۵ یا کوئی شخص کسی مکان پر یا بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہانکا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک روز کو مین گیا بھی ہو ھ ابو هریرة لا یقولن
احدکم الکرم فانما الکرم قلب المؤمن مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اوسکی بنی شراب
کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین
بلکہ کرم مناسب ہی ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہی پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا
۷۱۶ کہ بری چیز کا اچھا نام نرکھے ق سعد بن ابی وقاص لا یکید اهل المدینة احد الا انماع کما ینماع الملح
فی الماء بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کر کے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے
۷۱۷ نمک پانی مین گل جاتا ہی ق ابن عمر لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامة ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا
مسه ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعهما حتی یکونا اسفل من
الکعبین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ
اور نہ پاجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون
موزون کو وہان تک کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہی کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین
۷۱۸ ھ عمارة بن رویبة لا یلج النار من صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبها مسلم مین عمارہ بن رویبہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف فجر آرام کا وقت ہی اور عصر
۷۱۹ کار بار دنیا کا وقت ہی اس واسطے اون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ق ابن عمر لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار ف یعنی ایماندار
دین کے کام مین ایکبار دھوکھا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور پھر پچتایا
اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرت سے
اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرونکا ساتھ ندونگا حضرت نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ احد
مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرونکا ساتھ ندونگا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبار
۷۲۰ فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا ق ابن عمر لا یمسکن احدکم ذکره بیمینه وهو یبول ولا یتمسح فی
الخلاء بیمینه ولا یتنفس فی الاناء بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے
اپنا ناڑا اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے
وقت شاید ناک یا موہنہ سے کچھ ریٹ پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہی جا ضرور پیشاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین
۷۲۱ خ ابو هریرة لا یمنع احدکم جاره ان یغرز خشبة فی جداره بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نروکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اوسکو نہ روکے

۴۲۲ کہ یہ ہمسائے کا حق ہی **ق** ابن مسعود لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحوره فانه یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع قائمکم و یوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول هکذا و جمع بعض الرواة کفیه حتی یقول هکذا و مد اصبعیه السبابتین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تا کہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راویؔ نے اپنی دونون ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لنبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرتؐ نے فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرتؐ نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملاکر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہی **ف** یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہی اوس وقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اوس وقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پھیلی ہوتی ہی اوس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہی

۴۲۳ **ق** ابو هریرة لا یموت لاحد من المسلمین ثلثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے **ف** یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہی کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اس واسطے کہ لڑکے کی موت کا ماں باپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اونسے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا

۴۲۴ **ھ** جابر لا یموتن احدکم الا و هو یحسن الظن باللہ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو **ف** ایمان کے دو پر ہین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا کا غالب رکھے تا کہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اوس وقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جانکر بخشش کی امید دل مین رکھے تا کہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چرا وے اور جو مسلمان اوس وقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تا کہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے

۴۲۵ **م** ابو هریرة لا ینبغی للصدیق ان یکون لعانا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے **ف** ابو بکر صدیقؓ نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیقؓ کچھ حضرت سے معجزہ نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہین

۴۲۶ **ق** عقبة بن عامر لا ینبغی هذا للمتقین قاله عند نزعه فروج حریر لبسه بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرتؐ نے خود ریشمی قبا اوتارتے وقت جو لگے پہنے تھے فرمایا **ف** فروج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے اس چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہی سو ویسی ریشمی قبا کسینے حضرت کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نتھا حضرتؐ نے اوسکو پہنکر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو برا جانکر اوتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو

۴۲۷ **خ** ابن عباس

لا ینفر احد حتی یکون اٰخر عهده بالبیت بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی
حج کر کے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کر لے **ف** یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے
۷۲۸ اسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظم کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت **ھ** عایشۃ لا ینفعہ لانہ
لم یقل یوما رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین **قالہ** لھا حین قالت یا رسول اللہ ابن جدعان کان
فی الجاھلیۃ یصل الرحم و یطعم المساکین فھل ذٰلک نافعہ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکے
کچھ کام نہ آویگا اس واسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرے گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمایا جب حضرت عایشہ نے
کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا **ف**
یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے
۷۲۹ نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی **ھ** ابن عمر لا ینقشن احدکم علی نقش خاتمی ھذا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ
بادشاہونکو نامے لکھین اور اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت
نے مہر کھدائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رض
پاس رہی اونکے بعد عمر فاروق رض پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمان رض پاس رہی پھر اونکے ہاتھ سے کنوئے مین گر پڑی اور نملی سو حضرت نے منع کیا
۷۳۰ کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ کھدا وے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی **ھ** عثمان لا ینکح المحرم
ولا ینکح ولا یخطب مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام
باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اوسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے **ف** امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا
نکاح درست نہین جب تک حج سے فراغت نپاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اونکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح کرکے یعنی صحبت
نکرے اسواسطے کہ حضرت نے اپنا نکاح حضرت میمونہ رض سے احرام مین کیا **ق** ابو ھریرۃ لا یورد ممرض علی مصح بخاری اور مسلم مین ابی ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
۷۳۱ فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے **ف** اسواسطے
حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اس واسطے کہ حضرت نے
خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہی بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور
شاید بیمار جانورونکے ملنے خدا کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہونگے اور خدا کو بھول جاوینگے

الباب الرابع

۷۳۲ چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذ ہی **ھ** جابر اذا ابتعت طعاما فلا تبعہ حتی تستوفیہ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اسکو اپنے قبضے مین
۷۳۳ نہ کر لیوے اور تول نہ لیوے **ف** سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست **ھ** جریر اذا ابق العبد
لم تقبل لہ صلوۃ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

۷۳۴ ہ جریرؓ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَهُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تم سے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعض سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانورون کی ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی

۷۳۵ ہ ابو سعیدؓ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ لوگون سے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی پہلے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی ف

۷۳۶ ابن عمرؓ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے

۷۳۷ ہ ابو سعیدؓ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول انزال دھوئے پھر وضو کرے کہ اوس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی

۷۳۸ خ ابو ہریرہؓ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْیُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسی کے پاس اوسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار نے کھانا پکایا اور اوسکی گرمی سے گھبرا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگرچہ اوسکا کھانا مقرر ہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھویگا

۷۳۹ ق ابو ایوبؓ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جاضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جاضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جاضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظمؒ کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعیؒ کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظمؒ کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہاں اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے

۷۴۰ خ ابو ہریرہؓ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ فِیْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی

تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین اوس سے محبت رکھین اوسکی تعریفین کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جانکر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اون سے عداوت ہی

۴۴۱ — جابرؓ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْأَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اِمْرَأَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اوسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہی ف بیگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کے حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ کہین حرام مین گرفتار ہو جاوے

۴۴۲ — ابوھریرۃؓ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِمِثْلِھَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اوتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اوتنی ہی رہیگی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی لکھے اور نیکی سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑ کے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

۴۴۳ — ابوھریرۃؓ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُہٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ دراز ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اور لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگونکی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلے والونکا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جلنے کو تنگی نہو

۴۴۴ — ابوھریرۃؓ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمْ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب سب اماموں کا سوا

امام اعظم رحمہ کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص ہی سچا ہے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ھ ابو ہریرہ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ

٤٧٥

مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا **ف** یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوس وقت اذان پکار کے کہے تا کہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی ھ ابو موسی اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ

٤٧٦

اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَنَبِيُّهَا يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

هوا در نسخہ قدیمہ

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھا اور روشنی بخشتے امت کو مٹا کر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹھا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا **ف** یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تا کہ امت اوسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہو میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے **ق** عدی بن حاتم اِذَا اَرْسَلْتَ

٤٧٧

كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يُشْرِكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی کھیا شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا مینے کہا کہ مین لے پر اونی گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب بے پر نے گانسی کے تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر جسم پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اوسکو مت کھا **ف** اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑے

الباب الرابع

اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود کھاوے جو سیکھے ہوے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا
اور اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہے یہ مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام ہر مسلمان
کے دل میں ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچویں یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہے چھٹے یہ کہ اگر شکاری
کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہیں ہوئی شکار مارنے میں شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز
میں جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہے ساتویں یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جاوے اور
اگر بے زخم صدمے سے مر جاوے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا اسکا حلال اوس چیز سے
ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار

۷۴۸ ق أَبُو مُوسَى إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ ۔ بخاری اور مسلم میں ابوموسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اوسکو
اجازت نملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یوں طریق ہے کہ دروازے میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہیں تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہے شرع میں اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہے

۷۴۹ خ ابن عمر إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ۔ بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کی عورت مسجد میں جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے

۷۵۰ خ ابن عمر إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ ۔ بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگیں تو اونکو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان فصل آگے
ہو چکا لیکن اب عورتوں کے نکلنے کا فتوی نہیں زمانہ بگڑ گیا

۷۵۱ م جابر إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ ۔ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات

۷۵۲ ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيَاشِيمِهِ ۔ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے ف سوتے میں بلغم اور رطوبت
دماغ سے اوتر کے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار جھنک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت میں سے یہی آرزو ہے شیطان کی یا سچ مچ وہاں رات کو
شیطان رہتا ہو واللہ اعلم

(علی — نسخہ قدیمہ ۱۲)

۷۵۳ ھ ابو ہریرہ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ۔ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نڈالے اپنا ہاتھ
پانی میں جب تک اوسکو تین بار نہ دھو لیوے اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ ف
اکثر عرب کا دستور تھا کہ ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہے کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے

۷۵۴ ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ ۔ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو فحش نکے

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو گالی دیوے یا اوسکو کوسے اوسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **ف**
یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنون اور اپنے
روزے کا لطف کھوؤن **ق** جابرؓ اذا اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلاً بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ٧٥٥
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے **ف** دن کے
آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی بالکی لے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے
کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہے رات کے آنے مین کچھہ نہین ہو سکتا **نقل** ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر
سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہے اپنے یار کو
لیے بیٹھی ہے اوس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اس واسطے
حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر
اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین **ھ** ابو سعیدؓ اذا اعجلت او اقحطت فلا غسل علیک وعلیک الوضوء **قالہ** ٧٥٦
لعتبان بن مالکؓ وھو حدیث منسوخ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین
تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہے حضرت نے عتبان بن مالک سے فرمایا اور یہ حدیث
منسوخ ہے **ف** حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت
ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا
پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت سے بے انزال سے بھی غسل واجب ہے **ق** عمرؓ اذا اعطیت شیئاً من غیر مسألۃ فکل ٧٥٧
وتصدق بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجکو بدون مانگے کچھہ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے **ف**
عمر فاروق رض کو حضرت کچھہ دینے لگے عمر فاروق رض نے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھہ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جب بے مانگے کچھہ ملے تو اوسکو خدا کی بھیجی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن
سوال کرنا دو طرح ہے ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہے دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے آس لگانا یہ دلی سوال ہے تقوے کی راہ سے یہ بھی
حرام ہے **ف** عمرؓ اذا اقبل اللیل وادبر النھار وغابت الشمس فقد افطر الصائم بخاری اور مسلم مین عمر ٧٥٨
فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے
ق ابو ھریرۃؓ اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ٧٥٩
کہ جب زمانہ قریب آ لگے تو نہین لگتا ہے کہ ایماندار کا خواب جھوٹھہ ہووے **ف** اس حدیث کے تین مطلب آئے ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو
مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہے تو خواب بھی سچا
ہوتا ہے اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بہار کے
موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تب خواب سچا ہوتا ہے اس واسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد حواس صاف رہتے ہین **ق** ابو قتادۃ ٧٦٠
الحارث بن ربعیؓ اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹھا کرو جب مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر میں
پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرت گھر سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے
نہ اوٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھیں اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوة کہنے کے وقت امام اور
۷۶۱ مقتدی کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوة کے وقت نماز شروع کریں ه ابو ہریرة اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة
الا المکتوبة مجکوة مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہیں سوائے فرض کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب میں صرف فجر کی سنت
جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت میں ملے اور اگر جانے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت
میں ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت میں شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ
۷۶۲ نکیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت میں ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی ح ابو اسید الساعدی اذا اکثبوکم فارموهم
واستبقوا نبلکم بخاری میں ابو اسید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آویں تو اونکو تیروں سے مارو
اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر میں صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ میں تیر خطا نکریگا بہت دور سے
۷۶۳ مارنا بیفائدہ ہے اور سب تیروں کو ایک بار گی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں ه ابن عمر اذا اکفر الرجل اخاه
فقد باء بها احدهما مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں
کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت میں جسکو کافر کہا تو سچا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو دین اوس وقت کافر کہنے والے
پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے
غضب میں گرفتار ہووے ہاں یوں کہنا مضایقہ نہیں کہ فلانا شخص کافروں کے کام کرتا ہے اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہوں اور اگر
کسی کا کفر بدلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو سب سے کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نچلے اور
شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے میں ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہیں بیشک وہ کافر ہیں
۷۶۴ ف ابن عباس اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یده حتی یلعقها او یلعقها بخاری اور مسلم میں عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز میں نہ پوچھے جب تک ہاتھ کو نچاٹے یا کسیکو چٹاوے ف
یہ حکم اسواسطے ہوا کہ اونگلیاں بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور لوگوں کی عادت ہے اور چاٹنے میں برکت ہے علما نے لکھا ہے کہ کھانے میں چار باتیں فرض
ہیں حلال رزق کھانا اور اوسکو خدا کی عنایت جاننا اور اوسپر راضی ہونا اور اوسکو کھاکے گناہ نکرنا اور پانچ باتیں سنت ہیں اول بسم اللہ کہنا
ہاتھ دھونا الحمد بعد کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اوٹھا کر بائیں پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑو بیٹھ کر بھی کھایا ہے
اور آداب بھی چار ہیں اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگوں کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہے
کہ دسترخوان سے پر گرے کھانے کو کچھ اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیاں چاٹنا اور مکروہ دو چیزیں ہیں کھانے کو سونگھنا اور
۷۶۵ پھونکنا ه ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینه واذا شرب فلیشرب بیمینه فان الشیطان
یاکل بشماله ویشرب بشماله مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ

کھاوے اور جب پیوے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیوے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی ھ اَبُو هُرَیْرَۃَ ۷۶۶
اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِهِنَّ الْبَرَکَةُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اونگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس اونگلی مین برکت ہی ق اَبُو بَکْرَۃَ اِذَا الْتَقَی ۷۶۷
الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو
مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابو بکرہ اس
حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے
فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول
مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد کھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر
ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچاوے
اور اگر یقین جانے کہ بدون اوسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اس واسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اس طرح کا قاتل
دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی درست ہی ھ عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا ۷۶۸
فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز
اونکے ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہی امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لنبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اس واسطے کہ مقتدی
بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہی
ق اَبُو هُرَیْرَۃَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ ۷۶۹
مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین
اس واسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ
دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا
آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی ھ اَبُو هُرَیْرَۃَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ ۷۷۰
فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْهُمَا جَمِیْعًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانوں سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے
یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتا پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی ق
اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ کَانَ فِیْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم مین ۷۷۱
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین
اوٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہی
آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اس واسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانتے

۷۷۲ ق عائشة اذا انفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة فلها اجرها بما انفقت وللزوج بما اكتسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم من اجر بعض بخاري اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹانے اوسکو ثواب دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہی نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا ف بدون لٹانے یعنی اتنا نہ دے ڈالے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو تو اونکے ساتھ کیون رہے

۷۷۳ م عائشة اذا انفقت المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی

۷۷۴ ق ابو هريرة اذا انقطع شسع نعل احدكم فلا يمش في الاخرى حتى يصلحها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نکرے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاون ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی

۷۷۵ ق ابو هريرة اذا اوى احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه لا يدري ما خلف عليه ثم يقول باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اس واسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ ای میرے رب تیرے نام پر مین نے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اوٹھاونگا اگر تو نے میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو بچاتا ہی ف سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تا کہ کیڑا اور گرد غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف مونہہ کر کے سورہے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی

۷۷۶ ق ابو هريرة اذا باتت المرأة هاجرة فراش زوجها لعنتها الملائكة حتى تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علحدہ سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اوسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی

۷۷۷ ق ابن عمر اذا بايعت فقل لا خلابة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر اوسنے کہا کہ یہ تو مجھسے نچھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا تو چیز پھر جاویگی گویا مول لینا بشرط پسند ہوا

۷۷۸ ق ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تبرز واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تغيب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب ڈوب جاوے **ف** سورج کے طلوع اور غروب میں نماز پڑھنا حرام ہے

۴۷۹ **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہوں کے واسطے تو اون میں سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے **ف** یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانوں نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہے ایک شہر میں ہون یا دو شہروں میں دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی میں اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس صورت میں اوسکو قتل کرو اس واسطے کہ دو حاکم ہونے میں بڑے بڑے فساد ہیں مثل مشہور ہے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سماتین اور دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اور اگر ساتھہ ہی ایک ہی وقت میں دو امام ہوئے ہوں تو دونوں کی امامت درست نہیں پھر اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگوں کا اجماع ہو وہ امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکوں میں ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت میں دو امام ہونا بھی درست ہے ساتھہ ہی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہے کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایک اپنا امام ٹھہراویں اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانین تاکہ امام کافروں سے جہاد کرے مسلمانوں پر کافروں کو غالب نہونے دیوے بدکاروں کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجوں اور یتیموں کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہے کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوا قریش کے اور کسی قوم کا امامت میں حق نہیں باقی مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابوں سے دریافت کیا چاہیے

۴۸۰ **ھ** اَبُو سَعِيدٍ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیوے تو اپنے مونہہ کو اپنے ہاتھہ سے بند کر لیا کرے اس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہے **ف** شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد و غبار کہ جمائی لیتے اکثر انمیں سے کوئی چیز مونہہ کے اندر گھس جاتی ہے یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اوس واسطے کہ جمائی بہت پیٹ بھرنے میں آتی ہے اور بدن میں سستی لاتی ہے اوس وقت عبادت بخوبی نہیں ہو سکتی یہی اثر ہے شیطان کا

۴۸۱ **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَيُرْوٰى اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے یوں کہے کہ اے خداوند میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے **ف** زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافروں کا غلبہ محتاجی

یا بہت دولت جو خدا کو بھلاوے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے

۶۸۲ ق ابو ھریرۃ و ابو سعید اذا تنخم احدکم فلا تنخم من قبل وجھہ و لا عن یمینہ و لیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے مونہہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف یا بائین پانون کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو چھڑا ڈالا تب حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور داہنی طرف فرشتہ ہے حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہ تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھتے تھوک آوے تو کپڑے مین لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا

۶۸۳ ھ ابو ھریرۃ اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجھہ خرج من وجھہ کل خطیئۃ نظر الیھا بعینیہ مع الماء او مع اخر قطر الماء و اذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتھا یداہ مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتھا رجلاہ مع الماء او مع اخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہے راوی کی کہ حضرت نے مسلم کا لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہے اپنے مونہہ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے مونہہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھہ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھہ اور جب اپنے دونون ہاتھہ دھوئے تو اوسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھون سے پکڑکے کیا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھہ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھہ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہے ف اس حدیث مین فضیلت ہے وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

۶۸۴ ق جابر اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ و قد خرج الامام فلیرکع رکعتین بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین

۶۸۵ ق ابو ھریرۃ اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ و غلقت ابواب جھنم و سلسلت الشیاطین مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت و فضیلت کا بیان ہے اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اس واسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بھی دلیل ہے شیطان قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھہ شبہہ نہین

۶۸۶ ھ ابو ھریرۃ اذا جلس احدکم علی حاجتہ فلا یستقبل القبلۃ و لا یستدبرھا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا کر

اور نہ اوسکو پیٹھ دیوے ۶۸۶ **ھ** عَائِشَةَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چو شاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور
واجب ہو گیا غسل کرنا **ف** عورت کا چو شاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ نکلے
اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ۶۸۸ **ھ** ابن عمر اِذَا جَمَعَ
اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلونکو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا
جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی **ف** یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا
قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے ۶۸۹ **ھ** طلحۃ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّيْ لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے
کہ مین مقرر خدا پر کبھی جھوٹھہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پونہچانے مین حضرت معصوم ہین اوسمین چوک پڑنا چل بچل ہونا ممکن نہین **ف**
اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نے ایکبار انصاریونکو کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہوئی تب
حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمھین خوب جانتے ہو ۶۹۰ **ق** مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ
اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا **قاله** لَهٗ وَلِصَاحِبٍ لَّهٗ بخاری اور مسلم
مین مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونون مین بڑا
امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا **ف** مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی مین بھی
ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے ۶۹۱ **ھ** اُمِّ سَلَمَةَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو **ف** یعنی جب آدمی مر گیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمھارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا
مستحب ہی اوسکے بد کاموں کا ذکر کرنا نچاہیے ۶۹۲ **ق** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ
وَاِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا **ف** یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب ہی کوشش کے
چوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے

قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ
اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے سوا اگلے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہوگئے اونکے برابر ابتک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریقہ وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو
۷۹۳ سمجھنا نہایت مشکل ہی ھ جابر اذا احلم احدکم حلما فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان به مسلم مین جابر سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان
۷۹۴ واہی خواب دکھلاتا ہی سو اوسکا کسی سے کہنا کیا ضرور ھ ابو هريرة اذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان
يصعدانها قال حماد فذكر من طيب ريحها وذكر المسك ويقول اهل السماء روح طيبة
جاءت من قبل الارض صلى الله عليك وعلى جسد كنت تعمرينه فينطلق به الى ربه ثم
يقول انطلقوا به الى آخر الاجل قال وان الكافر اذا خرجت روحه قال حماد وذكر من
نتنها وذكر لعنا ويقول اهل السماء روح خبيثة جاءت من قبل الارض قال فيقال انطلقوا
به الى آخر الاجل قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ريطة كانت
عليه على انفه هكذا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے
دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا
اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے آباد رکھا
پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب
بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی
طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا
جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ
لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایماندارونکے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافرونکے بدتر مکان مین
۷۹۵ رکھو جسکا نام سجین ہی ھ ابن عباس اذا دبغ الاهاب فقد طهر مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب دباغت ہوگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف
کرنے سے پاک ہوجاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے
۷۹۶ نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا خ ابو هريرة اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل
ان يجلس بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف
اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی
۷۹۷ کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین خصوصا جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہے ھ ابو حميد او ابو اسيد اذا دخل

ف بیان حال مومن وکافر بعد خروج روح از بدن

اِسْمِ کُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
مسلم مین ابو حمید یا ابو اُسید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ ای اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ ای اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون **ف** مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی

۷۹۸ **ھ** جَابِرٌ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ
وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ
طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو
پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب
مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان
کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا **ف** یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی
گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی

۷۹۹ **ھ** صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ يَقُوْلُوْنَ
اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا
اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ مسلم مین صہیب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت مین
تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کر چکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین ہمکو
نہین داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو نے کیے اس سے زیادہ کونسے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگا
سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایمانداروں
کو دیدار الہی بیچون و بیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا نکھائیگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا

۸۰۰ جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی **ق** اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ
وَلَا يَقُوْلَنَّ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے ای خدا دے مجکو اگر تو چاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو

۸۰۱ نکرنے دیوے یعنی اوسکو قبول کرنے کیا چاہیے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ فَبَاتَ
غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے

۸۰۲ بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے
بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے **ف** ولیما اوس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستون اور برادرون کو
جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور صحابہ کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور

۸۰۳ بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ

فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین عذر رہون نہین تو کھانا اوسکو رنج نہو

٨٠٤ **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے **ف** یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی

٨٠٥ **ه** جَابِرٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھتکار دے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اوسکو بدل ڈالے **ف** یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے

ذکر خواب پریشان

٨٠٦ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے **ف** یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے

٨٠٧ **ق** عَائِشَةُ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑ جاتے ہین قرآن کی دھوکے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہی تو اون سے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے **ف** قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کھلا ہی اور متشابہ وہ ہی جسکے مطلب مین دھوکھا ہی صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونھین پر عمل کرنے کا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل کو دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کپٹ اور گمراہی ہی وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرین تو وہ لوگ اونھین کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہی کہ سب قرآن پر ایمان لاوے اور محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت سے منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوسین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون

٨٠٨ **ق** عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ ثُمَامَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو یہان تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہی **ف** اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا

٨٠٩ **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ

فهو اهلكهم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اوسنے لوگون کو ستیاناس کیا **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس گئے سقر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے نا امید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت مین یہ خود برباد ہوا کہ لوگونکی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھہ مضایقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین حدیث کے موافق

۸۱۰ **ھ** ابو ہریرۃ اذا رأیتم الهلال فصوموا واذا رأیتموه فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو

۸۱۱ **ھ** ام سلمۃ اذا رأیتم هلال ذی الحجۃ واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعره واظفاره مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونون سے یعنی بال اور ناخن نکاٹے **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہی

۸۱۲ **ھ** ابو ثعلبۃ الخشنی اذا رمیت بسهمك فغاب عنك فادركته فكل ما لم ینتن مسلم مین ابو ثعلبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو کھا جب تک بدبو نکرے **ف** اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے نا امید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش کی حالت مین اسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی

۸۱۳ **ھ** ابو ہریرۃ اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناها فلیجلدها الحد ولا یثرب علیها ثم ان زنت فلیجلدها الحد ولا یثرب علیها ثم ان زنت الثالثة فتبين زناها فليبعها ولو بحبل من شعر وفي رواية ثم ليبعها في الرابعة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہوجاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اوسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے **ف** عرب کا دستور تھا کہ لونڈیونکی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان مین سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھرکی اونکو کچھہ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے

۸۱۴ **ھ** ابو ہریرۃ اذا سافرتم في الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم في السنة فبادروا

بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی و رسبزی کے سال تو اونٹونکا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹونکو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اوترا کرو اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلونکو طی کر ڈالو اونٹونکا گودا رہتے یعنی اونٹونکی ہڈیون کا گودا نہ سوکھنے پاوے طاقت اونکی بچا یا کرو تاکہ تم منزل پر پہونچ جاو اور بڑی بڑی منزلین کر کے خشکی سے نکل جاو اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو رستونکو چھوڑ کے علحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانورونکی آمد رفت کی راہین ہین اور کیڑون کے مقام ہین رات کو ف اس حدیث مین حضرت نے سفر کی حکمتین امت کو بتلائین

۸۱۵ ھ الْعَبَّاسُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہی بندہ تو اوسکے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اوسکا مونہہ اور اوسکی دونون ہتھیلیان اور دونون اوسکے گھٹنے اور دونون اوسکے قدم

۸۱۶ ھ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ ف مونہہ سجدہ کرتا ہی یعنی ماتھا اور ناک مسلم مین برا ابن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھ دونون اپنی کہنیون کو ف یعنی سجدے مین کہنیان زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی

۸۱۷ ق اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری تو اوسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تمپر بھی ف سلام دعا ہی اس واسطے منع کیا کافرونکو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو

۸۱۸ ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ جاوے اوسکو آپ تمام کر لو ف معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہی نماز جیسے چاہیے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعضے علماء کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی

۸۱۹ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین مین وبا سنو تو اوسمین نجاؤ اور جب وسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو ف جس ملک مین وبا ہو وہان کیون اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوسمین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کہان بچیگا حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہی جس طرح کافرونکی صف سے بھاگا

۸۲۰ ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ

جس طرح موذن کہتا ہی پھر مجھپر درود پڑھو اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت
کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے
کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مہین ہون گا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے
وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول
حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے
حضرت افضل ہین اس واسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سوا حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰهم صلّ وسلّم وبارک علی حبیبک
وسیدنا محمد وآلہ اجمعین **ق** ابو سعید اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہی **ف** مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجاے
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے **ق** ابو ہریرۃ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ
فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینگنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان
سے اس واسطے کہ اوسنے شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اس واسطے کہ اوسنے فرشتے کو
دیکھا ہی **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت
اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم
ق ابو قتادۃ الحارث بن ربعی اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ
ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو
دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھوے اپنا ناز (ذکر) اپنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے **ھ** ابو ہریرۃ
اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا کھاوے (پیوے)
کسیکے برتن مین سے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے **ف** امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹھے برتن کو سات بار دھو
تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دھونیکا
اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتونکو ناپاک نجانتے تھے **ھ** ابو سعید اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى
ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ
كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِّاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطَانِ مسلم مین
ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین سمجھ نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد
کو چھوڑ دے اور جسپر یقین رکھتا ہو اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو سے جوڑا
ہو جاوینگی یعنی چھہ ہونگی اور اگر نماز پڑھے چار ہی پورا کرنے کو تو دو سجدون نے شیطان پر خاک ڈالی **ف** یعنی جب شک پڑے کہ

۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵

تین رکعت ہوئیں یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت میں تین رکعت کو اعتبار کرے
چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت میں پانچ رکعتیں ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھ ہوئیں اور
اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ شیطان ڈالتا ہی جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدو کا
ثواب زیادہ ملا شیطان کے موںہ میں خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہی
یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک میں کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے

۸۲۶ ق ابن مسعود اذا شك احدكم في صلوته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسجد سجدتين بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن
مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز میں تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے
کرے ف پوری روایت مصابیح میں یعنی ان ہی کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک میں
گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہی جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے
وہ اوس نماز کو چھوڑ کے سر سے نماز شروع کرے

۸۲۷ ھ زينب بنت ابي معاوية الثقفية امرأة عبد الله بن مسعود اذا شهدت احديكن صلوة العشاء فلا تمسن طيبا مسلم میں زینب عبد اللہ بن مسعود کی
بی بی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو
اسواسطے منع کی کہ جماعت میں کسیکو برا خیال نہ آوے

۸۲۸ ھ ابو هريرة اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعا
مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار رکعتیں پڑھے ف یہی مذہب ہی
امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھ رکعتیں سنت ہیں چنانچہ یہ روایت
علی مرتضی سے ہی

۸۲۹ خ ابو هريرة اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم
والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمیوں کو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیوں میں ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا
اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے

۸۳۰ ھ عبد الله بن عمرو اذا صليتم الفجر فانه وقت الى ان يطلع قرن
الشمس الاول ثم اذا صليتم الظهر فانه وقت الى ان يحضر العصر واذا صليتم العصر فانه
وقت الى ان تصفر الشمس واذا صليتم المغرب فانه وقت الى ان يسقط الشفق واذا صليتم
العشاء فانه وقت الى نصف الليل مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا
وقت ہی جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ عصر آوے اور
جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہی یہان تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی جب تک سرخی
ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہی آدھی رات تک ف ہر چند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت
صبح تک ہی مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہی اور عشا بھی بعد
آدھی رات کے مکروہ ہی

۸۳۱ خ ابو هريرة اذا ضيعت الامانة فانتظر الساعة قال له رجل قال

مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی پھر حضرت سے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا

ف یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی

۸۳۲ **ح** اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو

۸۳۳ **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا صاحب جواب میں یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یون کہے دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دل کو سنوارے

ف چھینک صحت کی دلیل ہے اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہے اور بعضون کے نزدیک مستحب

۸۳۴ **ح** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوفؓ نے ہم شکر گزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکر گزاری نکرو گے بلکہ ہوس کرو گے پھر آپس میں حسد کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے کی جڑ کاٹو گے برادری کا حق مانو گے پھر آپس میں بغض اور عداوت رکھو گے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلو گے محتاج مہاجرین میں پھر چڑھاؤ گے اونکے بعضونکو بعضونکی گردنون پر یعنی ایک کو دوسرے کے قابو میں کرو گے یا اونکو تکلیف مالایطاق دو گے

ف حضرت نے اس حدیث میں روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور فساد بیان کیے سو صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت میں اونکے بندوبست سے کچھہ فساد نہوا حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت میں مسلمانون میں فساد شروع ہوا علی مرتضیٰ علیہ السلام کی خلافت میں زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئیں سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہے حضرت کا

۸۳۵ **ح** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے

ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اوسکو مارے لیکن مونہہ میں زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا مونہہ شریف چیز ہے یا کافر سے لڑائی ہو تو جب تک اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے مونہہ کو نہ مارے لیکن یہ غرض نہیں ہے

۸۳۶ **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان میں آمین کہی پھر موافق پڑ گئی ایک آمین دوسری سے تو اوس آمین کہنے والے

مہاجرین النصب [illegible] ان [illegible] تعلیق [illegible]

معجزہ خبر فتوح ایران و روم و فتح حادث آئندہ

الباب الرابع

پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **ف** یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے ٨٣٧ **ح** اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِہٖ اَحَدُھُمَا بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونو مین سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہی تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والے پر پلٹ پڑا **ق**

٨٣٨ **ح** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ تو تم کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے **ف** امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہی

٨٣٩ **ح** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑجاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے

٨٤٠ **ھ** عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر مؤذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہدان محمدا رسول اللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا لا حول و لا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان مین کئی اذانونکی آواز آتے ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ ہی جواب اذان کا دیکر پڑھے

٨٤١ **ھ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کر نہ سمجھا کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین ہوتی اسواسطے سونیکو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے

٨٤٢ **ھ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ

رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے

ف حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرات سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اس واسطے فرمائین تا کہ نہ وسوسہ ادا ہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے آمین

٨٤٣ ابو ہریرۃ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاوے اپنی جگہہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ تر حقدار ہی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی

٨٤٤ ابو ذر اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہو جاتی ہی جب اوسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑتا ہی گدھا اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لنبی لکڑی اور اونگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیونکو بھی کفایت کرتی ہی اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابو سعید رض کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے

٨٤٥ یا ویلتی ٣ مشکوٰۃ شریف ١٢

ابو ھریرۃ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلِيْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدہ کی آیت پھر سجدہ کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ای میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت اور مجکو سجدے کا حکم ہوا مینے نمانا تو مجکو دوزخ ہی ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی

٨٤٦ جابر اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوا فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تا کہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو

٨٤٧ ابن مسعود اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کوئی نماز مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ
اور مال کی عبادتین جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو
اور سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور
اوسکا رسول ہی **ف** عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو
فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے
آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمھارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ
ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ

۸۴۸ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی
ف خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی نا جائز ہوا
زبان سے منع کرے اشارے سے کہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ عَلَی الطَّعَامِ فَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ

۸۴۹ وَاِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے
جب تک کھانے سے فراغت نکر لیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو **ف** جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف
دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہی اور کھانا کھانے تک جماعت ہو چکیگی تو نماز مین
شریک ہو روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس رض نے ابو ہریرہ سے کہا
کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تا کہ نماز مین دل نہ لگا رہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ

۸۵۰ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے مونہہ
سامنے اوس واسطے کہ خدا کا قبلہ ہی اسکے روبرو **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ

۸۵۱ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو
چھوڑ کے **ف** اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا مجھ
تیسری بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضایقہ نہین یعنی اس صورت مین
رنج نہ ہوگا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ مسلم مین

۸۵۲ ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے او نمین سے وہ ہی جو قرآن
خوب پڑھ جانتا ہو **ف** حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اس واسطے حضرت نے قاری کو عالم
پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا

۸۵۳ نرا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی **ق** جابر اِذَا کَانَ وَاسِعًا

يُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْ عَلٰی حَقْوَیْكَ **ق** ا ك ه بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لمبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھو نپر ڈال اور
آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابر سے
فرمایا **ف**

٨٥٤ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ
فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازونپر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب
امام خطبے کے واسطے منبر پہ بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور
جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون

٨٥٥ **ق** اَبُوْ مُوْسٰی اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا
فَكَاكُكَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو
ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو
چھٹ گیا **ف** یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اس واسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور
نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین ہی انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور موذی منکر کو تنکر لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت
مین جاوینگے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر
کیا حاجت تھی

٨٥٦ **ھ** جَابِرٌ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا
مراد ہی اور اوسکے قد اور لیاقت سے کمتر نہو

٨٥٧ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا
مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
آدمی مرگیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا
فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی
بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاریہ یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل ہی جیسے مسجد اور
کنوان اور سرا اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا
دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف
ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی
راہ سے آدمی کا نام و نشان مٹ جاوے ان تین کامون مین سے جو ہوسکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ جاریہ کی

تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مرد حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان رہے تا ہمیشہ زندہ جاوید ہو کہ نکو نام نیست ذکر عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

٨٥٨ ق ابن عمر اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اوس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن ہین تو بھیجا جاویگا ف دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور حسرت زیادہ ہو

٨٥٩ ق ابو موسیٰ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ وَّبِيَدِهٖ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑلیوے پھر گانسی پکڑلیوے پھر گانسی پکڑلیوے ف گانسی پکڑلینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اس واسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص کر لیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چھاتی بندوق اور طپنچے کو دونون پانون پر چڑھا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہو گئی ہی

٨٦٠ ھ ابن مسعود اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ رِزْقُهٗ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب یہ مرد بنے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اسکی ای رب زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی سو فرمادیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرمادیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اوس مین نہ کچھ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذرا سی بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے دار وغہ ہین لیکن بدون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کھوپری مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اس واسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بیالیس

دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونوں حدیثوں کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم

۸۶۱ ابو موسیٰ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا بخاری مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلونکا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کر سکتا

۸۶۲ **ھ** ابو ھریرة اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَيَقُوْلُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ وَيُرْوٰى عَدِيْمٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالی بڑی برکت والا اوترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاّج اور لبیار نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہی **ف** خدا تعالی جسم سے پاک ہی اوترنا چڑھنا اوسکی شان نہین تو مطلب یہ ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہی تا کہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس کہ یہ دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور لبیار نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغا باز ہی نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور لبیار نہین جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوے تمکو کیا تامل ہی

۸۶۳ **ھ** ابو بكرة اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اوتر پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے
سو پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نرکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی بچ جاوے
الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے
تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے
یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف
حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے حدیث فرمائی اور اوس وقت مین
گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابو بکرہ مسلمانونکی جنگ مین شریک نہوے جب
اسی حدیث کے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ ۸۶۴
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب غلام نے اپنے مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت
کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا ہے
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ ۸۶۵
بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے
ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دھیان کرے
تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا مین جس شخص ہے اوس سے ہزارون بہتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً

علاج ناشکری و حسد

اگر کوئی محتاج ہے تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو
اون سے ہزار درجہ یہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا
شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکرگزاری کیا کرے اور مصابیح مین عمر کی روایت یون ہے کہ دنیا مین کمتر لوگونکو دیکھے اور دین مین اپنے سے
بہتر لوگونکو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہ دلمین سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی
پڑھتا ہے تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا
تو دینداری مین آپکو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا مقدور دار
ہوکر حج نہین کرتا زکوٰۃ نہین دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق مین ہر ہے خ اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي ۸۶۶
الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو
اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی
حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہے کچھ اور نکلتا ہے اور کچھ ق عَائِشَةُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ۸۶۷
يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ
يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھنے لگے نماز پڑھتے
تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت

مانگنے کا قصد کرے سوا اپنی جان کو سننے لگے **٨٦٨** ھ ابو ہریرۃ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِي بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْکَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھہ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہان تک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہہ سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی **٨٦٩** ھ طلحۃ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ مسلم مین طلحہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھہ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھہ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد رفت کرے **٨٧٠** خ ابو سعید اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ اپنے مونڈھون پر اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ہای خرابی تم کدھر اسکو لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی **٨٧١** ھ ثوبان اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر حدیث فرمائی یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا **٨٧٢** ق عائشۃ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعد کی اٹھارہوین تاریخ سن چھہ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مینے خواب مین دیکھا کہ گویا مینے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھہ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مینے چاہا کہ نماز پڑھکے جواب دون تو مجکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھون نے نماز پڑھکے جواب دیا حضرت نے فرمایا خدا نے نہین کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی **٨٧٣** خ ابو ہریرۃ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ

فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب تمھارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہی
اور دوسرے پر مین شفا ہی **ف** دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا **ھ** جَابِرٌ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا ٨٦٤
كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهٗ
فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ
گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد غبار اوسپر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے
واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جب تک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی
کس چیز مین برکت ہی **ف** گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور اونگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی
اور برکت کی امید علاوہ ہی **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّ ٨٦٥
عَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ مسلم مین عبداللہ بن مغفل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اوسکو سات
بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى ٨٦٦
بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد
کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے **ف** یعنی روم اور ایران کے
بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران
عمر فاروق رض کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا
بیالیس ۴۲ کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہانکا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا **خ** جَابِرٌ اِذَا ٨٦٧
هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ
وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ
اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ
وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک
یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

معجزہ فتح روم و ایران

استخارہ ... دعا

تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزونکا دانا ہی الٰہی اگر تو
جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر
اور اوسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے دین اور دنیا مین
اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجکو اوس سے اور مقرر کر دے میرے واسطے
بہتر کام کو جہان کہین ہو پھر مجکو اوس سے راضی کر دے **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قران
سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام
بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض جسکے جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہوگا یہی سنت استخارہ
اسی طرح ہی اور جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کر لیتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو بے اصل ہی غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین

۸۷۸ **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر پر اذ ہی **ق** عَبْدُ اللہِ بْنُ زَمْعَۃَ اِذَا انْبَعَثَ اَشْقَاھَا انْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ
عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اوٹنی کی
کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا دبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر **ف** ابو زمعہ
ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کی
قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہی اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

۸۷۹ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ما ہی **ق** اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَکُمْ اِلَّا
اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ **قَالَہٗ** لِرَھْطٍ مِنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ اَبْغِنَا
رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمھارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹونکے گلے مین جا ملو
حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ
تلاش کیجیے **ف** چند لوگ مسلمان ہو کر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ جنگل مین چرا کرتے تھے اونکو وہان
بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہو گئے تو چرانے والے کو اندھا کر اوسکو قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی
اونکی آنکھون مین ڈالکے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پاؤن کٹوا ڈالے آخر شش کو مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی
۸۸۰ سزا ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا اَذِنَ اللہُ لِشَیْءٍ کَاَذَنِہٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرات کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے قران پڑھے پکارکے یعنی
پیغمبر کا قران پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی **ف** قران خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف
۸۸۱ کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا
اَمْنَعُکُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور
نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی **ف** حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

٨٨٢ زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہی **خ** اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْکَرِبَ
مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ
بخاری مین مقدام بن معدیکرب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسینے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ
کا پیغمبر داؤد ع اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا **ف** بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی
حضرت داؤد ع رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوئے حضرت داؤد ع نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی او نہو
کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اسمین ایک خصلت اچھی نہین کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہی ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد
نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی مجکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد ع اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے
٨٨٣ **م** مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِیُّ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا کَمَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ
بِمَ تَرْجِعُ مسلم مین مستورد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی اونگلی دریا مین
ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی لگا لاویگی **ف** یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی جیسے دریا کے روبرو قطرہ
٨٨٤ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِیْ اَیَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ یُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ
بِشَیْءٍ یعنی اَیَّامَ الْعَشْرِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون مین فضل نہین ہی
ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے فضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی
اس سے فضل نہین مگر اوس مرد کا جہاد فضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا **ف** معلوم ہوا
٨٨٥ کہ عشرۂ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت فضل نہین **خ** عَائِشَةُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ **قَالَ** لِلْمَلَکِ الَّذِیْ جَاءَهٗ
بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا
بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ
فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ بخاری مین
حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نہین پڑھا نہین حضرت نے یہ اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین
آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجکو پکڑا اور سخت دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا
پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اوسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ
مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اوسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے
رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی
اوسکو خبر نتھی **ف** حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے مین
ایک حرا پہاڑ ہی اوسکے غار مین ذکر اور فکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

ف فضیلت عشرۂ ذیحجہ

ف قصہ ابتداء نزول وحی

ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھین تھین حضرت حرف شناس نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دابایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ مجکو اوڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہ نے کہا نہیں ہووے گا آپ خوش ہوجیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو ہین اور پروردین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کردیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اس واسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سُنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہی جو حضرت عیسیٰؑ پر اوترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان بہت ہی ستایا ہی پیغمبرونکو پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورۂ مدثر اوترا اور قرآن اوترنا متواتر ہوا

ف ٨٨٦ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ قَالَهٗ حِيْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا

ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند ان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب ضرور آویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہی

ہ ٨٨٧ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۤءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّاۤ اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینھ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا

خ ٨٨٨ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاۤءٍ اِلَّاۤ اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاۤءً بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہی

ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب اونھین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین ہواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کیے ہین

خ ٨٨٩ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہی اور اوسپر رغبت دلاتا ہی اور گناہون سے تو وہی معصوم ہی جسکو خدا بچاوے

ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب رکھتا ہی پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہی مجکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہوسکتا ہی عقیدہ ہی

۸۹۰ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالُوْا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائی ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے بھی مکے والون کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائی ہین ف بکریان چرانے مین حکمت یہ ہی کہ پیغمبر گلہ بانی سیکھین تا کہ آدمیونکی سرداری کرین قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے

۸۹۱ م ھِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہی عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ف

۸۹۲ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاۗءِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مین نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہونچانے والا ہو مردون پر عورتون سے ف یعنی مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ اونکا گھورنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی ضعکم اکثر فسا د عورتون کے سبب سے ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق

۸۹۳ ق اِبْنُ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی يَلْقَی اللهَ وَمَا فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہان تک پونہچا دیگا کہ خدا کو ملیگا منہہ پر ایک بوٹی بھی نہو گی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہو گا ق

۸۹۴ اِبْنُ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهٗ وَصِيَّتُهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھہ رکھے تا کہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھہ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہی

۸۹۵ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاۗءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْئَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین لیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین اونکو دونگا یعنی قسم بانستعال کرونگا ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھہ گئی اصحاب نے کہا اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کر کے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دسویں باب مین ہو چکا

۸۹۶ ق اَنَسٌ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِيْ فَرَسَ اَبِيْ طَلْحَةَ الَّذِيْ كَانَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھہ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہو کے تنہا

بیان کمال شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و برکت قدم شریف آپ بطی القدم

سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھرے تب حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین **ف** یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر ای قناعت تونگرم گردان کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست

٨٩٧

ق زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِکُمْ صَنِیْعُکُمْ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُکْتَبُ عَلَیْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوةِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ بخاری و مسلم مین زید بن ثابت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہان تک کہ مینے گمان کیا کہ وہ تمپر قریب ہی کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرونمین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہی مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد مین افضل ہی **ف** حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگین اور نماز پڑھاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تمپر فرض ہو جاوے پھر اگر نہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھرون مین جا کر پڑھو حضرت عمر فاروق رض نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کروا دی تھی اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمر کی ایجاد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی بلکہ حضرت کی سنت ہی

٨٩٨

ق عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے کے احسان کی وصیت کرتا ہی یہان تک کہ میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسایے کو وارث کر دیگا **ف** یعنی یہان تک ہمسایے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہی

٨٩٩

ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَیْهَا مَلَکَانِ یَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِلْمُنْفِقِ خَلَفًا وَّعَجِّلْ لِلْمُمْسِکِ تَلَفًا مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونون کنارون پر دو فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان **ف** یہی سبب ہی کہ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہی

٩٠٠

ق اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا یَعْنِی الْعَزْلَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضایقہ نہین اسمین کیا کرو **ف** بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اون سے علحدہ ہو جایا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

٩٠١

ھ اَنَسٌ مَا کَانَ الرِّفْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَمَا کَانَ الْخُرْقُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوئی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اوسکو زینت دیتی ہی اور نہین ہوئی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہی **ف** یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہی

٩٠٢

910 اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ھ ابن عباس
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ
فِيْهِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مرجاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک
نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی **ف** معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان
موحد کا نماز پڑھنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباس تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے
بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہ رض کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث
911 مین آیا ہی کہ تین صفین کرین ھ جابر مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ
وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ
لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا
وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيْهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهِ حَقَّهٗ اِلَّا
جَاءَ كَنْزُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهٗ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيْهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِيْ
خَبَّأْتَهٗ فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَاِذَا رَاٰى اَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهٗ فِيْ فِيْهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین
جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹونکا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے
دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح
کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑ کر اپنے پانون اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی ایسا گا بیلونکا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گا بیل
قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح پر کہ گا بیل اپنے سینگون سے اوسکو
بھونکینگے اور اپنے پانون سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریونکا ایسا نہین جو اونکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت
کے دن جتنی کبھی تھین اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے
کھرون سے اوسکو روندینگی کوئی اونمین منڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت
مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگیگا تو
فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے
بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس اژدہے کے مونہہ مین ڈالدیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح
ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ
912 جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہی تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین ھ ابو ہریرۃ
مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ
لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا بَرَدَتْ

(حاشیہ: **ف** در عذاب تارکان زکوۃ)

أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى
الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی
زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے
پھر اون سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اوسکو بڑے دن مین ہوا کریگا
جسکا لنبائو پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جائیگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ
کی طرف **ف** ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان مین نماز روزے کا جابجا کچھہ چرچا ہی لیکن
افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برسون کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے
کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھہ نہ کچھہ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر
مالدار بخیلونکو دیکھا کہ اونھون نے کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ نامنصیب مرگئے تو اونکے لڑکون
اور وارثون نے اوس مال کو چند روز مین اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اوڑا دین
اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار رہیے مالدار مسلمان کو لازم ہی
کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوۃ
نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی
شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را ٭ چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور ٭ **ه** أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو
لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابودرداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ
مسلمان نہین جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھہ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف**
معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور
حدیث مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اس واسطے کہ خوش ادا اور ریا سے دور ہی **ه** أُمُّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ
يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ
لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوا
بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا
کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھہ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہی
یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **ق** مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً
يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسار رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے
اوسپر بہشت کو حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی **ه** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ
تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶

اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کی لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرونکا مال لوٹے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی مزدوریان پوری ہوگئین **ف** یعنی زندہ غازیونکو دو فائدے ہوئے ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت سردست مین کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور شہیدونکو تو دنیا مین کچھہ فائدہ نہین ہوا اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہی **ق** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر گرجاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونہہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونہہ دھوتا ہی جیسا کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھہ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھونکو دونون کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ اونگلیونکی پورون سے پانی کے ساتھہ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالونکے کنارے سے پانی کے ساتھہ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پانونکے گناہ پورون سے پانی کے ساتھہ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا **ف** یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہو جاتا ہی باقی اسکا بیان آگے ہوچکا **ح** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی وہ بدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنا اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھہ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے مونہہ کے سامنے ہی سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی پر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے **ف** یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہوگی پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاو کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھہ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھہ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

۹۱۷ دفعیہ آلایش معنوی و حصول فضائل و مراتب کمالات ۱۲

فضائل وضو

۹۱۸

مسلمان کے دل ہی کو خوش کر دے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہی **ق** ۹۱۹ عَلِیٌّ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اِلٰی قَوْلِہٖ لِلْعُسْرٰی بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہوچکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہی سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہوجاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی بدکام پر تیار ہوجاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی سختی اھ **ف** اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد عمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اوسکا سبب ہی اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہی کسینے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین نہ پیٹھو یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین **ھ** ۹۲۰ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُکِّلَ بِہٖ قَرِیْنُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنُہٗ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ قَالُوْا وَاِیَّاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِیَّایَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہی لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہوگیا ہی تابعدار ہی سو مجکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہوگیا تھا اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا کہ سوا پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین **ھ** ۹۲۱ عُمَرُ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ یُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَآءَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال حد تک پہنچاوے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون

کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پہونچانے والا
تو کھول دیے جاتے ہین اوسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے جسمین دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین اچھی طرح
پورے وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ

۹۲۲ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو
آگے بھیجے جسکے تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے
ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین ہمارے واسطے بھی ایک
باری مقرر کیجیے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہون

۹۲۳ حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے **م** اُمِّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا
مِّنْهَا مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے ہین اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور پیچھے اوس سے بہتر بدلا دے
مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا مستحب ہی ایک بار
چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو
آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ

۹۲۴ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا چاہیے **م** عُثْمَانُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو

۹۲۵ وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوین گی یعنی صغیرہ گناہونکو مٹا دینگی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ
يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے بیماری کی یا سوا
بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی **ف** یعنی ہر ایک

۹۲۶ رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے **م** جَابِرٌ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ
غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً
مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاوے گی
سو اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات
ہوگی **ف** حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چرا لے جانے مین اور کسی طرح درخت کے
نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہ مین

مستحب ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی **ق** ٩٢٧ عائشۃ ما من مصیبۃ تصیب المسلم الا کفر اللہ بہا عنہ حتی الشوکۃ یشاکہا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہونچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہان تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی **ف** یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی نکتہ نوازی اسکا نام ہی **ق** ٩٢٨ ابو ہریرۃ ما من مکلوم یکلم فی سبیل اللہ الا جاء یوم القیمۃ وکلمہ یدمی اللون لون دم والریح ریح مسک بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی ہو **ف** زخم سے خون اس واسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے **ق** ٩٢٩ ابو ہریرۃ ما من مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنہا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا **ف** حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسی ع پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا **ق** ٩٣٠ عائشۃ ما من میت تصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلہم یشفعون لہ الا شفعوا فیہ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جس پر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین **ف** عبد اللہ بن عباس رض کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی **ق** ٩٣١ انس ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا وانہ اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف ر یعنی کفر کی لفظ **ف** حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ نا قص ہونا خدا کی شان نہین اور سوا اسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانون کو نظر آویگی کافرونکو نہ سوجھے گی **ق** ٩٣٢ ابن مسعود ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون

مالا یفعلون ویفعلون مالا یؤمرون فمن جاهدهم بیده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل مسلم مین عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی امت سے خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوا کیے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہین بعد چند کے تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین جسکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھہ سے وہ ایماندار ہی اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی اور جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کامون کے سوا پھر رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین ف یعنی قدیم دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ہر ایماندار و پر واجب ہی کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہی کہ ہاتھہ سے مٹاوین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتون کو برا جانین اور جو ان تینون باتون سے کوئی ایک بات بھی نکرین تو اونمین کچھہ رائی برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسی اپنے دین پر اور عیسی اپنے دین پر تمکو کیا ضرور ہی جو ہم کسیکو برا کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت

۹۳۳ ق عائشة ما من نبي يموت حتى يخير بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آئی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے

۹۳۴ خ ابو سعيد ما من نسمة كائنة الى يوم القيمة الا وهي كائنة بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی ف یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھہ نچلیگی

۹۳۵ ق انس ما من نفس تموت لها عند الله خير يسرها ان ترجع الى الدنيا وان لها الدنيا وما فيها الا الشهيد فانه يتمنى ان يرجع فيقتل في الدنيا لما يرى من فضل الشهادة بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھہ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے تمنا کرتا ہی شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید کے مطلب حاصل ہو سوا اسکے اوسکو کچھہ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تا کہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے

۹۳۶ م عائشة ما من يوم اكثر من ان يعتق الله فيه عبدا

یَمن النّار من یوم عرفة انّه لیدنو ثمّ یباھي بھم الملائکة فیقول ما آراد ھٰؤلاء مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوسدن رحمت بہت قریب ہوتی ہی پھر فخر کرتا ہی خدا حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین **ف** عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی اوسدن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی

٩٣٧ ۔ **م** امّ سلمة ما نقص مال من صدقة ولا عفا رجل عن مظلمة الّا زاده الله بھا عزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت اور قدر بڑھاتا ہی **ف** یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار او نیکبخت آدمی ہی کہ باوجود کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا

٩٣٨ **م** المقداد ما ھٰذہ الّا رحمة من الله افلا آذنتني فنوقظ صاحبینا فیصیبان منھا **قاله** للمقداد عند حلبه الاعنز الثلث مرّة ثانیة مسلم مین مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تونے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم اپنے دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت **ف** مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رض سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کر کے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوکھ کے مارے نہ آنکھہ سے سوجھتا تھا اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریونکا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھانا کھا کے تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچھتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت وہان سے بھوکھے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بد دعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی تو ری دے اوسکو جو مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہو گئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہو گئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون آدمیونکو بھی اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی

٩٣٩ **م** عائشة ما یخلف الله وعده ولا رسله

مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین ف
ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ آئے پھر حضرت نے
دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا
کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی

٩٤٠ ابو سعید ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا اذی ولا حزن حتی الھم یھمه الا کفر الله
به من خطایاه مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور
نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو دور کرتا ہی ف
یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے
گناہونکی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی ف

٩٤١ عایشة ما ینتظرھا من اھل الارض
احد غیرکم یعنی صلوة العشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا
کے نماز کی زمین والون سے تمھارے سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت دیر کر کے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمھارے سوا نماز پڑھنے کو کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تمھین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے
زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کر کے پڑھنا
افضل ہی ف

٩٤٢ ابو ھریرة ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله ورسوله واما خالد
فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده فی سبیل الله واما العباس بن عبد المطلب
عم رسول الله فھی علیه ومثلھا معھا . بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا
ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یہ حال ہی کہ خالد پر تم ستم
زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہی
اور عباس بن عبد المطلب رسول الله کے چچا پر زکوة ہی اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوة ف زکوة کو تحصیل کرنیوالے
عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوة نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے
بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوة ادا نہین کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہی اس عبارت کے
دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ
جسقدر مال اوسنے وقف کر دیا اوسپر زکوة واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اونپر دو سال کی زکوة ہی اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ
حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوة نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوة مین مہلت دیوے اور ایک روایت
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوة میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے پچھلا مال قرض لیا ہو
سو اوسکو زکوة مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوة پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے
کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوة لینا درست ہی اور یہی مذہب امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوة کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

نوعٌ اٰخرُ دوسری قسم کی حدیث جسکے سر پر استفهامیہ ما ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** انس ما بالُ

۹۴۳ اقوامٍ قالوا کذا و کذا لٰکنّی اُصلّی وانام واصوم وافطر واتزوّج النساءَ فمن رغب عن سنّتی فلیس منّی **ق لہ** حین سمع انّ نفرًا من اصحابہ قال بعضھم لا اتزوّج النساءَ وقال بعضھم لا اٰکل اللحم وقال بعضھم لا انام علی فراشٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین حضرت نے یہ اوسوقت فرمایا جب اپنے کچھ صحابہ کو سنا کہ بعضے اونمین کہتے ہین کہ مین نے عورتون کی صحبت داری چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین صحابہ نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون صحابہ نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی اونکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سواے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ میان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی **ق** عائشۃ ما بالُ اقوامٍ یتنزّھون عن الشیءِ اصنعہ فواللہ انّی

۹۴۴ لَاَعلمُھم باللہ واشدّھم لہ خشیۃً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہین اوس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر اون سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اونکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون **ف** حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی **شعر** بصدق و صفا کوش ورع و تقی ؛ ولیکن میفزای بر مصطفی ؛ **ھ** ابو سعیدٍ ما تربۃُ الجنّۃ **قالہ** لابن صیّادٍ فقال ابن

۹۴۵ صیّادٍ درمکۃٌ بیضاءُ مسکٌ یا ابا القاسم قال صدقتَ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا **ف** حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کر کے لوگونکو بتاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر رض کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے صحابہ

۹۴۶ اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اس واسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا ق سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ
بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ
امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پاس کچھ نرہیگا
اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی اور
اوسکو حضرت نے قبول نہ کیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہ کیا
تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے
جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اوسنے
کہا کہ مجکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کس طرح گذارا
ہو سکیگا آخرش ناامید ہوکر وہ شخص اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہان مجکو
فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا ہمنے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی تو اسکو سورتین یاد کروا دے
یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کم سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے
نزدیک دس درم سے کم مہر نہیں ہو سکتا اونکی دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب لوگو
تنگی تھی

۹۴۷ ص ابْنِ مَسْعُودٍ مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ
وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ
الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نجیے حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد کو کچھ آگے سے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا
پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں لیکن پہلوان وہ ہے جو غصے
کے وقت اپنی جان کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے ف یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان انہی کو کہتے ہیں جو
تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے
تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی
شفاعت بھی کریگا تو ہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں با اولاد
ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کم زور ہو ق

۹۴۸ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَهُ لِمَقْدَمِهِ مِنْ تَبُوكَ بخاری اور مسلم
میں کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے رک گیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ
حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے

ساتھ جلنے کے واسطے سواری مانگ لی تھی مگر اونکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہیں ہوا تھا جب وس لڑائی سے پلٹ آئے تب

یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا **ق** ٩٤٩ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ **قَالَهُ** لِثُمَامَةَ

بْنِ اُثَالٍ قَبْلَ اِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس خیال

میں ہے یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے **ف** حضرت نے ایک بار نجد کے ملک میں لشکر بھیجا اوہان

ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون میں اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث

فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر میں ہے ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہے ای محمد اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کر کے چھوڑ دیا

تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی میں اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے

ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال میں ہے ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز

پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ میں

جا کر نہایا پھر حضرت کی خدمت میں مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روے زمین پر میرے نزدیک

تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینوں سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب

سب دینوں سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا

کہ یا حضرت میں حالت کفر میں عمرے کا ارادہ کر کے چلا آپ کے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے اوسکو بشارت

دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہو گیا ہے ثمامہ نے کہا بلکہ

میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہوں اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہوں کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ

ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے میں آیا کرتا تھا **ه** ٩٥٠ جَابِرُ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي اَرْسَلْتُكَ لَهُ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ

اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ اُصَلِّي **قَالَهُ** لِجَابِرٍ وَقَدْ اَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيْرِهِ

مُتَطَوِّعًا اِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا اَوْ مَا بِيَدِهِ نَحْوَ الْاَرْضِ مسلم میں جابر سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مینے بھیجا تھا اور نہیں روکا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ میں

نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابر سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا

اور طرف مونھہ کیے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے خواہ قبلے کی طرف مونھہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع

سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہیں اور یہی مذہب سب اماموں کا **ق** ٩٥١ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَلَهَا

دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ

الْاِبِلِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تیرے واسطے اور کیا ہے اوسکے واسطے یعنی بیگانے اونٹ گم ہو کر

بھٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اوسکو سو واسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہے کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیئیگا اور درخت

کو کھاویگا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پاجاویگا **ف** کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورونکا مسئلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا

جواب دیا پھر اوسنے بچھلے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نہ چاہیے
اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہیں ہے چرتا اوسکے پاس موجود ہے یعنی اوسکی تلی چلنے پھرنے پر کو مضبوط ہے اور مشک اوسکے
ساتھ موجود ہے یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہے کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہتا ہے غرض یہ کہ اوسکو نہ پکڑے
اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہاں خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہے ھ جابرؓ مَا لَكِ يَا أُمَّ

٩٥٢ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ
خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو کیا ہوا ای سائب کی
جو تو کانپ رہی ہے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے سائب کی ماں فرمایا یا مسیب کی ماں فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجھکو تپ ہے خدا اوسکو نہ برکت کرے تو حضرت
نے فرمایا کہ گالی مت دے بُرا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے ف
یعنی ہر چند ظاہر میں تپ سے تکلیف ہے لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہوئے تو اوسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ نے صبری کا نشان ہے اسی طرح

٩٥٣ ہر بیماری کا حال ہے ھ عائشةؓ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تجھکو ای عائشہ
کیا تجھکو رشک آیا ف مسلم میں حضرت عائشہؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان میں
تشریف لے گئے مردوں کے واسطے دعا کرنے کو میں سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہیں اوٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرا

٩٥٤ حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی میں نے کہا کہ یا حضرت مجھ سی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نہ کرے ھ جابر بن سمرةؓ مَا لِي
أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا
حِلَقًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ
فِي الصَّفِّ مسلم میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہے مجھکو کہ میں تمکو ہاتھ اوٹھائے دیکھتا ہوں تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑونکی
دم ہیں یعنی جیسے چنچل گھوڑونکی دُمیں نہیں ٹھہرتیں ویسے تمہارے ہاتھ نہیں ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز میں یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت
دیر کے بعد ہمارے پاس باہر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہیں سو فرمایا کہ کیا ہے مجھکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہوں پھر دیر کے بعد
ہمارے پاس باہر نکلے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہیں اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ
فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہیں حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہیں پہلی صفونکو اور صف کے اندر آپسمیں بھڑ جاتے ہیں یعنی ملے ہوئے
کھڑے ہوتے ہیں کچھ صف کے درمیان فرق نہیں چھوڑتے ف سنن ابی داؤد میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے
تو داہنے بائیں ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوائے کوئی جنبش نماز میں درست نہیں اور صفونکا پورا کرنا مستحب ہے جب تک اول صف نہ بھر جاوے

٩٥٥ دوسری صف نہ چاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نہ چاہیے اسی طرح اور صفوں میں لحاظ رکھنا ضرور ہے ف سہل بن سعدؓ
مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَ
إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو کیا ہے کہ میں نے تمکو دیکھا کہ تم نے بہت تالی بجائی

جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے ہے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو خیال آتا ہی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رض کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تھے تو حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تا کہ صدیق رض حضرت کے آنے سے خبردار ہو جاوین اور صدیق رض کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق رض نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر رض نے دونون ہاتھ اوٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا ای ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر رض نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے

۹۵۶ **ق** ابن عباس رض **خ** جابر ما منعك من الحج وفي رواية ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما تعني البعير والآخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي **قاله** لام سنان

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے اور صرف بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے سنان کی ما سے کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت مین یون ہی کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہی یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت فضل رکھتا ہی

۹۵۷ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیث **م** ابو ذر ما اصطفى الله لملائكته او لعباده سبحان الله وبحمده **قاله** حين سئل اي الكلام افضل مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہی

۹۵۸ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیث **خ** ابو هريرة ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاپجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہی یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی

۹۵۹ **ق** رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرونکی چھری ہی یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانونکو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین **ف**

یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اوسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جڑے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ف عمر ما جاءك من هذا المال

۹۶۰ وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو مجسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بے توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس مزدور نے قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھون نے قبول نکی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ مینے روٹی دی تو قبول کی اور تمنے دی تو قبول نکی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مینے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوس سے ناامید ہوکر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہے ف یعلی بن امیة ما کنت صانعا فی حجك فاصنعه

۹۶۱ فی عمرتك یعنی من الاحرام واجتناب الطیب بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اوسی طرح عمرے مین بھی ف مصابیح مین یعلی رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت سے پوچھا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہے اور یہ جبہ مین پہنے ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی

۹۶۲ ق ابو سعید ما یکن عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستعفف یعفه الله ومن یستغن یغنه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو کوئی اپنے آپکو سوال اور حرام کامون مین سے بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اوسکو سچا بناوٹ کا صابر کر دیگا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسیکو کوئی نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درستی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول جو عیوب خو مین محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیکی عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ پیدایشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے

اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبر کا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہو جاتی جانوروں کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی
کی کیونکر نہ بدلیگی ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچھہ نہیں ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کو دیکھے

۹۶۳ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین **ف** یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا
اول بار سب خلق مر جاویگی دوسری بار مین جی اوٹھیگی ابو ہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے

۹۶۴ یا چالیس برس ابو ہریرہ نے کہا کہ تعین مجکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سُنا ہی جیسا کہ تمسے کہا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ
الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاری رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی **ف** بعضی روایت مین بیتی
گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتونکا ایک مطلب ہی کہ حضرت عایشہ رض کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوئے حضرت کی
قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھہ جاویگا اور وہانکی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی
۹۶۵ اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ
مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر
۹۶۶ شکار وغیرہ کرنا حرام ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ
مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھوں کے
درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے
۹۶۷ **م** اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے
دونون کنارونکے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی **ف** صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سے وہان تک ساٹھہ دن کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

۹۶۸ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ای ہی **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ
كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ
وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی
کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھہ ابی بن کعب نے کہا کہ مین نے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی
بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہو کر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو ای ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہی ابی
بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی
۹۶۹ اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی **ق** عَائِشَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا
وَهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری
عید ہی **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریونکی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان
دف بجا کر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

تب حضرت نے مونہہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضایقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جوان عورت نہین جو محل شہوت ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری ہین کی کارامدنی چیزین ہین اس حدیث سے بعضے عالمون کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین بے مزامیر نرا راگ یا دف کے ساتھہ درست ہے بشرطیکہ دینی کام مین کچھہ حرج نہو اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو

٩٧٠ ‏ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا حِينَ قَالُوا لِأَبِي سُفْيَانَ مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ مسلم مین عائذ بن عمرو رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب اون تینون نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور اونکے سردار کو کہتے ہو ف ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہے کہ ابوسفیان جب ظاہر مسلمان ہوئے اور ہنوز دل مین ایمان نجما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہوکر نکلا ان تینون صحابہ نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا آنا وکھا کر ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا ای میرے بھائیو مینے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو اونھون نے کہا کچھہ غصہ نہین ای بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہے

٩٧١ ‏ ق أَبُو بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کیا تیرا گمان ہے اون دو مین جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہے ف صدیق اکبر سے روایت ہے کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین جاکر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص ہمارے سرون پر کھڑے ہوئے جب مینے مشرکون کے پانون دیکھے تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اونمین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہے ہم دونون آدمیونکو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھہ اور صدیق کے ساتھہ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے جو خدا اور رسول کے ساتھہ شمار مین آئے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق رضی نے حضرت کا ساتھہ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معمول ہے کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اوسکو ساتھہ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت

بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر
سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نتھا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ٩٧٢
حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون
کے نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے
صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے
حضرت نے نماز پڑھا کر حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ ٩٧٣
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ
اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ
فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝
بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے
سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ
طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب
اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نہ ملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے
سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی
اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی
اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ ٩٧٤
مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر جب تو شوربا
پکایا کر تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی اون سے بانٹ کھایا کر **ف** حدیث مین
بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت **خ** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ ٩٧٥
اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ بخاری مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر چھپائے رکھنا
اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو **ف** ابو ذر رضہ سے
روایت ہی کہ ابتداے اسلام مین جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر
کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ
مبادا جان پر نوبت پہونچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین دار الاسلام
کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو **ھ** اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ٩٧٦
ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ

عَلَيْهِ فِيهَا ق اَبُو ذَرٍّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا
سبب ہی مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور
رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل زکوۃ وغیرہ پر
حاکم نہین کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت جو نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے
اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو
خرچ کرے بلکہ آپکو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے **ھ** اَبُو ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ
لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو
اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح
کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی
کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوار ون نے
حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
ھ اَبُو سَعِيْدٍ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ
وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ
وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابی سعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہو گیا خدا کی مالکی پر اور اسلام دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہو گیا پھر
حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین
جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا **ف** یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی **ق** اَنَسٌ
يَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اشْتَكٰى يَعْنِيْ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ قَ اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ
قَالَ ثَابِتٌ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهِ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمرو کنیت ہی
سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی **ف** انس سے
روایت ہی کہ جب یہ آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آواز مین پیغمبر کی آواز پر کہ
تمھارے عمل اکارت ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا

۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹

اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایکبار حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا
کہ ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اوسکی بیماری نہین علوم پھر سعد بن
معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا
سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باادب اور خوفناک تھے **ق**

٩٨٠ اَنَسٌ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرا
لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اونے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین وہ لال مر گیا تھا لڑکا
اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے
لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے **ق**

٩٨١ اَبُوْ مُوْسٰى يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسی البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے **ف**
ابو موسی نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نرہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آ جاتا اور اکثرونکی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین صرف نکرے بلکہ
تلاوت قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین

٩٨٢ ھـ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ
فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میری ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے **ف** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو
چلے تو اول عمر فاروق رضہ سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رضہ نے ابو ہریرہ رضہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگونکو مت سنا
ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نجانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑ دیجے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی باتین سنانا کہ
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو اسواسطے دین تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اسیا
حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا سو واسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا
پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہو گئے ہین

٩٨٣ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ ف بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا
بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
اور عیال داری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور لوٹنے اناج
اوٹھایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آج کی رات آویگا
سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیچلونگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو دو بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مینے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا ہی لیکن
اس بات مین وہ تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مینے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا
کہ وہ شیطان تھا

٩٨٤ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ مین گم ہو گیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
یہ معجزہ ہی حضرت کا

٩٨٥ ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ یَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرائی
پر تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار قیقاری کہ لوگو دوڑو دیکھو مین
اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو پا گیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختونکی
موت کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس اوسی عین حضرت
ملے یعنی سوار اونکو لیے اونپر دوڑ جاتے تھے سو مینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے
حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

جب دشمن پر غالب ہو جیسے تو درگذر کرنا افضل بات ہے ۵ عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ ٩٨٦
الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ۔ صحیح مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین یہ بات
ہے کہ نجاوینگے بہشت مین سوا ایماندارون کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اوسکے تیر لگا
وہ مرگیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی
عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے ق عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا ٩٨٧
وَفِي رِوَايَةٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا
کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر ہے یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہے کہ ای خطاب کے بیٹے اون کافرونکے واسطے ستھرائیان اور
عیش آرام کی چیزین جلدی دیگئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا
تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر بچھا نتھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوترے
بھرے تھے مینے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین بوجھتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہے آپ
دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہے ای عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو
مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافرونکو اکثر عیش و آرام دنیا مین
اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین اونکا کچھہ حصہ نہین اسیواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہون ق
سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رض سے ٩٨٨
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین
حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دبکر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس
آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس چلا جاوے تو کافر اوسکو ندیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا
اور عمر فاروق رض سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین
اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہے عمر فاروق رض نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے
فائدے ہوے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان
حاصل کرکے آخر شہر مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نتھی اسی واسطے رنج مین تھے ۵ عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ٩٨٩
مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ
آگاہ ہو چکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو مغفرت بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ یون ہوا تھا کہ ایک بدری صحابی سے
بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جنگ بدر والے صحابیون کے

ایمان ہمدا نے جانچ لیے ہیں اونکے گناہ پر پکڑ نہیں تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم
ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمانکو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جیسے طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا بدلہ لینے والا
گویا خدا کو صلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پاپی کا پیٹ دکھے ﻫ اُسَامَةُ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ

۹۹۰

بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَعْنِي رَجُلًا مِّنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشِيَهُ مُسْلِمٌ
اُسامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی گروہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اوسکو گھیرا تھا ف مصابیح مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا تو مینے
اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی
وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم
ہی دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا
سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ﻫ أَنَسٌ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ

۹۹۱

بِالْقَوَارِيرِ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چلا اور اونکو شیشے لیے اونٹونکی طرح ہانک ف انس سے
روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیونکے اونٹونکو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے شعر
گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیونکو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو سرود اور جلد
چلنے سے منع کیا اور عورتین نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ یا شا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام شعر عشقیہ
اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتونکو سرود کا
راگ سننا خصوصا کہ اوسکے مضمون مین عشق کا بیان ہو درست نہین کہ بے شبہہ فساد کا سبب ہے ق أَنَسٌ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ يَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ

۹۹۲

وَيُرْوٰى كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ قَالَهُ لِأَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا
حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہی کہ انس
بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثون نے
خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ف أَبُو هُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ

۹۹۳

مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ وَيُرْوٰى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ
مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجٰى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِّنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِّنْ
لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک
کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ منفعت کی امید کس عمل پر ہی اس واسطے کہ مینے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت
مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ منفعت کی

امید کا جب سینے رات دن کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت میں نماز پڑھنا لکھا
ف اس حدیث میں تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچھا تاکہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیر ونکو اوسکا
ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا ۞ ابو ہریرۃ یا بنی کعب بن لؤی انقذوا انفسکم من النار یا بنی ۹۹۴
مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی ہاشم
انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی نفسک
من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سابلہا ببلالہا مسلم من ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لؤی کی اولاد چھڑاو اپنی جانونکو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاو اپنی جان کو دوزخ
ای عبد شمس کی اولاد چھڑاو اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاو اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاو اپنی جانکو
دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمھارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری
برادری کا حق ہی سو مین اوسکو ملاونگا تر و تازہ کر کے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب آیت اوتری کہ وانذر عشیرتک الاقربین
یعنی عذاب الٰہی سے ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدائے اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی
اور سے نیچے تک سب پاک جدی برادرونکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ
نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانونکی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی یہا
برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا ف انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ہذا قالوا لا واللہ ما نطلب ۹۹۵
ثمنہ الا الی اللہ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کرو قیمت لیکر
بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین
ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا
باغ تھا انصاریونکی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارونے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی
قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی ۞ ابی بن کعب یا بنی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف ۹۹۶
فرددت الیہ ان ہون علی امتی فرد الی الثانیۃ اقرأہ علی حرفین فرددت الیہ ان ہون
علی امتی فرد الی اقرأہ علی سبعۃ احرف ولک بکل ردۃ رددتکہا مسئلۃ تسئلنیہا
فقلت اللہم اغفر لامتی اللہم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی الخلق کلہم
حتی ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم مسلم مین ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف میں یعنی ایک قرات مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے
پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم
بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو
مینے تیری طرف پلٹا ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا

ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور تیسرے سوال کو ٹال رکھا مینے تیسرے سوال کو اوس دن کے
واسطے کہ جب خلق مجھے تکے گی میری طرف سب یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی **ف** اُبی بن کعب سے یہ روایت ہی کہ ایک شخص نے
قرآن دوسری قرات مین پڑھا مین اوس قرات کو نہین جانتا تھا مین اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قرات کو درست
فرمایا سو میرے دل مین اوس وقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر مین بھی ایسا شک نتھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا مارا ہاتھ میرے سینے پر
کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مینے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کر کے سات قرات یا سات بولیون کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قرات کی تنگی
نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی بھی اور
اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور اپنے
واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش
چاہینگے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی

۹۹۷ **ھ** قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ
فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب الٰہی سے تمھارا ڈرانے والا ہون اور میری تمھاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو
دیکھ لیا کہ غارت کرنے آتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگونکو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین سے چلانے لگا کہ
اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آ پہنچا **ف** جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرونکو ڈرا دے عذاب الٰہی سے تب حضرت نے
اپنے سردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمھارے کفر پر جلتا ہے
مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہے

۹۹۸ **ھ** ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ یعنی أُضْحِيَتَهُ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان اس قربانی کے
گوشت کو بنا یعنی پکا **ف** ثوبان حضرت کے غلام تھے اونے گوشت پکا دیا تو فرمایا ثوبان سے روایت ہی کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک
۹۹۹ رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ
يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے **ف** حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرونے حضرت
کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا
۱۰۰۰ درست ہی بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی **خ** حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ
يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ
لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى بخاری مین حکیم بن
حزام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سر سبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے اوسکو لیا جی کی

سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا
حال ویسے شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اوٹھاکر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے
سے جو ہاتھ پھیلاکر مانگتا ہی اور لیتا ہی ف حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھہ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا
پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والے کے مال
مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی
حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپکو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر
کبھی کچھہ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال کا کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلاکر دیتے تھے اور حکیم
۱۰۰۱ نہ لیتے تھے ق اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ یَا زُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین
زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھہ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی
چڑھجاوے یعنی لبالب ہوجاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے
حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری مین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی
کے بیٹے کی خاطر داری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری
نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہی ہی کہ جسکی زمین
۱۰۰۲ پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے خ اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا سَعْدُ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ قَالَہٗ
لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہین تیرے
فیصلے کرنے پر حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اون سے صلح
تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑکے کافرون کے شریک ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے
بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہوکر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن
معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اوس پر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپس مین دغا
تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے
حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرے ویسا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی
غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے
۱۰۰۳ ق عَلِیٌّ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے ماں باپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے
تیرانداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کرلیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو
دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان سوا
سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین

کہ سعد بن ابی وقاص تھے ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت النبی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد الیسا بدبخت ہوا کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرتا اور شیطان سے ولی پیدا کرتا یہ اوسکی قدرت ہی

١٠٠٥ هـ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن الکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو مینے تجکو دی تھی **ف** حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ کسی ورکو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہوچکا هـ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ يَعْنِي امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن الکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین **ف** سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اونمین سے ایک عورت مجکو ملی

١٠٠٦ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر شرح وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا هـ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تجکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو **ف** بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عایشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین قبول کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رض سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم ہے جسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون اوسنے کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند غلام تو اوسکو اختیار ہی چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین

١٠٠٧ هـ ابْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ ای عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ بن عمر رض نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ اونچا کیا **ف** کسی نے عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اونھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پایجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدھی پنڈلیون تک مستحب ہی

١٠٠٨ **ق** أَبُو مُوسَى يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ **قاله** لِأَبِي مُوسَى بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ کیا مین تجکو نہ بتلا دون ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول ولا قوة الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا **ف** ابو موسی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی اون سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچھے لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا ثواب ہے جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی

١٠٠٩ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُومُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ **قالہ** لہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ تو نہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرؓ سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی ترک نکرے کہ کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جمتا

١٠١٠ **خ** عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ یَا عَدِیُّ ھَلْ رَأَیْتَ الْحِیْرَۃَ قُلْتُ لَمْ اَرَھَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْھَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوۃٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَۃَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَۃِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَۃِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوۃٌ لَتُفْتَحَنَّ کُنُوْزُ کِسْرٰی قُلْتُ کِسْرَی بْنُ ھُرْمُزَ قَالَ کِسْرَی بْنُ ھُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوۃٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ کَفِّہٖ مِنْ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُہٗ مِنْہُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُہٗ مِنْہُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ یَلْقَاہُ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَہٗ فَلَیَقُوْلَنَّ لَہٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْکَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِکَ مَالًا وَوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَیْکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَھَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَسَارِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَھَنَّمَ بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی مینے کہا مینے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نڈریگی کسی سے سوا خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مینے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کوئی محتاج اوسکو لیوے سو نپاویگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دوبھاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا مینے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بھیجا سو تجکو میرا حکم پونہچایا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پونہچایا پھر خدا فرماویگا کہ کیا مینے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سوائے دوزخ کے کچھ ندیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھ ندیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہی مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتمؓ سے کہ مین حضرت کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدیؓ کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھو سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھے اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی عم کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا

١٠١١ **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

ای علی مرتضی تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں **ف** ہجری نویں
سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے میں خلیفہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضی علی بھاری ہیں سو اسواسطے
اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی رض کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقوں کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو
عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمیں کچھ رتبہ نہیں جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے
بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمہاری عزت
میرے نزدیک ہے ہاں اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں ہو اسواسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا
ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث سے
علی مرتضی کے خلافت کی حقیت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لائق نہیں سو سراسر جھوٹ بات ہے اسواسطے
کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع ع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون ع زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ ع کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں اس طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہے ہمیشہ نہیں
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی دم تک تھی جبتک حضرت موسیٰ طور سے تشریف نہ لائے تھے ہاں یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضی کو
خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اسمیں اونکے سوائے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہیں صدیق رض اور فاروق اعظم رض کے فضائل بھی
احادیث میں بیشمار ہیں اس کتاب میں بھی بہت حدیثیں گذر چکیں ہیں اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اور اسکے
سوا اور حدیثوں کو خیال نکرنا یا جہالت ہے یا تعصب **ھ** عُمَرُ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ ۱۰۱۴
النِّسَاءِ قَالَهُ حِينَ أَكْثَرَ عَلَيْهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْكَلَالَةِ مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای عمر کیا تجکو کفایت نہیں کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر میں ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے
بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے **ف** کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت یہ ہے يَسْتَفْتُونَكَ
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ یعنی ای پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی
بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہنیں ہوں یا زیادہ تو دو تہائی لیویں اور اگر بھائی بہن ہوں تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہے یہ آیت
گرمی کے موسم میں اوتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ ۱۰۱۵
صِنْوُ أَبِيهِ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو ٹہنیاں
ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر میں برابر ہیں کہ دونوں ایک دادا سے پیدا ہیں جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق رض زکوٰۃ کی
تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوٰۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا فُلَانُ ۱۰۱۶
أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي لَأُبْصِرُ مِنْ
وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیوں نہیں اپنی نماز خوبی سے پڑھتا
کیوں نہیں دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے کس طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے مقرر میں دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے
جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہوں **ف** ایک شخص حضرت کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا اور ادھر ادھر دیکھتا جاتا تھا حضرت

فضیلت حضرت علی مرتضی علیہ السلام

نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر اودھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیٹھ سے

۱۰۱۵ **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص اوترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا جب آفتاب نے ڈوبا ادھر اور رات آگئی اودھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہوئی تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگونکو شبہہ ہوتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی روزہ کھولنے کا

۱۰۱۶ **م** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَرْجِسَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نہ چاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے

۱۰۱۷ **ھ** عُمَرُ یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّ یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰہُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ كَیْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ سچ پایا سو مینے تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اون سے زیادہ نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے **ف** جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے دھڑ ایک کنوے مین ڈلوا دیے پھر اوسپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمھارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردونکو سماعت ہی لور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مردونکو سلام کرنا دلیل ہی اونکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہی کہ

جب مُردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چپ سنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مردونکو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ
جو اون کافرون نے سُنا جس طرح کنکریون نے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوا اون کافرون کے اور مُردونکی سماعت کا ذکر نہین
صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہی کہ خدا نے اوس وقت اون کافرونکو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح
حضرت عایشہ رض سے بھی روایت ہی واللہ اعلم ۵ قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا قَبِيصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ
ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ
اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ
اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ
الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ
سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِيْ كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَقُوْمَ وَالصَّوَابُ يَقُوْلَ وَكَذَا اَخْرَجَهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ بِاللَّامِ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو
تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک اوتنا مال پا جاوے پھر
رُک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہو گیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک اپنی
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقہ کی
نوبت پونہچے یہان تک کہ کھڑے ہو کر گواہی دین اسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہی تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہی
کھاتا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہی اور ٹھیک یقول ہی جس طرح ابو داؤد نے
لام سے روایت کیا ہی **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کی بابت
یا خون بہا کی بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونون مین صلح کر دیوے اور اوس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہی عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ
فاقے کی گواہی تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو
سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی انکے سوا کسی طرح سوال
درست نہین مصابیح مین قبیصہ رض سے روایت ہی کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مینے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب
آویگا تو مین تجکو دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **مخ** جَابِرٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا
وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَنَحْوَهَا **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ قَرَاَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ
بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلٰی اور
اتنی اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب اونھون نے عشا کے وقت سورۂ بقرہ پڑھی تھی **ف** مصابیح
مین جابر رض سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتے سو ایکبار

۱۰۱۸ ۱۰۱۹

معاذ نے سورہ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتین پڑھین اور معاذ نے رات کو سورہ بقر پڑھی مین اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرأت سے جماعت چھڑا دیگا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بدون اونکی مرضی طول قرأت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھلتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو اونکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے ق مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ ۱۰۲۰

قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندون پر معاذ نے کہا مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا سو تحقیق خدا کا حق تو بندون پر یہ ہی کہ اوسکی بندگی کرین اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرین ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندون کا خدا پر جبکہ وہ اسکو کرین یعنی عبادت کرین لا شریک جان کر مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندون کا حق خدا پر یہ ہی کہ اونکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندون پر واجب ہی اور بندون کا حق خدا پر کچھ بھی نہین لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ ۱۰۲۱

بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای مغیرہ اوٹھا وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینین اوسکی تنگ تھین اونمین سے ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہی

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین ق جَابِرٌ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمھاری دعوت کا کھانا طیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہوچکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام مین ۱۰۲۲

ص اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴

الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار بھلا میں نے تمکو گمراہ نہیں پایا سو خدا نے تمکو
راہ بتائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمہاری آپسمیں الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو
مالدار کر دیا میرے سبب سے **ف** جنگ حنین میں جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلموں کو مال بہت دیا اور انصار کو نہ دیا
تو نوجوان انصاریوں نے کہا کہ حضرت ہمکو نہیں دیتے اونکو دیتے ہیں جن کے خون ہماری تلواروں سے ٹپکتے ہیں یعنی جو ہمارے برابر کے دشمن تھے مسلمان ہوئے
تب حضرت نے اونکو ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر میں
باہم اونمیں بڑی عداوت تھی برگشت خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونوں گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان تھا حضرت کا

١٠٢٥ **ق** ابو ہریرہ رضی يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ
قَالَ كَلَّا إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تم نے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہے اپنے شہر کی انصار نے کہا
یہ بات تو مقرر ہوئی ہے حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہیں میں مقرر اللہ کا بندہ ہوں اور اوسکا رسول میں نے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف اب
میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور موت میری تمہاری موت کے ساتھ ہے **ف** مصابیح میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ جب مکہ
فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہے اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہے تب انصار نے کہا کہ حضرت کو
اپنے برادری کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق**

١٠٢٦ ابن مسعود رضی يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ
لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا اے جوانوں کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم میں سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا ہے
اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہے یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہے اور جسکو خانہ داری کی
طاقت نہو تو چاہیے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اوسکے حق میں روزہ رکھنا خصی کرنا ہے **ف** یعنی جیسے خصی کرنے سے
شہوت جاتی رہتی ہے ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوسکے حق میں نکاح کرنا سنت ہے
کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاویگی **ق**

١٠٢٧ عائشہ رضی يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى
أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أَهْلِيْ إِلَّا مَعِيْ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے
اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہیں جانا میں نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور
البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہے اوس مرد کو جسکو نہیں جانا میں نے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہے
بڑی لمبی حدیث کا جب عبد اللہ بن ابی منافقوں کے سردار نے حضرت عائشہ رضی کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

حضرت عایشہ رضہ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھہ تھی جب حضرت
فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے تورات کو کوچ کی خبر ہوئی مین حاجت ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان
معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنے گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وے میرے کجاوے
کو اوٹھاکر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھہ روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو
میرے ہونے یا نہونے کی کچھہ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھہ گئی اس خیال سے کہ آخر جب
میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو ساتھہ لاوے اوسنے مجکو سوتے
دیکھا تو پہچانا کہ پردہ ہونے سے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی
مین جاگ پڑی اوسکی کوئی بات اور مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑکے روانہ ہوا ظہر کے وقت
لشکر مین جو پہنچی تو تہمت کرنے والونے مجپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبد اللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک
مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھہ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجپر مہربانی کرتے تھے اس بار
ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوس وقت تک گھر مین پاخانے نتھے مین شہر کے باہر مسطح کی
ما کے ساتھہ حاجت ضرور کو گئی اوسکا پیر چادر مین اولجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بد دعا دیتی ہی
وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے
دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماباپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماسے کہا ای ما یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی
میری مانے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے
حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو
بلایا اور میرے چھوڑدینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری
پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہین مجکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھہ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے
کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھہ تنگی نہین کی اونکے سواے اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپکو سچ سچ بتلاویگی
حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تو نے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا ای رسول اللہ
قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھہ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہی
بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سویا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا یعنی
ای مسلمانو کوئی اوس منافق یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی
عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنیوالا
ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تو سعد بن عبادہ
خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ ای سعد تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھہ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی
حمایت کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو

قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کُشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عایشہ تیرے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سنی ہین اگر تو نے گناہ نہین کیا ہی تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے مینے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپکو اس بات کی خبر پہنچی ہی اور آپ کے دل مین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کاہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوا حضرت یعقوب عم کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ط وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہوکر فرمایا ای عایشہ بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا ای عایشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اوس وقت نہایت خفے مین تھی مینے کہا کہ مین اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اوتریگا جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوے اول یہ کہ جو بیگناہونکو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور بیگناہونکی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ رض کو بدکہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور اوٹھین منافقونمین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُو سَعِیْدٍ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجکو دکھایا گیا یعنی دوزخ مین مینے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی **ق** اَبُو ھُرَیْرَۃَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تو بچ رہوگے یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَایِشَۃَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ وَیْلَکُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا **قَالَهٗ** اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اوس خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آنے کے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت کی نشانیان اور تعین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکّے سے ہجرت کرکے

۱۰۲۸

۱۰۲۹

۱۰۳۰

مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو
یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو
پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسی کو نمانا تھا ویسے ہی
ہمارے حضرت کو نمانا مگر جو اون مین دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلامؓ کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے

۱۰۳۱ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین م الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ يعني الدَّجَّال **ق** **الہ** اخرجہ البخاري الا لفظة اي بني مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہے دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر ای بنی کی لفظ اوسمین نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہے

۱۰۳۲ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُو حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا **قالہ** لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ عَادَهُ وَاَبُو حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نہین سنا جو ابوحباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور ابوحباب کنیت ہے عبداللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بندکی اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تم اچھا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان موجود تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگرچہ یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور کافرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ جسکی جہت سے معذور ہے اس واسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے

۱۰۳۳ م الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ **ق** **الہ** يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس پکار درخت والونکو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن مینے اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایک دم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی نکرین اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہے اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچونکی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھر پھینکے کافرونپر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکہ کے

۱۰۳۴ روی ق المسیب بن حزن ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ احاج لک بہا عند اللہ ق لہ لابی طالب عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اس کلمہ کو خدا کے نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اونکے مرنے کے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخر کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا

۱۰۳۵ ق ابو موسی ایھا الناس اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وھو معکم ق الہ فی سفر وکانوا یجھرون بالتکبیر بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانو پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار کے اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے ظاہر ہی معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے کے بھی

۱۰۳۶ ھ ابو ھریرۃ ایھا الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین قال یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم وقال یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارونکو جسکا حکم کیا پیغمبرونکو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزونکو جو دیئے تمکو مین پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہ ہی جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اوسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہی کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانونکا ایک سا حکم ہی اسمین رد ہی اون لوگونکا جو کہتے ہین کہ اوصاحب ہمم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جیسا اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہو تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال

دنیا مین کسکو ملتا ہی اوسکی تلاش سے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بخواہش اسکو کچھہ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جسکا ایماندار کو قیامت مین خدا کو مونہہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین

١٠٣٧ ﻫ ابن عباس ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ الا وانی نھیت ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی خوشخبریون سے اب کچھہ باقی نہین ہا سوا ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور سجدے مین دل و جان سے کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا **ف** یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال ہی تب ہی رحمت الٰہی جوش پر ہی آ جاتی ہی

١٠٣٨ ﻫ ابو سعید ایھا الناس انہ لیس بی تحریم ما احل اللہ لی ولکنھا شجرۃ اکرہ ریحھا یعنی الثوم **قالہ** حین قال الناس حرمت حرمت حین قال من اکل من ھذہ الشجرۃ الحدیث مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہو حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے **ف** یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون حکم خدا کے میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبیعی ہی

١٠٣٩ ﻫ انس ایھا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو رایتم ما رایت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رایت یا رسول اللہ قال رایت الجنۃ والنار مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے سارے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **ف** معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب امام رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی

١٠٤٠ ﺣﻢ ابن عباس ایھا الناس علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع **قالہ** یوم عرفۃ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو چین اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خوب دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہیں حضرت نے عرفہ کے دن فرمایا
ف عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹوں کو مارتے ہیں دوڑانے کے واسطے
تب حدیث فرمائی

۱۰۴۱ ﻫ علی یا ایھا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم مسلم میں حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو حدوں کو قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو انکو سزا دو جیسے ورم
یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا حرام کریں تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک کو سزا دینے کا اختیار ہی اور امام اعظم کے
نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں

۱۰۴۲ ﻫ ابی سعید یا ایھا الناس ان اللہ
یعرض بالخمر ولعل اللہ سینزل فیھا امرا فمن کان عندہ منھا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ
مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہی شراب میں اور شاید کہ آگے اوتاریگا اوس میں
کچھ حکم یعنی حکم اوسکے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھالے ف جب قرآن
میں اس مضمون کی آیتیں اوتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پینے سے
نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس انداز سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہی تب حدیث فرمائی ابو سعید روایت
کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے تھے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سوا صحابی ان حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے میں کیچڑ ہو گئی

۱۰۴۳ ﻫ سبرۃ بن معبد الجھنی یا ایھا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم
ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ منھن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموھن شیئا
مسلم میں سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے
اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعہ والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اونکو
کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی
باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی

۱۰۴۴ ﻫ جابر یا ایھا الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد
عامی ہذا مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نکرونگا
اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اوسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اوسکو
حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہی

۱۰۴۵ ﻫ ابو ھریرۃ یا ایھا الناس قد فرض اللہ
علیکم الحج فحجوا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف
یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہی

۱۰۴۶ خ ابو امامۃ یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ
شر لک ولا تلام علی کفاف بخاری میں ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد حاجت مال کو خیرات
کرنا بہتر ہی تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہی تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہو گی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہی کہ آخرت کا ذخیرہ ہوا اور مال رکھنے میں برائی ہی کہ

اسپر حساب اور غیر فکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بیبیون کو سال بھر کا قوت دیتے تھے

1047 ھ جابر يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھرون مین رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرون مین رہو تاکہ تمہارے نقش قدم لکھے جاوین ف بنی سلمہ انصار مین ایک قوم تھی انکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آبسین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی دو بار یعنی ہر چند مسجد دور رہنے سے تمکو آنے جانے تکلیف ہے لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین

1048 ق ام سلمة يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر کے دو رکعتون کا حال پوچھا سو اوسکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس کے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو انھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے سو وہ دونون رکعتین یہ ہین ف مصابیح مین کریب سے روایت ہے کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند صحابہ نے حضرت عایشہ پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہے یا نہین حضرت عایشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایکروز مینے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مینے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد عصر پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا اور درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہین

1049 خ انس يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ما حال تو یون ہے کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی مانے حضرت کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہے تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کرکے اوسکو رولون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہے جو سب سے عمدہ اور بلند ہے

1050 خ أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَيُرْوَى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجای سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہے اور دونون لفظون کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار اونکی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ یہ کسکو دین صحابہ چپ رہے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہے

1051 ق عایشة يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو رنج نہ دے عایشہ کے مقدمہ مین اسواسطے کہ سوا عایشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

وحی نہین اوترتی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یہہ ہے کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے کہ
حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عایشہ کی کیا خصوصیت ہے
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اوسمین ایسا دینی کمال ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپکی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون
یارسول اللہ ۞ انس یا امّ سلیم اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ۱۰۵۲
ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیه من امتی بدعوة لیس لها
باهل ان تجعلها له طهورا وزکوة وقربة تقربه بها یوم القیمة مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم
کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا
ہے اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جب کسی پر اپنی امت سے مین بد دعا کرون کہ اوسکے وہ لائق نہو تو ای رب اوس بد دعا کو اوسکے گناہون کی
طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دے یعنی کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے بدلے اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس سے روایت ہے کہ
میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی اب تجکو بڑھاپا نصیب نہ ہو جیو پس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے
کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یارسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ
لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یون بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ [illegible]
میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ
اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے ای کمبخت [illegible] نصیب [illegible] اوسکا برا نہین چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو
کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسیکے حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے
تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو : ایسی شفقت کسی ماں باپ مین دیکھی نہ سنی اب تو امت
پہ لازم کہ جب ایسا ہو رسول ہمراہ اوسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی ۞ انس یا امّ سلیم ان الله قد کفی واحسن ۱۰۵۳
قاله یوم حنین مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے ہمپر احسان کیا
یہہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ کیون تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یارسول اللہ مینے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب آوے تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنسکے یہہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی
تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین ۞ انس یا امّ سلیم ما هذا الذی تصنعین قاله حین راها تجمع عرقه ۱۰۵۴
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو یہہ کیا کرتی ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا
میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پونچھتی ہے
ام سلیم نے کہا یارسول اللہ یہہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپکا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے
اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

پسینا آپکا [illegible]

م اَنَسٌ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ **قالہ** لِامْرَأَةٍ کَانَ فِیْ عَقْلِهَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَةً مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانی کی ما دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تا کہ مین تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہی **ف** ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے **ق** عَائِشَةُ یَا بَرِیْرَةُ هَلْ رَاَیْتِ مِنْهَا شَیْئًا یُرِیْبُکِ یَعْنِیْ عَائِشَةَ **قالہ** حِیْنَ قَالَ فِیْهَا اَهْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بریرہ کیا تو نے عایشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب حضرت عایشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ یَا بُنَیَّةُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ **قالہ** لِفَاطِمَةَ حِیْنَ بَعَثَهَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْهِ یَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ فِیْ عَائِشَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بچی کیا تو نہ چاہیگی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اونکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عایشہ رضہ کے حق مین برابری چاہتین تھین **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُهٗ فِیْهِ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ هُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تونے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مینے اوس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوس جو میرے سر پاس تھا اوس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب مین کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اوسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کی بالی کے غلاف مین اوسنے کہا کہ یہ کہان ہی کہا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان کے کوئین مین **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہی کہ حضرت بیبیون سے صحبت نکر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند صحابہ کے ساتھ اوس کوئین پر تشریف لیگئے اور اوسکے نکالتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی ہی کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہی کہ جادوگر پہ جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا **ق** عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ یَعْنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۱۰۵۵
۱۰۵۶
۱۰۵۷
۱۰۵۸
۱۰۵۹

فرمایا کہ ای عایشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح میں حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اوٹھینگے مینے کہا یا رسول اللہ عورتیں اور مرد ایک دوسرے
کو دیکھینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے حواس کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسی کو دیکھے

۱۰۶۰ ھ عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ لَا تَکُونِی فَاحِشَۃً مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تو زیادہ گو بدزبان
ف اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیوں نے حضرت کو زبان دابکے بددعا کی حضرت عایشہ رضہ نے اونکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھکے لعنت کی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا اونھوں نے کہا اوس سے زیادہ کیوں کہا

۱۰۶۱ ق عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِی اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ فَھٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْھَرِی مِنْ ذٰلِکَ السَّمِّ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میں ہمیشہ افسوس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو مینے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہی کہ مجھکو معلوم ہوتا
اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے ف حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے
اب میرا انتقال ہی

۱۰۶۲ خ عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا یَعْرِفَانِ دِیْنَنَا الَّذِی نَحْنُ عَلَیْہِ یعنی
رَجُلَیْنِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا
جانتے ہوں اس دین کو جسپر ہم ہیں یعنی وہ دو مرد منافق ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت
تشریف لائے پھر اون دونوں کے حق میں حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں اون سے ظاہر ہوتی ہیں غالب ہی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت نے
گمان کہا یقین نہیں اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہی

۱۰۶۳ خ عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تمھارے پاس کھیل تھا اسواسطے کہ انصاریوں کو
کھیل خوش معلوم ہوتا ہی ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر میں گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہی بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہو
اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو

۱۰۶۴ ھ عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا لَکِ حَشْیَا رَابِیَۃً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَیْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِنِّی اَوْ لَیُخْبِرَنِّی اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی فَاَخْبَرْتُہٗ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ
الَّذِی رَاَیْتُ اَمَامِی قُلْتُ نَعَمْ فَلَھَدَنِی فِی صَدْرِی لَھْدَۃً اَوْجَعَتْنِی ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ
اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ قَالَتْ مَھْمَا یَکْتُمِ النَّاسُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِی حِیْنَ
رَاَیْتِ فَنَادَانِی فَاَخْفَاہُ مِنْکِ فَاَجَبْتُہٗ فَاَخْفَیْتُہٗ مِنْکِ وَلَمْ یَکُنْ یَّدْخُلُ عَلَیْکِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَکِ
فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَکَرِھْتُ اَنْ اُوْقِظَکِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِی فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَاْمُرُکَ
اَنْ تَاْتِیَ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَھُمْ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تیرا حال ہی جو
دم پھولی اور ہانپتی ہی حضرت عایشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں ہی سیر ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلادے
یا تو پھر مجھکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلادیگا حضرت عایشہ رضہ نے کہا مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر مینے حضرت کو سب حال بتلادیا
حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مینے اپنے آگے دیکھا مینے کہا کہ ہاں حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی میں ایسا دھکا مارا

کہ تیرا دم پھولتا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس جاتا میں
حضرت عایشہ رض نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس
آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوس نے مجکو پکارا اور تجسے چھپایا سو مین نے اوسکو جواب دیا اور تجسے مین نے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس آیا تھا
اور تو نے اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان مین آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرائیگی سو جبرئیل نے
کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت
ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور آ کر لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ
جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی پہنا اور اوڑھنی اوڑھکے
حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جلدی چلے مین بھی جلدی چلی سو مین جلدی سے آگے آ کر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان
کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا
سنت ہی **ف** عَايِشَةُ يَا عَايِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى
قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا **ف** قَالَهُ لَمَّا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ
فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الٰہی ہو مقرر ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہ ہوگا اور مین
آپکو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی
کہ مینے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب موںہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعا خیر
کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
بیخوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب معلوم ہوا
بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ڈرتی رہی بات مین لرزتا رہے **ھ** عَايِشَةُ يَا عَايِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا
مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ
حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت
کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَايِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ وَيُرْوٰى الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ
إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو کپڑا
اوٹھا دے اور دوسری روایت مین ہی کہ جانماز اوٹھا دے سو حضرت عایشہ نے کہا کہ مجکو حیض کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ مین نہین **ف** یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی **ف**

۱۰۶۵

۱۰۶۶

۱۰۶۷

۱۰۶۸ عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ وَاللّٰہِ لَکَاَنَّ مَاءَھَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَکَاَنَّ نَخْلَھَا رُؤُوسُ الشَّیَاطِیْنِ یَعْنِیْ بِئْرَ ذِیْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ خدا کی قسم اوس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اوسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اوس کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا

۱۰۶۹ ق عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت عایشہ رض یون روایت ہی کہ مینے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ رض کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پونہچانا مستحب ہی اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہی جیسے عایشہ رض نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

۱۰۷۰ ھ عَائِشَةُ یَا عَائِشُ ھَلُمِّی الْمُدْیَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایش چھری دے ف عایش اختصار ہی عایشہ کا مصابیح مین روایت ہی کہ سینگدار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کردے پھر حضرت نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو بچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی امت سے

۱۰۷۱ ھ عَائِشَةُ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا صَفِیَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا سَلُوْنِیْ مِنْ مَّالِیْ مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب یہ آیت اوتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہی آخرت کا مین مالک اور مختار نہین ہون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو

۱۰۷۲ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدَاکُنَّ لِجَارَتِھَا وَلَوْ کُرَاعَ شَاۃٍ مُحْرَقٍ ھٰکَذَا ذُکِرَ ھٰھُنَا فَلْیُنْشِیْ وَالرِّوَایَۃُ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسایی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نہ جانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پائون کی جلی تلی ہو اسیطرح اقلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یون ہی کہ ای مسلمان عورتو ناچیز جانے ہمسایی دوسری ہمسایی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو آپسمین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہی تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نہ چاہیے کرنا عورتونکو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا ہی

اَلْبَابُ السَّادِسُ

چھٹے باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول قسم وے ہین جنکے سر پر لیس آیا ہی

۱۰۷۳ خ عَائِشَةُ لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ اِلَّا ھَلَکَ بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلائے جاوینگے اوس مین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہی ایماندارونکا اور دوسری طرح یہ کہ اوسمین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرونکا حساب ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی

۱۰۷۴ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ

بالصرعة انما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب بخاری اور مسلم مین ابی ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان نہین کہ جو لوگون کو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق ابو ہریرۃ لیس الغنی عن کثرۃ العرض انما الغنی غنی النفس بخاری اور مسلم مین ١٠٧٥
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی حقیقت مین دل کی بے پرواہی ہی ف
یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع
آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند تو حقیقت مین غنی اور بے پرواہ قناعت والا ہی جسکا دل غنی ہی اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو
کچھہ حاجت نرہی کہ تو تونگری دل است نہ بمال ق ابو ہریرۃ لیس المسکین الذی تردہ التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ ١٠٧٦
ولا اللقمتان انما المسکین الذی یتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا بخاری
اور مسلم مین ابی ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر
پھراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وے لوگ ہین
کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر یعنی بدون دیے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال
نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہی انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کرلیا ہی اگر ایک مقام پر نپاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے نہ زبان ہین خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے
خ عبد اللہ بن عمرو لیس الواصل بالمکافئ ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا بخاری مین ١٠٧٧
عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا
حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے
مین اونسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھہ احسان کے بدلے احسان کر دینے مین کچھہ عمدہ بات نہین کافر بھی
ایسا کرتے ہین ق اسماء بنت عمیس لیس باحق بی منکم ولہ ولاصحابہ ہجرۃ واحدۃ ولکم انتم ١٠٧٨
اہل السفینۃ ہجرتان یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وکان قال لاسماء حین قدمت من الحبشۃ
سبقناکم بالہجرۃ فنحن احق برسول اللہ منکم بخاری اور مسلم مین اسماء بنت عمیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا
حقدار نہین تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھہ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہی یعنی عمر
فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمھاری نسبت ف ابتداے
اسلام مین جعفر طیار نے مع چند اصحاب مکے سے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینے مین ہجرت کرکے آئے اور خیبر فتح ہوا
تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کرکے آئے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کے اوس وقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ
اے اسماء ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسماء نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک مین گئے تھے ہمکو
ہر طرح کی تکلیف پہنچی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھہ تکلیف نہین پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا

۱۰۷۹ حبش مین جانا اور آنا جهاز پر سے ہوا تھا ق عُثمَانُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمَى
خَيْرًا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہین جو ملاپ کرا دیوے دو مین تو کہے نیک بات
یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہرچند جھوٹھ حرام ہی لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہی کہ دروغ مصلحت آمیز

۱۰۸۰ بہ از راستی فتنہ انگیز حم الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ بخاری مین صعب بن جثامہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجکو پھیر دینا نہین ولیکن ہم تو احرام باندھے ہین ف یہ قصہ ہوچکا کہ حضرت احرام باندھے
حج کو جاتے تھے راہ مین صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نلیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

۱۰۸۱ اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے ھ اَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنَّ السَّنَةَ اَنْ
تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہین کہ تمہارے
واسطے مینہہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہی کہ جسمین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھہ نہ اوگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہی کہ مینہہ برسے اور زمین

۱۰۸۲ سے کچھہ نہ اوگے کہ اسمین بالکل امید قطع ہی اور غضب الٰہی صاف کھلا ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ
صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوة نہین ف یعنی خدمتی غلام اور

۱۰۸۳ گھوڑے پر زکوة نہین اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہون تو اونپر زکوة ہی ھ جَابِرٌ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ
مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ
اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوة اور نہین
پانچ اونٹون سے کم مین زکوة اور نہین پانچ وسق سے کمتر چھوہارے مین زکوة ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی تو پانچ اوقیے
دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہی تخمینا پانچ من پختہ ہوئے حدیث مین
نصاب کا بیان ہی کہ اس سے کمتر مین زکوة نہین امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہو اوسمین زکوة
نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھہ حد مقرر نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوة ہی یعنی

۱۰۸۴ دسوان حصہ ق عَائِشَةُ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ
فائدہ لما حین قالت كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین ولیکن
ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہی یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ملنے کو
دوست رکھتا ہی اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہی تو وہ خدا سے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہی اور خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہی
یہ حضرت نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمایا جب حضرت عایشہ رضہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنی زندگی مین موت کا
برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہی اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہی اور

۱۰۸۵ موت کو برا جانتا ہی ھ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فائدہ لما لما طلقها زوجها ابو عمرو
بن حفص البتة مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہین جب حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے

فرمایا جبکہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی **ف** طلاق دو قسم ہی رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہی خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے نہ لیے اور اوسکی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہی اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین

ق جابر لیس من البر الصیام فی السفر بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہین **ف** حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہی لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین علما کا یہی مذہب ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی لیکن اگر طاقت ہو اور ضرر کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہی

ق ابو موسی سے لیس منا من حلق ولا خرق ولا سلق بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور مونھہ نوچے اور چلاوے **ف** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اوسکے غم مین یہ کام کرتے جس طرح ہندوؤن مین بال منڈانے کی رسم ہی اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہی پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہی اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین سواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہی اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین

ق انس لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ و المدینۃ لیس نقب من انقابہا الا علیہ الملائکۃ صافین یحرسونہا فینزل السبخۃ ثم ترجف المدینۃ باہلہا ثلث رجفات فیخرج الیہ کل کافر و منافق بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوا مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرتے ہون گے سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پھر کانپے گا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھہ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق

ق ابوذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ وہو یعلمہ الا کفر ومن ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوأ مقعدہ من النار ومن دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ کذا قال مسلم وقال البخاری لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک بخاری اور مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھہ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اوسکو خدا کا دشمن کہے اور حال انکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ نہ عیب لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گنہگار اور کافر نہوگا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر

١٠٨٦ ١٠٨٧ ١٠٨٨ ١٠٨٩

دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین کفر کا خوف ہے اور اگر
کوئی اس طرح کفر کی بات دیکھکر یا سنکر کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا الٹے اوپر پلٹ پڑے ق

١٠٩٠ ابن مسعود لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ وفی روایۃ
او دعا بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین منہہ کو کوٹے اور گریبان
پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین او ہے کہ جو ان تین کامون مین سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین ف کفر کے بول
یعنی واویلا واسیتا کہنا یا یون کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیان کر کرکے چلا کر رونا پیٹنا سنت
یہ ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن
دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین

١٠٩١ خ ابو ہریرۃ لیس منا من لم یتغن بالقرآن بخاری نے ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھہ بوجھہ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پرواہ نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نپڑھے اور مد اور شد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سفر مین
شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھہ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا
مطلب بوجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا
اوسکا دل ہرزہ ہو حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب ہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے
بشرطیکہ حروف کم زیادہ نہوا اور راگ راگنی کو دخل نہو کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہے

١٠٩٢ ق ابن مسعود لیس
من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمہا لانہ سن القتل اولا ویروی
لانہ کان اول من سن القتل بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو
مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی اور
دوسری روایت یون ہے کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے
بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
اسی طرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع کی نکالیگا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا

١٠٩٣ ق ابن مسعود لیس
ہو کما تظنون انما ہو کما قال لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم قالہ
لما نزلت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم فشق ذلک علی اصحابہ وقالوا اینا لم یظلم نفسہ
بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب یون ہے جیسا
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب آیت اوتری کہ جو لوگ
ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امن امان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے
کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھہ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو صحابہ
ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اکثر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو بھی ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت مین

ظلم سے مراد شرک ہی گناہ مراد نہین جنسے تم گھبرائے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنی خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

فصل فی نعم و بئس

اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظین ہین ١٠٩٤ **ھ** جابرؓ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرتؐ نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھہ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھہ موجود نہین ہی سرکہ حاضر ہی حضرتؐ نے اوسکو مانگا پھر حضرتؐ اوسکو کھاجاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اوسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایک بار بنالینا مدت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہی ١٠٩٥ **ق** حفصہؓ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مینے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب مینے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اوس رات سے عبداللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی ١٠٩٦ **خ** ابو ہریرہؓ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کیلئے اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے **ف** اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہی تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہی ١٠٩٧ **م** ابو ہریرہؓ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ وَيُرْوٰى نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مر جاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق مین ہی **ف** عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی ١٠٩٨ **م** عدی بن حاتمؓ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ **قاله** لِرَجُلٍ خَطَبَ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى مسلم مین عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یعنی کہہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرتؐ کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دونون کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا **ف** اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب سکھلایا کہ علحدہ علحدہ کہا کر ١٠٩٩ **ق** ابو ہریرہؓ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہی جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی **ف** اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کھانے مین سوا برادر اور مالدارون کے محتاجون کو نہین پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

الباب السادس

معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی دیکھے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانون کی آپسمین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت زیادہ ہونیکا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اوسنے محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی

١١٠٠ **ق** ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہے ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہے اون اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانوبند رسیون سے چھوٹ بھاگین **ف** اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسیطرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات نجانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نکہے کہ اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے

قرآن کو ہمیشہ دور کرتے رہنا و تاکید تکرار و شناعت غفلت کو سبب نسیان ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر بَیّنا اور بینما کی لفظ ہے

١١٠١ **ق** جَابِرٌ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھا یا پھر خدا نے یہ آیتین اوتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر **ف** اول اقرأ کی سورت اوتری پھر قریب تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا

١١٠٢ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجپر وے بہت بھاری پڑے اور اونھون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مارو سو مینے اونکو پھونک مار اسو وے جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹھون کی جنکے مین درمیان ہون یعنی صنعا والا اور یمامہ والا **ف** صنعا یمن مین ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا

خواب مین دو کنگن پہنانا اور انکا اڑجانا

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھہ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اون دو
جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھہ مین دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہی
اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بدی ہی مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پانون مین
گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہی واللہ اعلم

1103

ق ابْنُ عُمَرَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمَ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک
پیالہ لایا گیا سو مینے اوسمین سے پیا یہانتک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر مینے
اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھہ ہی **ف**
اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا
جیسے دودھ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق رض کی ثابت ہوئی
کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا

فضیلت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

1104

خ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ إِلَى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِلَى أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ وَاللهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ

بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہانتک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے
ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو مینے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کہ کیا حال ہی انکا یعنی انسے
کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑ کر مرتد ہوگئے تھے پھر ناگاہ ایک دوسرا گروہ
ظاہر ہوا یہانتک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ مینے کہا کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی
طرف مینے کہا کیا حال ہی انکا انسے کون قصور ہوا اوسنے کہا مقرر یے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا
کہ اونمین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کمتر بچتے ہین **ف** یعنی اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہین
جنھون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نومسلم مرتد ہوگئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی
خلافت مین اونکو قتل کیا انھین لوگون کا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے بد مذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب سے
یون اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذاللہ حضرت کے اصحاب ہین سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل کہ کسینے کسی بہو کے
سے پوچھا کہ دو اور دو کے کتنے ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہی
یہ گمان باطل اونکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہین
خدا کی مار اون بے ایمانون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین

1105

ق أَبُو سَعِيدٍ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ

حال مرتدین بعد انتقال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اون پر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہی اور بعضا اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے اسکی کیا تعبیر کہی یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رض کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا

فضیلت عمر فاروق رض

۱۱۰۶ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالا اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہوگیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا یہان تک اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہی اور معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلاکر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق رض خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلے گا چنانچہ صدیق رض کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہوگیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا

فضیلت صدیق و فاروق رض و خلافت ایشان

۱۱۰۷ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی سو مینے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمر رض کا محل ہی سو مجکو عمر رض کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹا یا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروق رض نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نتھی اس حدیث مین عمر فاروق رض کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی

بشارت جنت عمر فاروق رض

۱۱۰۸ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ

وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں حضرت ایوب برہنہ نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے میں رکھنے لگے سو اون سے اونکے رب نے کہا کہ اے ایوب کیا میں تجکو مالدار اور اس چیز سے جسکو تو دیکھتا ہے بے پرواہ نہیں کر چکا یعنی تو محتاج نہیں کیوں اسکو سمیٹتا ہے حضرت ایوب نے کہا کہ کیوں نہیں مجکو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجکو تو مال کی کچھ پرواہ نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہیں **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پرواہ نہیں ہوسکتا کہ اوسکو سر و پا مالک کی مہربانی پر سمجھے مال پر نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہے اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہیں

۱۱۰۹ **ھ** ابو ہریرۃ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاۤءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاۤءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاۤءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاۤءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْئَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاۤؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد تھا ایک بیابان میں کسی مین سے سو اوسنے ایک آواز سنی بدلی میں کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں اونڈیل دیا تو ایک جھیل وہاں کی جھیلوں سے اوس پانی سے لبالب بھر گئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اودھر کرتا ہے سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بدلی میں سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا سو اوسنے کہا میں نے اوس بدلی میں آواز سنی جسکا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ میں اس خدا کے احسان کی کس طرح شکرگزاری کریگا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میں اور میرے لوگ اور میں کھاونگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت میں پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلانے ملک فلانی جگہہ فلانے کھیت اور باغ میں پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں پس مسلمان کو لازم ہے کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکرگزاری کرے اور اوسکو اتفاقی نہ جانے اپنے حق میں داد الٰہی سمجھے

۱۱۱۰ **ق** مَالِكُ بْنُ صَعْصَعَةَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوَّةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاۤءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا

قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم
المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد
السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح
قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به
فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم
عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة
فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال
نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه
فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء
الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه
قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء
الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل
اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء
السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل
اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك
قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها من امتي ثم صعد بي
الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك
ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح
ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال
هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان
يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع
لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال
هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت

عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ
لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی
مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلَی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ
عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی
فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ فَقُلْتُ اُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّیْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ
وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَۃِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی
اسْتَحْیَیْتُ وَلٰکِنْ اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ حَدِیْثُ
الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ لٰکِنِّیْ تَتَبَّعْتُ فِیْهِ سِیَاقَ الْبُخَارِیِّ بخاری اور مسلم مین مالک بن صعصعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ
جس حالت مین کہ مین حطیم مین اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اوسنے پھاڑا اور کہا کہ مینے
حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسنے چیرا درمیان مین یہان سے یہان تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت
ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا
منتہی نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پر پہنچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار
فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون ہی تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی
اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک
کہ دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی
جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا
تو یکایک وہان یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یے یحیی اور عیسی ہین سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام
کیا سو اونھون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو
چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی
کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تھے
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا تو اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک
پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون
جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب
مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ پانچوین آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو
جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ چھٹے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی
جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا
اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے جواب دیا
پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رویا کسینے کہا ای موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسیٰ نے کہا مین
روتا ہون سو اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین
آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے
کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیمؑ تھے جبرئیل
نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیمؑ ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا
پھر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پچھلے سر کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیون
کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا ای جبرئیل یہ کیا ہین
جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا
کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے
کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہی جس دین پر تو اور تیری امت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی
پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہو کر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری
امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکیگی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجھسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر ا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی سو مین
موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس
نمازین اوتارین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے
اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز
پانچ نمازونکا حکم ہوا سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا
مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجھسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون
نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اوس سے اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین
شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا لیکن اب تو راضی ہون اور مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے
جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی

یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہی لیکن مینے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی ف حطیم اور حجر اوس مکان کا نام
ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس جگہ مکان کو کعبے سے
اوتر کی طرف علحدہ کر دیا کعبے کا نابدان اوسی طرف ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری
روایت یون ہی کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے
تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام
حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور اکثر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے مسکلے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دوبار سینہ
چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تا کہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس فکر نکرے اور دل مین
ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار آلہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ
حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اون مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے
تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے
زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت
کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی بڑی تعریف کی کہ باوجود کم عمر کے ایسا بلند مرتبہ پایا
کہ سب پیغمبرون سے افضل ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلے ہین یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی
سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد انھین نہرون سے ہوتی ہی گو ہمکو
نظر نآوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز
پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ
نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسیکی سیدھ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہی
اور کعبہ بھی اوسیکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی
نماز پر راضی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہو گئین سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر آلہی
کے خلاف بھی نہوا ف معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے
ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی
اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی
حضرت سے نشانیان نپوچھتے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو
دو معراجین ہوئی ہین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عائشہ اور
ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہی اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس
سے ایک روایت یون ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے
وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون تک چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی ق

۱۱۱۱ ابن عمر بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر فاووا الى غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار ارعى عليهم فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بني وانه نأى بي ذات يوم الشجر فلم اٰت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقي الصبية قبلهما والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فراوا منها السماء وقال الاٰخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها فابت حتى اٰتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الاٰخر اللهم اني كنت استاجرت اجيرا بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه حتى جمعت منه بقرا وراعيها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب الى تلك البقر وراعيها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر وراعيها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله ما بقي بخاري اور مسلم مین عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوس نے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اونمین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور رہا سو مین گھر مین نہ آیا یہان تک کہ مجکو شام ہو گئی تو مینے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا صبح تک یعنی مین اونکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے مینے نہ پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا کی

بیٹی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر
مینے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نمانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر
رضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون
کے اندر واقع ہوا اوسنے کہا ای خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی ازالہ
بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو
تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا
اوس برتن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماوین تھے پھر جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے
کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے مونہہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور
غلام اونکے چرانے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور
اونکے چرانے والون کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخرا پن نکر سو مینے کہا مین تجھسے ٹھٹھی نہین کرتا لے ان گائے
بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہے سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ
امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھولدے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہوسکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا
وسیلہ پکڑے حق تعالی اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین
داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے
اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والونکا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا
ناج بووے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے

۱۱۶۲ **ق** ابو هريرة بينما رجل يسوق بقرة قد حمل عليها
التفتت اليه البقرة فقالت اني لم اخلق لهذا ولكني انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان
الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وبينما راع
في غنمه عدا عليه الذئب فاخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استنقذها منه فالتفت اليه الذئب
فقال له من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وما هما ثم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس
بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ
مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر رض اور عمر رض سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو اون مین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین یہ چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

سبحان اللہ یعنی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ مانتے ہیں اور اس حال میں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ وہان نہ تھے **ف** یہ قول راوی کا ہی یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ وہان نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے حدیث فرمائی تھی ابو بکرؓ اور عمرؓ اوس مجلس میں نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونوں شخص موجود تھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین کو کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جسکی حضرت ایمان لائے

1113 **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ میں سو اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسنے اوسکو علحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدر دانی کی سو اوسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو کبھی مغفرت کا سبب ہی

1114 **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے بالوں کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر گڑ گڑ کرتا دھنستا چلا جاتا ہی **ف** ہر چند ستھری پوشاک پہننا بالوں میں کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھمنڈ آیا اور وہ اوسنے آپ کو دور کھینچا تو سخت غضب الٰہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت میں اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہیں پہنا اور اپنی اولاد کی بھی عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالوں میں کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی انکھیں جہانکے گی کی تہمت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کا کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین میں دھنسایا گیا تو ان حدیثوں سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ آیا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے نا امید نہ ہونا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر میں خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر لعن کی لفظ ہی

1115 **ق** جَابِرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ **ق** لَمَّا رَأَى حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ موںہہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا موںہہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک موںہہ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی

1116 **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا یا خود چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی سے مراد وہ ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑ جاویگی تو کبھی قیمتی چیز بھی چراویگا تو بیشبہہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا یا کہ یہ حکم ابتداے اسلام میں تھا اب منسوخ ہی

1117 **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

در زینت ... بعد ... دعوی کند

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو
جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑ لے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس
عورت پر جو اپنا بدن گُدواوے **ف** بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور تزویر
اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے

١١١٨

ق عَائِشَةُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ کو کہ اون لوگون نے اپنے
پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا
کہین میری امت بھی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو مسجد نہ ٹھہراوے اور جندب رضہ سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے
پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدگاہ نہ بنایو
مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاری پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے
تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نہ چاہیے خواہ پیغمبر کی قبر خواہ
اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان
مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے
منع کیا تھا یہود نصاری سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کرکے
محمدی بنین آمین

١١١٩

ہ اِبْنِ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے
اوسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے **ف** اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی

١١٢٠

ہ عَلِيٌّ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ
مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا
لعنت کرے اوسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان
مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے **ف** ماباپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے
ہوتا ہی یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی
سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے جیسے اچھوت
کرتے ہین اسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری
یہ کہ ہرچند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا
بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر موجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور جو
بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے
ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بیشبہہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے
کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

اس گائے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض دو ناچوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز نہ ہرگز نمانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر
اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف گوشت سے غرض نہین
انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی در المختار اور اشباہ
و نظائر مین موجود ہی کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت
خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو
بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین
بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی
اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے
ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قصہ اور فساد ہوگا
کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوا اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان
اور فرعون اور ابو جہل کہ انکا کفر بلا شبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات
نہین سو اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوا کافر کے رحمت الہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ رہیگا کہ مسلمان فاسق
کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ
اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماباپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لو کی لفظ ہی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین اور
دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوکے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے **ف** یعنی اگر مدینے کے
یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے
تابع ہین اونکا بھیڑون کا سا حال ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین

1121

ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر
جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پونہچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ
صحبت اور اسی غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو

1122

تا بابرکت ہو ع

۱۱۲۳ **ق** ابو ہریرۃ لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو میں انصار کی راہ پر چلتا **ف** دین میں امت پر نبی کی طاعت
واجب ہے نبی پر امت کی اطاعت نہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری راہ مراد ہے تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہیں اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہے
تو مطلب یہ ہے کہ دنیاوی کاموں میں اور مباحات میں حضرت کو انصاریوں کی خاطرداری منظور ہے یہ حدیث انصار کی بزرگی کی صاف دلیل ہے

۱۱۲۴ **ق** ابو ہریرۃ لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان
علیک جناح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر میں بدون تیری اجازت پھر تو
اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوڑے تو تجھپر گناہ نہوگا **ف** اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا

۱۱۲۵ **ھ** ابو ایوب لو انکم لم تکن لکم ذنوب یغفرھا اللہ لکم لجاء اللہ بقوم لھم ذنوب فیغفرھا لھم مسلم میں ابو ایوب رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھارے گناہ نہو جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا **ف**
اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الہی بہت غالب تھا بعضوں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضوں کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہیں اور شب و روز عبادت کریں بعضوں کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالیں تاکہ حرام کاری
میں گرفتار ہوں یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہے کہ گناہ پر پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے ویسی اوسکی غفار بھی صفت ہے کہ گناہوں کو معاف
بھی کرتا ہے یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہوں سے ڈرے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی
کفر ہے اور اس حدیث کا وہ مطلب نہیں کہ خدا کو غفار جان کر گناہوں پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہے

۱۱۲۶ **ق** ام حبیبۃ بنت ابی سفیان لو انھا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انھا ابنۃ اخی
من الرضاعۃ ارضعتنی و اباھا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درۃ
بنت ابی سلمۃ **قالہ** لھا لما عرضت علیہ اختھا عزۃ بخاری اور مسلم میں حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر درہ
تو میری دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہے مجکو اور اوسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے سوای میری بیبیو اپنی لڑکیوں
اور اپنی بہنوں کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھوں نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا
ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن ہے جسکا عزہ نام ہے آپ نکاح کیجیے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی
حیات میں سالی سے نکاح کرنا درست نہیں پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مینے سنا ہے کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا درہ نام ہے آپ
نکاح کیا چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہے کہ اول تو درہ میری ربیبہ ہے یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہے اور دوسرے دودھ کے
رشتے سے میری بھتیجی ہے نکاح کی کون صورت ہے

۱۱۲۷ **ھ** ابو برزۃ الاسلمی لو اھل عمان اتیت ما سبوک ولا ضربوک
قالہ لرجل بعثہ الی حی من احیاء العرب فسبوہ و ضربوہ مسلم میں ابو برزہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگوں پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون
لوگوں نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک میں ایک شہر کا نام ہے وہاں کے لوگوں کی خوش خلقی او

١١٢٨ یا زمزم دلی کا بیان کیا ق ابن عمر لو ترکتہ بین یعنی ام ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا
ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رہتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت
اوڈھنے سے نکلے درخت کی آڑ مین ہو کر چاہا کہ اوسکی آواز سنین اوسکی ماں نے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد صلعم آئے سو وہ چپ ہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوسکی ماں نہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہی
١١٢٩ تا کہ اوسکے بطلان سے لوگون کو خبردار کردین ق جابر لو ترکتیہا ما زال قائما ق لام مالک حین
عصرت العکۃ التی کانت تہدی فیہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک نہ چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے اوس
مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اون سے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک تھا
گھی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز مینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا
مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا ق
١١٣٠ ابو ہریرۃ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا و لضحکتم قلیلا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب
اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خور بھول جاو خوشی پر غم غالب
١١٣١ ہو جاوے غفلت کا سبب ہی جو چین سے رہتے ہو ق علی لو دخلتموہا لم تزالوا فیہا الی یوم القیمۃ یعنی النار
التی اوقدہا عبداللہ بن حذافۃ السہمی امیرا من امراۓ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمین پڑے رہتے یعنی اوس آگ مین جسکو عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک
سردار تھا حضرت کے سردارون سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بناکر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار
کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاو
اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب کردی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر
گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور اوستاد یا پیر کی اطاعت
خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین تابعداری
١١٣٢ تو نیک کام مین چاہیے خ ابو ہریرۃ لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اہدی الی ذراع او کراع لقبلت بخاری مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست یا پاے کی طرف بلایا جاون تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاون کا مجکو
تحفہ دیا جاوے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نچاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور
١١٣٣ م ابو ہریرۃ لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضوا عضوا یعنی ابا جہل مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اوسکا جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے ف ابو جہل نے ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمہارے

ہوتے محمد اپنا موںہہ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پانون سے اوسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو الٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اوسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہی ۱۱۳۴ **ھ** اَبُو مُوسٰی لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِکَ الْبَارِحَۃَ **قالہ** لہ مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو بیٹھا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ خوش آواز سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا **ف** ابو موسی نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت اودھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سنا لیے صبح کو یہ حدیث ابو موسی سے فرمائی

۱۱۳۵ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَاَلْتَنِیْ ھٰذِہِ الْقِطْعَۃَ مَا اَعْطَیْتُکَھَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللہِ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللہُ وَاِنِّیْ لَاَرَاکَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْکَ مَا اُرِیْتُ وَھٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُکَ عَنِّیْ **قالہ** لِمُسَیْلِمَۃَ وَثَابِتٌ ھُوَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق مین ٹھہر چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کونچے کاٹے گا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تاکہ مین ملک کا مالک بنون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار رہون تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اوسکے سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اوسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو ایسا جھاڑا کہ کچھ ثابت نرکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی ہی اپنے بندون سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبر رضہ نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کر کے اوسکو مارا اور اوسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبر رضہ اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی مین بحث رہتی ہی اوسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر رضہ کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اون سے ہوئے

۱۱۳۶ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَہٗ لَاَخَذَتْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَعْنِیْ اَبَا جَھْلٍ لَمَّا قَالَ اِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یُصَلِّیْ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

اگر وہ نزدیک آتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب اوسنے کہا تھا کہ اگر مینے محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن کچل ڈالونگا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا **ق** جابرؓ لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتک

۱۱۳۷ — هكذا وهكذا وهكذا **قاله** بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ مجھسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب مینے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مینے اون درموں سے اپنے دونون ہاتھ بھر گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو پورا کرے

۱۱۳۸ — **ھ** ابوھریرۃ لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم **ق** لرجلٍ قیل اکل عام یعنی وجوب الحجۃ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تمسے نہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ اے لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی بے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے **ق** عمران بن حصینؓ لو قلتها

۱۱۳۹ — وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح **قاله** لاسیرٍ من بنی عقیل اصابوا معها العضباء فاوثقوه فقال انی مسلم بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف** مصابیح مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت وہان سے ہٹے تو اوسنے کہا اے محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہین سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے **خ** ابوھریرۃ

۱۱۴۰ — لو کان الایمان معلقا بالثریا لناله ابناء فارس ویروی لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال او رجل من هؤلاء بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون مین سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے **ف** مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اتری واخرین منهم لما یلحقوا بهم یعنی پاک ہی وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو عرب کے سوا ہین تب حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستارون کا نام ہی جو نہایت متصل ہین

فضیلت اہل فارس

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیونکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی
باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم رح
اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علمائے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگونکو سمجھنا مشکل ہوتا
عبد اللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے

۱۱۴۱ خ جبیر بن مطعم لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم یعنی اساری بدر بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے

۱۱۴۲ م اسامۃ بن زید لو کان ذلک ضارا ضر فارس والروم یعنی العزل عن المرأۃ مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیونکو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کر باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی

۱۱۴۳ ق انس لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی الیھما ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اونکے ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوا خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیادار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور ۔ بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی

۱۱۴۴ خ ابو ھریرۃ لو کان لی مثل احد ذھبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء الا شیء ارصدہ لدین بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجھکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرتین اور کچھ اوسمین سے میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی

۱۱۴۵ م جابر لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم ق لہ لرجل جاءہ یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ وضیفھما حتی کالہ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج مانگنے آیا تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے یہان تک کہ اوسنے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین

اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہی تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہی

١١٤٦ م ابن عباسٍ لو يعطى الناس بدعواهم لادعى ناس دماء رجالٍ واموالهم ولكن اليمين على المدعى عليه مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہی **ف** یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کر ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی

ف گواہ بر مدعی وقسم بر مدعا علیہ وفائدہ طلب گواہان

١١٤٧ ق ابو هريرة لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہووے **ف شعر** اگر بدہد یک صلای کرم * عزازیل گوید نصیبی برم * دران دم کہ از فعل پرسند وقول * اولوا العزم رانن بلرزد ز ہول * رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہی ویسی اوسکی صفت

١١٤٨ ق ابو جهيم عبد الله بن الحارث لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه بخاری اور مسلم مین ابو جہیم رض سے روایت ہی جنکا نام عبد اللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا **ف** اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اوسوقت مین گناہ ہی جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین

١١٤٩ ق ابو هريرة لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا

١١٥٠ ق ابو هريرة لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سواے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے **ف** یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور ناتوانی کے پاؤن سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہی لیکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہی تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو

۱۱۵۱ **خ** ابن عمر لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہی تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ نکلے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین ہی واسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی اور حدیث مین بیمار کو سفر کرنا منع ہوا تو بیمار کو زیادہ تر نادرست ہی مثل مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق

فصل ہر فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لولا کا لفظ ہی

۱۱۵۲ **ق** ابن عباس لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذٰلِكَ یعنی صلوۃ العشاء **قالہ** حین اخرہا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین انکو واجب کر کے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب حدیث فرمائی **ف** معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہی یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہی

۱۱۵۳ **م** ابو ہریرہ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین انکو واجب کر کے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز مین **ف** مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی مسواک سے بو دفع ہوتی ہی وضو اور قرات قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکہ کے وقت زیادہ تر مستحب ہی مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی

۱۱۵۴ **خ** انس لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا **ف** یعنی انصاری مجھکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ مین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا

۱۱۵۵ **م** انس لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مُردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا **ف** یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مُردون کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مُردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہی سب آدمی اور جن اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی دشوار ہو جاوے

۱۱۵۶ **م** ابن عباس لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ **قالہ** لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا أَهْدَى إِلَيْهِ حِمَارَ وَحْشٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب اوسنے گورخر کو شکار کر کے حضرت کو تحفہ دیا تھا **ف** یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا

1157 درست ہی **ق** انس لو لا ان معی الہدی لاحللت بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کر کے حج کا احرام اوتار ڈالتا **ف** کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بدتھا
تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین بہ نیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ
عمرہ کر کے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے صحاب کو احرام اوتارنے مین حضرت کو
1158 احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہین تو مین بھی احرام اوتار ڈالتا **ق** انس رض
لو لا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتہا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجکو اسکا
خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کھاجاتا **ف** حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
1159 حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گرجانے سے مالک کو کچھہ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہی **ق** ابوہریرۃ لو لا
ان یشق علی المسلمین ما تخلفت عن سریۃ ولکن لا اجد حمولۃ ولا اجد ما احملہم علیہ و
یشق علی ان یتخلفوا عنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسیی لشکر کا ساتھ
نچھوڑتا لیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان
مجھسے چھوٹ رہین **ف** سریۃ اوس لشکر کو کہتے ہین جسمین نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اونکے ساتھ نہ تشریف لیگئے ہون یعنی
حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہوں لیکن ابتداے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے
اس سبب سے حضرت بھی کم جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث
1160 مین جہاد کی فضیلت اور رعیتون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی **ق** ابوہریرۃ لو لا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم و
لو لا حواء لم تخن انثی زوجہا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی **ف** حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور
سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے
حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھہ چھوڑنے سے اور اول باسی
رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم
سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم
1161 کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی **م** ابن عمر
لو لم تذنبوا لجاء اللہ بقوم یذنبون فیغفر لہم ویدخلہم الجنۃ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت مین لیجاتا
ف اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اوسمین دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے لئے
نہین تاکہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی

1162 **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لئن اور ان کی لفظ ہی **م** ام الحصین الاحمسیۃ ان امر

عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا مَا قَادَکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ مسلم میں ام الحصین رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تم پر نکٹا بوچا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے **ف**
یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی میں اوسکی اطاعت واجب ہے اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہیں جو خلیفہ کی طرف
سے حاکم ہوئے ہوں اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہیں ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو **م** جابر اِنْ بِعْتَ مِنْ ۱۱۶۳
اَخِیْکَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْکَ بِغَیْرِ حَقٍّ
مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تونے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجھکو حلال نہیں اوسکی
قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا
پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم
اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہے لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے
پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں **خ** ابن عمر اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ ۱۱۶۴
تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَہٗ یعنی اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر
تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں تو البتہ تم تو اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے
لائق تھا اور مقرر سب لوگوں سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے **ف** زید حضرت کے
آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام میں بھیجا تھا جب وہ وہاں شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا
کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگوں نے اونکی سرداری میں کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ
اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبوں میں داخل ہوئے **خ** ابن عمر اِذَا دُعِیْتُمْ اِلٰی کُرَاعٍ فَاَجِیْبُوْا ۱۱۶۵
بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت میں بکری کے پاؤں کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف**
یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہے اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہووے **خ** البراء بن عازب اِنْ رَاَیْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّیْرُ ۱۱۶۶
فَلَا تَبْرَحُوْا مَکَانَکُمْ حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ وَاِنْ رَاَیْتُمُوْنَا اَوْطَاْنَاھُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ
قالہ یَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُبَیْرٍ وَاَصْحَابِہٖ وَکَانُوْا خَمْسِیْنَ رَجُلًا بخاری میں براء بن عازب رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیاں ہمکو اوچک لیجاتی ہیں تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ میں تمکو نہ بلا بھیجوں اور اگر تم ہمکو دیکھو
ہمنے اون کافروں کو اپنے قدموں سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ میں تمکو نہ بلا بھیجوں یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم
اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو حضرت نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیوں سے جو پچاس جوان تھے فرمایا **ف**
جنگ احد میں حضرت نے کافروں کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے
متعین کیے اور ان سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانوں نے حملہ کیا کافروں کو شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیرانداز تھے کافروں کی
شکست دیکھ کر وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ مانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر اودھر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے سبب شامت نافرمانی اسکے

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے سرد پانی میں دودھ ملاکر حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو مونہہ لگا کر پینا سنت ہی **ف** ۱۱۶۲ جابر ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطۃ محجم او شربۃ من عسل او لذعۃ بنار بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا ہی تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی **ف** اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج پچھنے لگانا ہی اور اگر مواد کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث مین تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمر رض سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے لگانے سے یعنی پس سر عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور چہارشنبے اور جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے ہاتھ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علماے حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سواے داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہی **ھ** ۱۱۶۳ جابر ان کدتم انفا لتفعلون فعل فارس والروم یقومون علی ملوکہم وہم قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتکم ان صلی قائما فصلوا قیاما وان صلی قاعدا فصلوا قعودا **قالہ** حین صلی قاعدا والناس خلفہ قیام فاشار الیہم فقعدوا فلما سلم قال مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرنے وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر امامون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہی **ھ** ۱۱۶۴ معیقیب بن ابی فاطمۃ ان کنت لا بد فاعلا فواحدۃ مسلم مین معیقیب بن ابی فاطمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو وے تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو تو ایکبار کا کرنا مضایقہ نہین ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا ۱۱۶۵ جبیر بن مطعم ان لم تجدینی فاتی ابا بکر **قالہ** لامراۃ امرہا ان ترجع الیہ فقالت ارایت ان جئت ولم اجدک بخاری مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابو بکر پاس آئیو یہ حضرت نے

اوس عورت سے کہا جیسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن
ف یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین
کرتا ہون سو وہ کریگا علما نے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر رض کی خلافت کا صاف اشارہ ہی **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ
١١٧٦ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ
يَنْبَغِيْ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوترو کسی قوم مین پھر وے تمہارے واسطے سامان
کردین جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو **ف** بعضے کا قول ہی
حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس
حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر جبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ ہی کہ مہمانداری کرنا مستحب ہی
١١٧٧ **ھ** اَنَسٌ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہوجاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت آپہنچیگی
ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے حدیث فرمائی یعنی
یہ لڑکا بڈھا نہونے پاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے
حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بد عقاد
١١٧٨ ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہی کہ قیامت کو نہین جانتا ہی **ق** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ
لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ یعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجّال ہی تو تجکو اوسپر قابو نملیگا
اور اگر ابن صیاد دجّال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین **ف** ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے
حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا
ہی اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجّال ہی اسواسطے عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین
اسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجّال ہی تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجّال کی موت حضرت عیسیٰ کے
١١٧٩ ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجّال نہین ہی تو اوسکے دھوکے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہی **ھ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ
لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا
ضرور روزہ رکھونگا **ف** حضرت مکے مین عاشورے کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جانکر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا
١١٨٠ انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی **م** اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهٗ
لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو ضرور بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین
فرمایا **ف** اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچون وقت کی

بیان روزہ عاشورہ

حنیں

فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوا فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا تو مطلب کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف سے کچھ کمی زیادتی نہو گی جیسا کہ حضرت سے سنا ہے ویسا ہی اون سے کہونگا

1181 ابو ھریرۃ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ **قاله** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ اِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تونے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اون پر غالب رکھیگا جب تک تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اون سے احسان کرتا ہون اور وے مجھسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غم خوری کرتا ہون اور وے مجھسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین **ف** یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہے تو وے لوگ تیرے ساتھہ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری کے کچھہ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اوس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا سوا اسکے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہا اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہے **ق** 1182 حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو **ف** یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے کہ اونکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق** 1183 ابْنُ مَسْعُودٍ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کرے گی یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین کہا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہے بعضے کہتے ہین کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھہ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو تئیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بائیس ہجری تک تمام ہوچکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کرکے کچے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علماے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین اولٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ

ف خیریت قرون ثلثہ و ظہور بدعتی بعد آنہا و بیان حقیقت بدعت

دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نرہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین مردود نے تکرار اوسکا تھا وہ حق ہی اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل اون تین زمانون مین بلے دغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہی اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اوسمین سراسر دین کی بربادی ہی اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکین ہین اور ہونگی سب کی خوبی اونکی برائی اور گمراہی سمجھ جاوے والله اعلم

1184 هـ ابو هريرة خير امتي القرن الذي بعثت فيه ثم الذين يلونهم قال ابو هريرة والله اعلم اذكر الثالث ام لا ثم يخلف قوم يحبون السمانة يشهدون قبل ان يستشهدوا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہی جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وہ لوگ بہتر ہین جو اون سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت پائے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہی کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین پھر حضرت نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی اونکو خوف خدا اور روز قیامت نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑکر بدن کی آرایش اور تازگی مین مشغول ہوکر بندۂ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا تو دیندارون کو لازم ہی کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا سمجھنا اونکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہو گیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا پیشوا بنایا

1185 ق انس خير دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خير بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلون مین خیر اور خوبی ہی **ف** مدینے مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اس واسطے سب کی مجمل تعریف کی مگر جن لوگون نے زیادہ تر جان نثاری کی اونکے علحدہ علحدہ نام لیکر خوبی بیان کی

1186 هـ ابو هريرة خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخير صفوف النساء آخرها وشرها اولها مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کی صفون مین پہلی صف بہتر ہی اور بری صف پچھلی صف ہی اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہی اور بری پہلی صف ہی **ف** حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اوسکے عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے نہایت دور رہے اور پچھلی صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور رہے عورتون سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا

خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اوسمین کمال پردہ پوشی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہی اوسمین پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی اونکا ایک مقام متصل ہونا نچاہیے

1187 خ جابر خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی ہی جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین کوہ کے اونٹ آئے حضرت نے جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل نہین اسواسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور پیمانے والی چیز مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین

1188 خ عثمان وعلی خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ بخاری مین حضرت عثمان رض اور علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے **ف** خواہ روان پڑھے اور قرارت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہی نہ محض ترتیل حروف

1189 **ق** ابوہریرہ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی **ف** ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہوگئی تھین حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر رہوں اور چلاوین اور مین بڈھی بھی ہوگئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کرسکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہی کہ درد والی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے

1190 **ق** علی خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی

1191 **م** ابوہریرہ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعے کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے کے دن **ف** چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کرین اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتدا پیدایش عالم کی یکشنبے ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین جب حضرت عیسی مقتول اور مصلوب ہوکر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہی اسواسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی

جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں
ہر چند بظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدم ع کے آنے سے عالم مین
بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی ۱۱۹۲ **م** عوف
بن مالك خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ
اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور برے سردار وے ہین
جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھین تم اونکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیوین **ف** جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہو
اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث مین
حاکمون کو نصیحت ہی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی ۱۱۹۳ **خ** ابن عباس اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ
مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِيَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيْقَ دَمَهُ
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی
زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا
صرف اوسی کی خونریزی کے واسطے **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور
شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبد اللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ
کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین
رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا
اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہہ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی
کچھ حاجت نہین ۱۱۹۴ **ھ** ابو ھریرۃ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ
مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور
فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانین جو کہ انمین ثواب ہی تو مقرر انکے واسطے آوین گھسلتے ہی سہی **ف** عشا کے وقت نیند کا غلبہ
یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے
ان دونون وقتون کی نماز اون سے نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چراوے اوسمین نفاق کی علامت
موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے ۱۱۹۵ **ق** ابو ھریرۃ وعایشۃ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ
قَلَّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے
اگرچہ تھوڑا ہی ہو **ف** مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا بیدار ہی غافل نہین کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا
سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل نگین ہو جاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور

عشا و فجر کی نماز منافقون پر بھاری ہی — نفاق کی علامت — فضیلت مداومت عمل

گاہ گاہ کرنے مین اوسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو

١١٩٦ **ھ** ابو ہریرۃ اَحَبُّ البِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبغَضُ البِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسوَاقُھَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازار ہین **ف** مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازار ہین اس واسطے ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین

١١٩٧ **خ** عَبدُ اللّٰہِ بنُ عَمرٍو اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاؤدَ کَانَ یَصُومُ یَومًا وَیُفطِرُ یَومًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاؤدَ کَانَ یَنَامُ نِصفَ اللَّیلِ وَیَقُومُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن نرکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے **ف** ایکدن روزہ رکھنا اور ایک روز نرکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سر مشقت اور جاگسکتا ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے

١١٩٨ **ھ** سَمُرَۃُ بنُ جُندُبٍ اَحَبُّ الکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَربَعٌ سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاتَ مسلم مین سمرہ بن جندب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے **ف** یعنی چاہے اول سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی

١١٩٩ **ق** عُقبَۃُ بنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوطِ اَن تُوفُوا بِھَا مَا استَحلَلتُم بِہِ الفُرُوجَ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کرلین **ف** جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو اونمین سے اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر نبلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا

١٢٠٠ **ق** اَبُو سَعِیدٍ اَخوَفُ وَفِی رِوَایَۃٍ اِنَّ اَخوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیکُم مَا یُخرِجُ اللّٰہُ لَکُم مِن زَھرَۃِ الدُّنیَا قَالُوا وَمَا زَھرَۃُ الدُّنیَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الاَرضِ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَھَل یَاتِی الخَیرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاتِی الخَیرُ اِلَّا بِالخَیرِ کَیَاتِی

الخير الا بالخير لا يأتي الخير الا بالخير ان كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم ويروى يقتل حبطا او يلم الا آكلة الخضر فانها تأكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم اجترت وبالت وثلطت ثم عادت فأكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي يأكل ولا يشبع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجھکو تم پر ڈر لگا ہے وہ چیز ہے جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا دنیا کی زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی بلاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہے کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے البتہ ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اوگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہے پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہے یا اوس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاکت نہین کی وہ کھایا کیا یہان تک کہ جب اوسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر چراگاہ مین پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہے سو جسنے اوسکو کمالیا اور بجا صرف کیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہے اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہے کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہے اور کبھی آسودہ نہین ہوتا ف اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقدارون کا حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہے جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے کر گرمی کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے حق مین کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے اوس جانور کا حال ہے جسنے گھاس چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہین اور گرمی کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہے اور مصارف خیر مین صرف کر کے اپنے رب کی شکرگزاری کرتا ہے ف

۱۳۰۱ عائشة اسرعكن لحاقا بي اطولكن يدا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہے یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مریگی جو سخی ہے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہے اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ ہے کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ف

۱۳۰۲ ابو هريرة اشعر كلمة تكلمت بها العرب كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہے جسکا ترجمہ مصرع ہے کہ ع اللہ کا نام سچا

سب جھوٹا ہی جتنی یعنی سوا خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی ف زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا
مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور
نصیحت پر مشتمل ہوا اوسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ
حکیم سنائی کا ھ ابو ھریرۃ اَصْدَقُکُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی ف یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے
سے آیینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان
ہوتی ہین ھ ابو ھریرۃ اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَخْبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ لَا مَلِکَ
اِلَّا اللّٰہُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت گنہگار اور خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ
مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوا خدا کے ف ایران کے بادشاہون
کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے
حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب مناسب ہے کہ چھوٹا مونہہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے
رحمن اور قدوس ھ جابر اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا
قیام دراز ہو ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قرات زیادہ علمانے کہا ہی کہ دن کو
رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی ھ ثوبان اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ
عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مسلم مین
ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل
ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا غازیون پر خرچ کرتا
ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ ملوک ہی
خصوصاً راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے
دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور ظاہر ہی کہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی
ھ ابو ھریرۃ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَہْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ
صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل
نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز
اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اور اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اوسمین دخل نہین
ھ ابو ھریرۃ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو ف سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہی
اور بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت

١٢٠٣ ١٢٠٤ ١٢٠٥ ١٢٠٦ ١٢٠٧ ١٢٠٨

قرب آلہی حاصل ہوتا ہے اور کمال رحمت آلہی اسپر متوجہ ہوتی ہے تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانئے **ق** اُمِّ حَرَام ۱۲۰۹
بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑیگا اونپر بہشت واجب ہوا **ق** اُمُّ حَرَام ۱۲۱۰
بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطینیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے **ف** ام حرام سے
روایت ہی کہ ایکروز حضرت اسکے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے سینے پوچھا کہ یا حضرت آپکی اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مینے
خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہین جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا
اونکو بہشت واجب ہوا مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین داخل ہی چنانچہ ام حرام
اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک
ہوئین پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوئے
جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے
مینے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے
آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم ۱۲۱۱
مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا **ف** مقصود اصلی دنیا مین
انسان کی حیات ہی اور کشت خون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ
مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان سمجھنا نہ چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا
خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ بخاری مین ۱۲۱۲
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب والا ابو طالب ہی اوسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان
ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہی **ف** ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب
دوزخیون سے اوپر عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کا خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر کل کا لفظ ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا ۱۲۱۳
عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہی
سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی مین جوڑا جاویگا **ف** عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانورونکی دم جمتی ہی آدمی
کے بدن مین اوسکو ڈھڈی کہتے ہین بعض نے فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر ڈھڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہی
اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہین گلتی
یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ۱۲۱۴
حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہی

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہی چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹھا دعوی کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اوسکی جورو بیٹی سے حرام کاری اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی ڈانڈ رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ غرض ہی سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا

1215 **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اونکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہونکو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص جو دیون کہے کہ او میان فلانے مینے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی **ف** پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب اوسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون

1216 **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنیوالا کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا **ف** اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے نراضی ہونے پر انکار ہی

1217 **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری مین یعنی اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لاد دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی **ف** یعنی ہر روز ہر آدمی کو

خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندونکو اوسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی پھر
فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تم ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اوسکی سواری پر
سوار کر دینا اوسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد میں جانا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل
ہین یعنی جو بات آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکر گزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجالاوے **ق** ابو موسی

۱۲۱۸ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کر دیوے حرام ہی
ف اسمین بنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آوے گی

۱۲۱۹ **ق** ابن عمر کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ اَوِ الْکَیْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا
ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر
اور کرتب کو اسمین دخل نسمجھے اور نادان پر ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا **ق** ابن عمر

۱۲۲۰ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیر دست سے پوچھا جاویگا **ف** پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ
سب کا حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی یہ پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی اور
مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیر دست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون نہ ادا کیا

۱۲۲۱ اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین **م** جابر کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا لِّمَنْ شَرِبَ
الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اسکا عہد ہی
کہ جو نشہ دار چیز پیےگا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۲ **ق** ابن عمر کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَّمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا
لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز
شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نپیےگا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی
خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی

یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہوکر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوا بدون نشے کے حرام نہین لیکن اکثر محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین کو ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا میں اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علما حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہین جو چاہے اوسکو دیکھے **ق** ابن عباس ۱۲۲۳ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ مین ہی **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی **ق** جابر ۱۲۲۴ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی **ف** یعنی اومین خیرات کے برابر ثواب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قد ہی **ق** ۱۲۲۵ أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ قاله لها يوم فتح مكة بخاری اور مسلم مین ام ہانی رضہ ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تو نے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** جابر ۱۲۲۶ قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قاله له بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر رضہ سے فرمایا **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سب کے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ایسا تیز قدم نتھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال مینے اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پہونچے تو مین حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجکو دیے **ف** جب چیز بیچی تو بائع کو اومین کچھ شرط کر لینا درست نہین اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا سول لینا ہی غرض تھا **ھ** عبد اللہ بن عمرو ۱۲۲۷ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پونہچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایماندار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنور گئی اور قناعت اور ضروری قوت سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہی الطمع آدمی کو نظرون مین ذلیل اور حقیر کر دیتی ہی **شعر** ای قناعت تو نگرم گردان ؛ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ؛ لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہین بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی **خ** ابن عمر ۱۲۲۸

قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
مجکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تم نے اسامہ کے حق میں کچھ کہا ہے اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ پیارا ہے **ف** اسامہ کو حضرت نے
آخر عمر میں ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگوں نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے میں کیا حکمت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٢٢٩ ھ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا
تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي
أَنَّ مَنْزِلِي إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي
مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہے خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری مرد سے فرمایا جس سے
لوگوں نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اوس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور اوس مرد کا حال
یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی
خوشی نہیں کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤں تو پلٹنے کا
بھی ثواب لکھا جاوے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونوں میں ثواب ہے جتنا گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی

١٢٣٠ زیادہ ہوتا ہے ھ ابن مسعود قَدْ سَأَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ
لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا أَوْ أَفْضَلَ **قَالَهُ** لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا
تَدْعُو وَتَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ مسلم میں عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتوں اور گنے ہوئے دنوں اور بانٹی ہوئی روزیوں کو خدا ہرگز نہ جلدی
لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ مجکو
دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے فرمایا جبکہ اونکو یوں دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو
برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنی موت
اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت میں مقرر ہو چکا ہے وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہیں تو اسکے دعا کرنے کی
کچھ حاجت نہیں کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہیں لیکن ایمان دار کو بہتر ہے کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہے

١٢٣١ اور بندگی کی علامت ہے ق ابو ہریرہ قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِي رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتَهُ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمھارے کام سے جو تم
دونوں نے اپنے مہمان سے کیا **ف** حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری
اوسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہے اوسنے کہا کچھ نہیں ہے مگر لڑکوں کا کھانا رکھا ہے ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکوں کو بہلا کر سلادے
اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکوں کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اوٹھکر چراغ کو گل کر دیا
تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہیں تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان جب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے

بھوکے سوئے ہی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور اونکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا
حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایمان دار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالی نے
قرآن مین فرمایا ہی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو
مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ اہل بیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر رض سے
بیعت کر لین حق تعالی بدگمانی سے پناہ مین رکھے

۱۲۳۲ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنُوْا اَنْبِيَآءَ فَاِنْ يَّكُنْ فِيْٓ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر تم سے
پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق رض ہوگا **ف** بیشک حضرت کی امت اگلی امتون
سے افضل ہی توجب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لقد ہی

۱۲۳۳ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ **قَالَهٗ** لِامْرَاَةٍ قَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو اپنے
گرد بڑا مضبوط سپر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے
گاڑ چکی ہون **ف** یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین بچ گیا عورت
بوجھی تھی کہ بد قسمتی سے اوسکی اولاد مر گئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کر دی کہ تو رنج نکر کہ اونکے سبب سے تو بلاے
عظیم سے بچیگی

۱۲۳۴ **خ** عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَّهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا بخاری مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے
نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی **ف** جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا
عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا
غم دور ہو جاوے

۱۲۳۵ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے
فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی **ف** حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے
کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت بد بات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپکو بہتر
سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی

۱۲۳۶ **ھ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ **قَالَهٗ** لِلْجُهَنِيَّةِ
الَّتِيْ اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہی
کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا مین اپنی جان نثار کی
بھی سیکو افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا **ف**

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اوسکے والی سے
فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھوائے تاکہ بدن کھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اوسپر نماز پڑھی حال آنکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری
کسیکو معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہی کہ ستر گناہگاروں کی مغفرت
کے واسطے کفایت کرتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم
ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہی خ ابو هريرة لقد تحجرت واسعا قاله لاعرابي قال اللهم ارحمني ۱۲۳۷
و محمدا ولا ترحم معنا احدا بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو تنگ کیا کشادہ رحمت والے
کو حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یوں دعا مانگی کہ الٰہی مجپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت
الٰہی مین بڑی وسعت ہی سارے جہان کے گنہگاروں کو کفایت کرتی ہی تو کیوں تنگ حوصلہ ہوتا ہی م انس لقد رأيت اثني عشر ۱۲۳۸
ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها قاله لرجل جاء وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله
كثيرا طيبا مباركا فيه وقيل الرجل هو رفاعة بن رافع الانصاري مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتوں کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اون مین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضونے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہی ف
حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے
پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا
لیجاتے ہین م ابو هريرة لقد رأيت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق ۱۲۳۹
كانت تؤذي الناس مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا
تھا بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگوں کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی
راحت رسانی بہشت مین پونہچاتی ہی م ابو هريرة لقد رأيتني في الحجر وقريش تسألني عن مسراي ۱۲۴۰
فسألتني عن اشياء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كربا ما كربت مثله قط فرفعه الله لي انظر اليه
ما يسألوني عن شيء الا انبأتهم به وقد رأيتني في جماعة من الانبياء فاذا موسى قائم يصلي
فاذا رجل جعد ضرب كانه من رجال شنوءة واذا عيسى بن مريم قائم يصلي اقرب الناس به شبها
عروة بن مسعود الثقفي واذا ابراهيم قائم يصلي اشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت
الصلوة فاممتهم فلما فرغت من الصلوة قال قائل يا محمد هذا مالك صاحب النار فسلم
عليه فالتفت اليه فبدأني بالسلام مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین حطیم مین تھا اور قریش

مجسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجکو خوب یاد نہ تھین اور مجکو
رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی
مجسے وے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اوسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مینے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسی تو کھڑا
نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأۃ کے لوگ اور ناگاہ عیسی بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا
نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین
سے زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمھارا صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مینے اون پیغمبرون کی امامت
کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا اے محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا
سو اوسی نے مجکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے
بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو
یاد نہ تھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی
کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب
کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین
جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا
شنوأۃ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ
نماز پڑھتے ہین ہر چند اوس عالم مین عبادت فرض نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاٰی
هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِي اَحَدَ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ رَجَعَا بِاَبِي بَصِيْرٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے
ف حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان
ہو کر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے
اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اونمین سے مسلمان ہو کر آویگا خدا اوسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا
اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت نے مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر
مسلمان ہو کر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے
چھ کوس پر پہنچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی
ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی
پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا
کہ حضرت مجکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے
پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونھون نے مارنا شروع کیے تو قریش

۱۲۴۱

نہایت عاجز ہوئے پہر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بُلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا

۱۲۴۲ هـ ثوبان لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِي اللّٰهُ بِهِ **قَالَهُ** حِينَ سَأَلَهُ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور حال انکہ مجکو اوسکا کچھ بھی علم نتھا یہان تک کہ خدا نے مجکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہی اور کبھی ما سے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ انکو سواے پیغمبر کے کوئی نہین جانتا بتلایئے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور کبھی ما کی صورت پر سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پہر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہی جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ما کی صورت پر ہوتا ہی پہر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین

۱۲۴۳ خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا ای ابو ہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ مین دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا اسعادتمند لوگو نمین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہوکر کہا **ف** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی سفارش چھہ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جبکہ لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبر ائینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشا وینگے اور حساب کتاب کرا کے اوس مصیبت سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت کبری ہی یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اوس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی شفاعت کر کے راہ سے پہر وا وینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے ہین نکالے جاوینگے جنکے بدن سواے سجدے کی جگہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کی اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم

۱۲۴۴ خ عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ **قَالَهُ** لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی چالے اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اوس سے

یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تونے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہی کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تمسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا

۱۲۴۵ ھ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اونسے بھاری پڑین وے چار بول یے ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کر رہی ہو اونھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری

۱۲۴۶ خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضر موت کے شہر تک سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو **ف** خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سائے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا یعنی ہماری بے صبری سے غصب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دیندارون پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تمپر تو ایسی سختی کبھی نہین آئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبرائے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر شر اوسکو مخلصی ہوگی

۱۲۴۷ ح عَايِشَةُ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ

فضیلت ... [illegible]

بیان مصائب ... دین ... [illegible]

بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا **قَالَہٗ** لَهَا حِيْنَ قَالَتْ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مینے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھسے بیعت کی جس دم کہ مینے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مینے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو مینے رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین آیا مگر اوس مکان مین کہ جو اس رستہ ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہی سو مینے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ مینے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مینے دیکھا تو اوسمین جبرئیل ہی سو اوسنے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سُنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اون کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجھکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا ای محمد مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھپر حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دبا دون اون دونون پہاڑونکو جنکے درمیان مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا ان کافرون کی پیٹھہ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے حضرت عایشہؓ سے کہا جب حضرت عایشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحُد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا **ف** جب ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھہ حضرت کی بات نہ سُنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہشکار دیا اونھون نے بہت سی بری حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے پھر جب قرن الثعالب مین پہنچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑونکا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ

بیان صبر آنحضرت بر ایذا کفار و نخواستن بلاکی شان باوجود اجازت الٰہی

۱۳۴۸ عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ

عَلٰی رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھا وے پھر مین اون مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے **ف** اس حدیث سے بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض عین ہونا ثابت ہوا ہی اسلئے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ

۱۲۴۹

تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی ۝ عَائِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اونکے بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوا خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے مومنین **ف** اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تا کہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اگر خدا اور مومنین نمانینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھدیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی ۝ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ

۱۲۵۰

وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابودرداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین **ف** اس حدیث کا سبب یہ کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا اسے اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنانا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین ہی اسلئے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض آنے یا لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے ۝ جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى

۱۲۵۱

عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت

وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہان تک کہ مجکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین اور انکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہے **ف** عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین معمول ہے اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاستناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال ہے کیون جان مفت تکلیف لو تھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون

اَلْبَابُ السَّابِعُ

۱۲۵۲ ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر الف لام ہے **خ** سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ **قاله** حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ بخاری مین سلیمان بن صرد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا **ق** عَايِشَةُ

۱۲۵۳ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اون مین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملا ہوا اور الفت والا ہوا اور جو اونمین سے وہان نا آشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور بھٹکا رہا **ف** یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھین جن جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین باہم شیر و شکر ہوگئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی بیچو بیچ بھٹکتے رہتے کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ اور یہی سبب ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہے **شعر** حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ٭ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

۱۲۵۴ **ه** اَبِیْ مُوْسٰى وَاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسی اور ابی بن کعب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا **ف** جب کسیکے مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہے تو بے اطلاع گھس جانے سے شرما دیگا

۱۲۵۵ **ه** جَابِرٌ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان مارنا طاق ہے یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہے یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہے **ق** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ

۱۲۵۶ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا **قاله** لِجِبْرَئِيْلَ حِيْنَ جَاءَهُ عَلٰى صُوْرَةِ

رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى
الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اسکی گواہی دے کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہے اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھے
اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانۂ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہہ حضرت نے جبرئیل
سے کہا جب جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو اونھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلائیے حضرت
نے فرمایا ایمان یہہ ہے کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے پیغمبرونکو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو
اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہہ ہے
کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہے
جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ تر نہین جانتا یعنی
قیامت کی ناواقفی مین تم اور مین دونون برابر ہین جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہہ ہے کہ لونڈی
اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ
قیامت کے قریب کنیزک زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہہ ہے کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون
کو کہ بڑائیان مارینگے عمارتین یعنی کمینے اور نے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بنا کر فخر کرینگے **ف** یہ پوری روایت
اس حدیث کی یون ہے کہ عمر فاروق رضہ نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ
اوسپر کچھہ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے
ملا کر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ ای محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر
وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہے کہ یہہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور اوسکا
رسول ہی زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے
ہین سو اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہے یعنی سب حدیثون کی یہہ حدیث جڑ ہے اسواسطے کہ
جو مطلب اور احادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر
شامل ہے حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ
اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری
اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب
خوبیون سے موصوف ہے اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین مگر جب

حکم سے سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اور کتابوں کا یوں عتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے جو
اونمیں ہے سب سچ ہے کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سو چار کتابیں ہیں دس حضرت آدم پر اور تیس اور بعضے پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت
ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابیں تو تمام عالم میں مشہور ہیں توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتقاد نہیں اور دوسرے کہ وے منسوخ ہیں اور
تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابوں میں مطلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو بعد قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہیں اور پیغمبروں کا
یوں عتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیونکی طرف بھیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلاویں
اور اونکا دین اور دنیا سنواریں اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نلاوے سب گناہوں سے
پاک ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیہوں کھانا بالقصد نتھا بھول چوک
تھی اسی طرح اور پیغمبروں کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جتنے کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں
ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد میں داخل ہے ایمان کا جزو اور رکن نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور پچھلے دن کا یوں عتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیاں اور صور کا پھونکنا اور مردونکا
جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزیں حق ہیں
انمیں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں عتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہے بدون
اوسکی خواہش کے پتا ہلے نہ کوئی بوٹا لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمیں غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ
عقل ہماری میں اتنی کہاں طاقت ہے کہ خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہے کہ یوں اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہے نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہے پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہے کہ عبادت میں
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہے اسکو مراقبہ کہتے
ہیں اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہیں کہ اس تصور میں آدمی ادب سے بے
یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پانوں ہلاوے یا نظر کو اودھر کرے معلوم ہوا کہ
تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور کہا ہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہیں اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور مشاہدہ اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث میں حضرت نے
تینوں مقام کو بیان فرما دیا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمیں اعتقاد کا بیان ہے اور احسان اشارہ ہے تصوف کا جسمیں حق الیقین و مشاہدہ

اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو
وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل ہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے
زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی
گمراہی **ق** ۱۲۵۷ عُمَرُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ
اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت
خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ
اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **ف** بعضی روایت مین
یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا نام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً
نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین بیکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین اور
اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے
اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ملتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے
کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک
عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو
یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین
علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور
ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی شروع
سے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین
مین ستر جگہہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علما حدیث اس حدیث کی صحت پر
متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم **ص** ۱۲۵۸ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَّاَشْجَعُ وَمَنْ
كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہی میرے دوستدار ہین اور لوگ اور
خدا اور خدا کا رسول اونکے دوست اور حامی ہین **ف** حدیث مین ان چھہ قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کی سچی ہین اور

الباب السابع
وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ وَاٰيَةُ

۱۲۵۹ محبت کی پوری ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً
اَلْبُخَارِيُّ وَسَبْعُوْنَ وَبِرِوَايَةِ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہی
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم
اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو کے اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہی
اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہوجاوے تو بیقرار کردیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر
شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سوائے خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گھیر سکتا
جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو
آخرت مین اوسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہوجاتی ہی ۵ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَاكُمْ

۱۲۶۰ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی
یمنی ہی ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل
ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہوجاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے
یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ

۱۲۶۱ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے
نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکی اجازت ہی ق اَنَسٌ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا يَمِّنُوْا

۱۲۶۲ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین
ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ مین بکری کے دودھ کی لسّی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق اکبر
اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا ابوبکر صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار کو دیا
پھر حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو

۱۲۶۳ ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیکی

۱۲۶۴ نیک عمدہ خوبی ہی ق اَنَسٌ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت
گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے ق

۱۲۶۵ اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین
تھوکنا گناہ ہی اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا کفارہ ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوس مین گچ لگی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے

۱۲۶۶ ق حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا
بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جب تک کہ دونوں جدا نہیں ہوئے یا یون فرمایا کہ اونکو اختیار ہے یہانتک کہ جدا ہووین پھر اگر وے سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر وے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری اوسی جگہہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہے چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی دونون مین سے اوٹھا اور مجلس بدل لی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب سوداگرون اور دکاندارکے مال مین برکت نہین ہے کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت رائج ہوگئی ہے

خ ابن عباس البَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَهٗ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَأَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ ١٢٦٧ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد مارے جاوے گی تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جب اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف مشکوۃ مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہ ہون اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی ہے حجت بیفائدہ ہے تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون البتہ خدا وہ آیتین اوتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبرئیل آئے اور تراور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اوتریں کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جوروونکو اور شاہد نہون اونکے پاس سوائے اپنی جان کے تو سو ان کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا ہے اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہے اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے موجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے تھے کہ بلا شک خدا کو معلوم ہے کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہے تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہے پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جاوے گی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا اور پتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہے سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اوترچکا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو

ق أبو هريرة التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ ١٢٦٨ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کے

۱۲۶۹ اثر سے ہی سو جو کوئی تم مین سے جمہائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہو سکے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے

۱۲۷۰ **ف** یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کرے اور مرد سبحان اللہ کہے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ **قاله** لَهٗ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ اَلْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کرو اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی حضرت نے سعد رضہ سے فرمایا جبکہ اوسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہوگئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہوچکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہی

۱۲۷۱ **خ** اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابو رافع رضہ سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ ترحقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنی جب جگہہ بکے تو ہمسایہ کی ہوتے اجنبی آدمی اوسکو نہین مول لے سکتا اسکو حق شفعہ کہتے ہین

۱۲۷۲ **ه** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہی **ف** گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہوجاتا ہی اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسمین داخل ہین کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی

[مارجن پر ہاتھ سے لکھا ہوا نوٹ] ۱۲۷۳

خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح **ف** یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب

۱۲۷۴ **ق** جَابِرٌ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہی **ف** یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے **شعر** کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن ٭ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ٭ لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہین

۱۲۷۵ **خ** اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین سعید بن معلی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجھکو ملی **ف** قرآن مین خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجھکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہی اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی جاتی اور اوسکا نزول بھی دو بار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام اسمین مجمل موجود ہین

۱۲۷۶ **ق** عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہی **ف** پوری روایت یون ہی کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن یہ علاج اوسی تپ کو خاص ہی جو دھوپ یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی اصلاح ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی

اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طب مین اسکو حمّی یومی کہتے ہین ق انسؓ و عمران بن حصینٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ ۱۲۷۷
بخاری اور مسلم مین انسؓ اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی ق عمران بن حصینٍ اَلْحَيَاءُ ۱۲۷۸
لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے کچھ نہین لاتی ف
یعنی حیاء شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابن عمرؓ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے ۱۲۷۹
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی بُرے کامون سے بچتا ہی جتنی
شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم ھ ابو موسیٰؓ اَلْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهٖ ۱۲۸۰
طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے
مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اوسمین داروغہ اور خزانچی بھی
شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کُڑھنا ہو وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوسکا ناپاک کا
ناحق پیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا بخیل نہین ھ ابو ہریرہؓ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ وَ ۱۲۸۱
يُرْوٰى الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَيُرْوٰى الْكَرْمِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کھجور
اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجائے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف
یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سوا انکے اور کسیکی شراب حرام نہین
ق ابن عمرؓ اَلْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ ۱۲۸۲
حضرتؐ نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی
اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایمان دار اچھا
کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون ق ابو ہریرہؓ اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى ۱۲۸۳
رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهٗ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ
فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ
شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ لَهٗ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَ
لَمْ يُرِدْ أَنْ يَّسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا
ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّ
نِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے
واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہی سو وہ مرد ہی
جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اونکو لمبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین تو وہ
اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک کہ پہونچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی
رسی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دوبار زقند مار گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکی ٹاپون کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی نہر پر

گذرے سو اوسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا نہ قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پشتون مین ہے نہ بھولا یعنی اونکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہے دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے

۱۲۸۴ — ھ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهُ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہے گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت مین اوسکی آگ تو باغ ہے اور اوسکا باغ آگ ہے یعنی اوسکا نظر بندی کا کارخانہ ہے

۱۲۸۵ — ھ اِبْنِ عُمَرَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہوجانیکا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہے تو اوسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہے اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین جو جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلاخوف عیش کرتا ہے جس طرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو پر بہشت کے برابر ہے

۱۲۸۶ — ھ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت مین بجا خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے اوسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہے شعر زن خوب خوش سیرت پارسا، کند مرد درویش را پادشا، اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر زن بد در سرای مرد نکو، ہم درین عالمست دوزخ او،

۱۲۸۷ — ھ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم مین تمیم داری رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اور اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کرے اور خالص

اوسکے حکمون کو بجالاوے اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت
سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال التعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا
ایمان لاوے اوسپر اعتراض کرنیوالون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی اماموں کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے
اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پونہچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بد کامون سے روکے اور اونکے واسطے
۱۲۸۸ چاہیے جو اپنے واسطے چاہتا ہی ھ اَبُو هُرَيْرَةَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا
بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلے سونے کے وزن مین
برابر برابر جتنا ایک اوتنا دوسرا اور چاندی بدلے چاندی کے تول مین برابر برابر جتنی ایک اوتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی
۱۲۸۹ بیاج ہی ق عُمَرُ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ
بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوٰى اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ
وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج
ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے
بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر
دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ
ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون
برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے
چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو
۱۲۹۰ بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین خ اَنَسٌ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ
مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
خواب نیک مرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب
مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی وجہ سابق
۱۲۹۱ مین گذری ہی خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابوسعید رض سے
۱۲۹۲ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق اَبُوْ قَتَادَةَ اَلْحَارِثُ بْنُ
رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر
اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے
خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب
۱۲۹۳ کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین ق عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہی کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوسے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا **ف**
یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے اوسکو ادا کیا تو اوسپر خدا کا رحم ہی اور جسنے اوسکو نا دیا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا خ ابو ھریرۃ

۱۲۹۴ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے
جب گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اوسپر خرچ ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا
دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک ہر کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے
خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے
وہ چیز گروی ہی ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک کو لازم ہی

۱۲۹۵ **ق** ابو ھریرۃ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ابو ھریرۃ وَاَحْسِبُهٗ
قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور
محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہؓ نے کہا مجکو
گمان پڑتا ہی کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نچھوٹے اور
جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے **ف** یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کرکے
یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبرگیری کرے اور اونکا کام کاج کردے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے
برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

فضیلت حاجت روائی محتاجان۔

۱۲۹۶ **ق** ابو ھریرۃ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ
الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ
اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے
سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے
ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوسمین بہت تکلیف ہی اور جب بضرورت کوئی آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے
وہان نٹھہرے کہ اسمین گھر کی شے بند و بستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تا کہ جمعہ اور جماعت نفوت ہو اور جورو لڑکون
کے حق نتلف ہون

۱۲۹۷ **ق** ابن عمر اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین **ف** اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا
جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر یا
بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو

۱۲۹۸ **ھ** انس اَلشُّرْبُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَاُ وَاَشْفٰى
وَاَشْفٰى وَاَبْرَاُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اوترتا ہی یعنی گرانی نہین کرتا

اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی **ف** اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طرح

١٢٩٩ سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی **ح** ابْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ

عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے

تین چیزون مین ہی سینگی کے پچھنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے **ف**

اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور

١٣٠٠ دوا سے صحت ہو گی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی **ح** جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ

وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی اور

جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نہ رہا **ف** شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون

اور اونمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اوسکو سوا دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنی اگر کوئی گھر

بکے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسائگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث

اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون

صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسائگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ

١٣٠١ ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نہ رہا **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے **ف** جب قیامت

ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہون اونکا زوال اور نقصان دیکھکر

١٣٠٢ **ح** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشُّوْنِيْزُ فِيْهِ دَوَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی **ف** طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی

سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی یا کہ بالخاصیت گرم اور

سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین

اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور اسی طرح

خوب کلان تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بو علی سینا نے قانون مین

لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسون اور چھیپون اور سفید داغ کو فائدہ

کرتی ہی اور سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو

نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھون کے پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سرد سر درد کو دور کرے اور اگر

سرکے کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اسکو ناک مین ڈالیے تو ابتدا نزول یعنی

موتیابند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مر جاتے ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہو جاوے اور شہد اور

گرم پانی کے ساتھ مثانے اور گردے کی پتھری کو گراوے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے

بھاگ جاتے ہیں معلوم ہوا کہ شونیز میں بڑے بڑے فائدے ہیں یہاں تک تو طبیبوں کی عقل پہونچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہیں اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ف

۱۳۰۳ ابو ہریرۃ الشھداء خمسۃ المطعون والمبطون والغرق وصاحب الھدم والشھید فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہیں ایک تو وہ جو وبا میں مر جاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آویں اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جس پر دیوار گر پڑے اور پانچویں خدا کا شہید یعنی جو جہاد میں شہید ہو ف یعنی اونکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہے جو جہاد میں مارا جاوے

۱۳۰۴ سعد بن ابی وقاص الشھر ھکذا وھکذا ثم نقص فی الثالثۃ اصبعا مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم بن پڑھی امت ہیں نہ لکھنا جانیں نہ حساب جانیں مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے ف حضرت نے دونوں ہاتھ کی دسوں انگلیاں اوٹھا کر تین بار اشارہ کر کے فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت میں انتیس ہیں اور بخاری کی روایت میں انتیس بھی ہیں اور تیس بھی ہیں شاید بعضے لوگوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے حدیث والی اور بکمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ انتیس دن کا ہو م

۱۳۰۵ ابو ہریرۃ الشیخ شاب فی حب اثنتین فی حب طول الحیوۃ وکثرۃ المال مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے دو چیز کی محبت میں بڑی عمر ہونے کی محبت میں اور مال زیادہ ہونے کی محبت میں ف یعنی پیری میں عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہے مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ؛ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہے کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا اور نیک عمل نہ ہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہے اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہے کہ پیری اولاد کے کام آوے اور مجھکو خود پیری میں محتاجی نہو اس حدیث میں مذمت ہے طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی ف

۱۳۰۶ انس الصبر عند الصدمۃ الاولی بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمہ کے نزدیک ہے ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اودھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوس نے کہا پرے ہٹ یہاں سے ٹل جا تیرے تئیں وہ مصیبت نہیں پڑی جو مجھ پر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہیں پہچانتی تھی کسی نے اوس سے کہا یہ حضرت تھے تب وہ گھبرائی اور پچھتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا یعنی اب میں آپ کا حکم مانتی ہوں اور صبر کرتی ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدائے مصیبت صبر کا وقت ہے اور اوسی صبر کا شرع میں ثواب اور اعتبار ہے اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے ایمان دار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہیں ہ

۱۳۰۷ ابو ہریرۃ الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات ما بینھن اذا اجتنبت الکبائر مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا اوتار ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کو دور کرتی ہیں اور کبیرہ گناہ توبہ سے

معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہی ق

۱۳۰۸ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ أَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ف پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب ہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اوترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ اوس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق

۱۳۰۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ق

۱۳۱۰ اَبُوْ شُرَيْحٍ اِلْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ أَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ أَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہانتک کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اوسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھ نہوا جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہو کر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہوا وسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین خ

۱۳۱۱ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ بخاری مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق

۱۳۱۲ أَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مر جاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی ھ

۱۳۱۳ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی ھ

۱۳۱۴ اَبُوْ مَالِكٍ اِلْأَشْعَرِيُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَآنِ أَوْ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک کا

بیان ضیافت

فضائل طہارت و تسبیح و تحمید و نماز و صدقہ و صبر و قرآن

قواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت
اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اوسپر عمل کیا ہر ایک
آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہی ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل
کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہی اگر بد عمل کیا **ف** طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر
بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے
اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور رہیگا او
قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال
خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی

1315 تو روشنی ہوئی **ق** ابن عمر اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن **ف** یعنی قیامت مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرا

1316 اندھیرا ہوگا **ق** ابن عباس اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قی کو پھر نگل جاتا ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک دی ہی
چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی

1317 **ھ** مَعْقِل بن يَسَار اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ
كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ مسلم مین معقل بن یسار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری
طرف ہجرت کرنا **ف** یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی

1318 ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی **ق** ابو هریرة اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ
وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور
کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان
حصہ ہی بیت المال کا **ف** یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر
مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دب کے مرجاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہین ہی **ق**

1319 اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اوتارا ہی درمیان کے گناہون کا اور پاک حج کا سوا بہشت کے
کوئی بدلا نہین **ف** پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور فسقیون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہی

1320 کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر
کی چیز دینا درست ہی **ف** یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مینے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر
اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب امام اعظم کا

۱۳۲۱ ق جابرؓ اَلعُمرٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِھَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمرٰی مثل ہبہ کے سبب ملک کا ہی

۱۳۲۲ ق ابو سعیدؓ اَلغُسلُ یَومَ الجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحتَلِمٍ وَاَن یَّستَنَّ وَاَن یَّمَسَّ طِیبًا اِن وَّجَدَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل واجب ہی لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی اور نہایت بہتر ہی

۱۳۲۳ ق ابو ھریرۃؓ اَلفَخرُ وَالخُیَلَاءُ فِی الفَدَّادِینَ مِن اَھلِ الوَبَرِ وَالسَّکِینَۃُ فِی اَھلِ الغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو اونکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی

۱۳۲۴ ق ابو ھریرۃؓ اَلفِطرَۃُ خَمسٌ اَلخِتَانُ وَالاِستِحدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقلِیمُ الاَظفَارِ وَنَتفُ الاِبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدایشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان جسمین آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھون کے کترنے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹکا رہے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جمع رہے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدایشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول سر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا

۱۳۲۵ ق عبد اللہ بن عمروؓ اَلکَبَائِرُ اَلاِشرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوقُ الوَالِدَینِ وَقَتلُ النَّفسِ وَالیَمِینُ الغَمُوسُ بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماباپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ

زبان سے متعلق ہین اول جھوٹھی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا جو تھے جادو کرنا اور
تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین
اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی ماباپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا
کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اسواسطے
۱۳۲۶ کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی م ابو ذر اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری
۱۳۲۷ نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہی ق ابو ہریرۃ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ
صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی ف
یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھہ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلادے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے
۱۳۲۸ مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کردے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَ
مَاۤؤُهَا شِفَاۤءٌ لِّلْعَيْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہی اور اوسکا پانی
آنکھہ کی شفا ہی ف یعنی جس طرح حضرت موسی کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسے کھنبی
بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھہ کی دھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے
۱۳۲۹ قانون مین لکھا ہی خ ابو ہریرۃ اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو
آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت ماریگا وہ
۱۳۳۰ اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی م انس
اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے
قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر
اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والون
۱۳۳۱ کو بسبب گردن بلندی کے کچھہ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے م ابو ہریرۃ
اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے
۱۳۳۲ مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی م ابو ہریرۃ اَلْمُؤْمِنُ
الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ
بِاللهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاۤءَ فَعَلَ
فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زور آور ایماندار بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک

بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہے حرص کر تا رہ اوسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے
مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجکو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ
یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی **ف** مضبوط ایماندار خدا کو
اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلانے اور برے کام کے
روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ
اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان
دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر جو نپ دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فایدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر
نہ تھک رہے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے
خالی نہین رہ سکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد
مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تا کہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر
کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق بیجا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ ۱۳۳۳
يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت
کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی **ف** یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسی
طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی **ق** جَابِرٌ ۱۳۳۴
وَابْنُ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبد الله
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کھاتا ہی اور کافر سات انتڑیون مین کھاتا ہی **ف** ایک کافر کی ضیافت
ہوئی جب اوسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تا کہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی
کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے ۱۳۳۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرتدار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرتدار ہی **ف** باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے
ظاہر باطن کی بیحیائیون سے منع کیا یعنی بد کامون پر دلیش آنا ایمان کا مقتضا ہی بے غیرتی ایمان کی شان نہین **ق** عَائِشَةُ ۱۳۳۶
اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ
لَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہی
اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب رنج کھینچنے کا **ف** یعنی جو قرآن کے معانی خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین
اون فرشتون کے ساتھ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے

توکیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ
فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی ق ۱۳۳۷ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ المُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ
يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھ گناہ
تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تا کہ سوت جلے اور جھنجلاوے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی حیا فریبکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ ق ۱۳۳۸ عَلِيٌّ المَدِينَةُ حَرَامٌ
مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ
أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا
وَلَا عَدْلًا وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى
غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا
وَلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک ہی ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون
کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض ف یعنی جیسے مکے کی حرم مین بادبی
اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام کا ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہوگی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری
کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور
عداوت پیدا ہو ھ ۱۳۳۹ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ المَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا
إِلَّا أَبْدَلَ اللهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا
أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بہتر ہی اگر اونکو
بوجھ ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لا دیگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے
کی کڑی بھوک پر اور اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والون کو

مدینہ چھوڑنا بہتر نہین ہی اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اوسکے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا
کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے
۱۳۴۰ رہنے والون کو عمدہ بشارت ہی خ انس المدینۃ یاتیھا الدجال فیجد الملائکۃ یحرسونھا فلا یقربھا
الدجال ولا الطاعون ان شاء اللہ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون
۱۳۴۱ کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی ق ابن مسعود المرء
مع من احب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی ف
ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت
کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث
۱۳۴۲ فرمائی یعنی اللہ رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو م انس و ابو ہریرۃ المستبان
ما قالا فعلی البادی حتی یعتدی المظلوم مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے
والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر دو شخص آپس مین
ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول راہ گالی
اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا
۱۳۴۳ درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہی ق ابن عمر المسلم اخو المسلم
لا یظلمہ ولا یسلمہ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا
نہ اوسپر ظلم کرتا ہی نہ اوسکو ہلاکی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو
۱۳۴۴ بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نہ کرنا کسی طرح مناسب نہین ق البراء بن عازب المسلم اذا سئل
فی القبر یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول
الثابت بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جبکہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوائے
خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات پر
ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمانداروں کو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید
۱۳۴۵ اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی ق عبد اللہ بن عمرو المسلم
من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی
کہ جسکی زبان ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے نہ چراوے
۱۳۴۶ ق عبد اللہ بن عمرو المھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک
چھوڑکر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا

۱۳۴۷ باطنی ہجرت ہی ق عمر المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ وفی روایۃ ما نیح علیہ بخاری اور مسلم
مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحے سے میت پر عذاب اوس
صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے

۱۳۴۸ ھ جابر الناس تبع لقریش فی الخیر والشر مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین
قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش برے
تو سب برے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین

۱۳۴۹ ق ابو ھریرۃ الناس تبع لقریش
فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم الناس معادن خیارھم فی الجاھلیۃ
خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا تجدون من خیر الناس اشد الناس کراھیۃ لھذا الشان
حتی یقع فیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
اونکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر اونکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جو اون لوگون مین
کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہوجاوین اور احکام شرعی کو خوب
سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اوسمین آجاوے
ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا تمثال
دیکر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان
عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اونمین پیدایشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے
نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے
کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہوئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ
جو فرمایا کہ بہتر وہی ہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے
بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروق رضہ اور خالد اور عکرمہ رضہ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام مین بھی خوب
مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے
نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہی اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب اوسکو سردار بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہی

۱۳۵۰ ق ابن عمر الناس کابل مائۃ لا تجد فیھا راحلۃ واحدۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون مین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف
یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین
ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب

۱۳۵۱ ھ ابو موسی النجوم امنۃ للسماء فاذا ذھبت
النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت اتی اصحابی ما یوعدون
واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا
اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور
میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت
عالم مین ظاہر ہوگی **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین
اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا
رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آئندہ بات کی خبر دی ایسا ہی ہوا

١٣٥٢ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات سے **ف** امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور
امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضی رض سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے
ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہی عمران بن حصین رض اور عائشہ رض اور عبد اللہ بن عباس رض اور ابو ایوب رض سے اور جامع الاصول مین بخاری
اور مسلم کی حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ وتر کی
تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر
اعتماد ہو

١٣٥٣ **ق** عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنیکا
حق اوسی کا ہی جسنے آزاد کیا **ف** یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھہ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
والا ہی

١٣٥٤ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر **ف** یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار
بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے

١٣٥٥ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنْفِقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِّلْكَسْبِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹھی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی
ف یعنی تجارت مین جھوٹھی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹھی قسم سے اوسکی سوداگری
مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جھوٹھا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری
اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی

١٣٥٦ **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے **ف** مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین

١٣٥٧ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی **ف**
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھہ اور ارادہ
کرلیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

١٣٥٨ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَيُّمَا کی لفظ ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ

بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائی ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو **ف** حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھ کے جوان مردون کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ

۱۳۵۹ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑاویگا الله اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے

۱۳۶۰ **ھ** جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَيُرْوٰى اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ اونمین نہ پلٹ آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہوگیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا

۱۳۶۱ **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اسد اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین

۱۳۶۲ **خ** عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَيُّكُمْ ہی

۱۳۶۳ **خ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول الله کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اوسکے وارث کا مال وہی ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑاوینگے اسکے کچھ کام نہ آیا

١٣٦٤ ھ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور نے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے اور اسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسی طرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور دنیا کا فانی

١٣٦٥ ھ جَابِرٌ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ يَعْنِيْ جَدْيًا اَسَكَّ مَيِّتًا فَقُلْنَا وَلَهٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِهٖ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّهٗ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ اِنَّهٗ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم کے بدلے ملے پھر اوسکا حضرتؐ نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرتؐ نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے صحابؓ نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین اب تو بھلا کیونکر چاہین یہ تو اسمین جان نہین پھر حضرتؐ نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی **ف** یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل و رسوا ہی

١٣٦٦ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ **قاله** لَمَّا تَذَاكَرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے ٹھیکرے کا کنارہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جبکہ اصحاب آپس مین حضرتؐ کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی **ف** یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہو گیا تھا غالب ہی ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی

١٣٦٧ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اَیُّ ہی ھ اَنَسٌ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ **قاله** لِلْيَهُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَقَالُوْا اَخْيَرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ

فَقَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللهِ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین
عبداللہ بن سلام حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہود نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اوسکو
اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تو یہود نے
کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ
ف عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے
مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون
تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبداللہ مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبداللہ کا حال پوچھا
اول اونھون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق
کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فوراً اوسپر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہین ھ ابن عباس أَيُّ وَادٍ ۱۳۶۸
هٰذَا قَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى
اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ كَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ
وَهُوَ يُلَبِّي مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہی حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوترتا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنی
ای میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی
حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اوٹنی گنجان سوئین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اوسکی اوٹنی کی نکیل
کھجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللہم لبیک کہہ رہا ہی ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا اور کی جو کچھ دیکھا
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر استفہام کا ہمزہ ہی ق مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا ۱۳۶۹
آلصُّبْحَ أَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح
کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی ف صحیح مسلم مین عبداللہ بن مالک رض سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد
کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور موذن اقامت کہتا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین
پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی ھ اَبُو هُرَيْرَةَ ۱۳۷۰
أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ
إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ
فَقَدْ بَهَتَّهُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور
اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہی لوگون نے

تحقیق غیبت

کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مینے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہے
جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جسے تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا **ف**
یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹھی بات ہے تو اوسکا نام بہتان ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے
وہی غیبت ہے خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت
زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو سنے پردہ گناہ کرتا ہو اور
ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چیڑا تو درست ہے ۱۳۷۱ ه ابو هريرة اتدرون ما هذا قلنا الله
ورسوله اعلم قال هذا حجر رمي به في النار منذ سبعين خريفا فهو يهوي في النار
الآن حين انتهى الى قعرها **قاله** لما سمع وجبة مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا
سو دوزخ مین اب تک اوترتا جاتا تھا یہان تک کہ اوسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھما کا سنا **ف**
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے ۱۳۷۲ ه ابو هريرة اتدرون من المفلس قالوا المفلس
فينا من لا درهم له ولا متاع قال ان المفلس من امتي من يأتي يوم القيمة بصلوة
وصيام وزكوة ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا واكل مال هذا وسفك دم هذا
وضرب هذا فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل
ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم يطرح في النار مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہے کہ جسکے پاس درم ہو نہ اسباب حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حالانکہ اوسکو گالی دی اور
اوسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا
اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصہ ادا ہونے کے قبل اوسکی نیکیان چک جاوینگی تو اون مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے سو
اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حقوق العباد کے
بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھین گئین
اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین
اشارہ ہے کہ مسلمان حقوق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ۱۳۷۳ ه عمر اتدري
من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبرئيل اتاكم ليعلمكم دينكم بخاری مین
عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر
دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلا دے **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے

۱۳۷۴ اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہو چکا **ق** ابن مسعودؓ اترضون ان تکونوا ربع اهل الجنة قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اهل الجنة قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیده انی لارجو ان تکونوا نصف اهل الجنة وذلک ان الجنة لا یدخلها الا نفس مسلمة وما انتم فی اهل الشرک الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرة السوداء فی جلد الثور الاحمر بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوا مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال گائے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین **ف** یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو

امت محمدی نصف اہل بہشت خواہد بود

۱۳۷۵ **ق** عمرؓ اتُرَون هذه المرأة طارحة ولدها فی النار قلنا لا والله فقال لله ارحم بعباده من هذه المرأة بولدها **قاله** حین رای امرأة من السبی تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذته فالزقته ببطنها فارضعته بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہی جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی **ف** اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی

۱۳۷۶ **ھ** ابو هریرةؓ اتریدون ان تقولوا کما قال اهل الکتاب من قبلکم سمعنا وعصینا بل قولوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر **قاله** لما نزلت لله ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله فقالوا کلفنا من الاعمال ما نطیق الصلوة والصیام والجهاد والصدقة وقد انزلت علیک هذه الاية ولا نطیقها مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا ای رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ اوسکا حساب خدا تمسے کریگا تو صحابہ نے کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کرسکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہم پر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین **ف** یعنی خیالات اور وسوا اس سے دل کو روکنا ہمارے

اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہے یعنی اب خیالات اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ سب علما کا یہی مذہب ہے کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہے عزم اوس ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو

۱۳۷۷ خ اُمُّ سَلَمَةَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى اَبِي سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی **ف** حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مرگئے تب کوئی عورت اونکو رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہے اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین داخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہاے ہاے مچانا

۱۳۷۸ **ق** عَائِشَةُ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِي اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہے جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہے حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو مینے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہے تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

۱۳۷۹ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین **ف** ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحاب نے اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی

۱۳۸۰ **ق** اَبُوْ بَكْرَةَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَّبَنِي عَامِرٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو

نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وے قوم یعنی
اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قومون سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تھا
کہ تجسے تو حاجیون کے چورون نے بیعت کی ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے **ف** اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکے کی راہ مین بستی تھی عرب مین کم ذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد
اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت
حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر
ہی جو دین پہ چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین **شعر** بندۂ عشق شدی ترک نسب
جامی * کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست * **ق** اَنَسٌ اَرَاَیْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَ بِمَ یَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْہِ

۱۳۸۱ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا **ف** اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا **خ** اَبُوْ اُمَامَةَ اَرَاَیْتَ حِیْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِكَ اَلَیْسَ

۱۳۸۲ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ ذَنْبَكَ. بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مارئیے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت
نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارئیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے **ق**

۱۳۸۳ اِبْنُ عُمَرَ اَرَاَیْتَكُمْ لَیْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ عَلٰی ظَهْرِ
الْاَرْضِ اَحَدٌ. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال
کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب
حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے
بعد بعضے جھوٹھے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا

۱۳۸۴ سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ

لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ أَكَانَ يُؤَدِّي عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ بخاری
اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے اوس
سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ماں کی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ
یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اوسپر فرض روزے تھے اگر میں روزہ رکھوں تو اوسکی طرف سے ادا ہوں گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا
کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحق کا اور
باقی امام کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہی کہ جو
مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی میں کسیکے بدلے روزہ رکھنا

١٣٨٥ تو درست نہیں اسی طرح بعد موت کے بھی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ
يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم میں کسیکے دروازے پر
ندی ہو کہ وہ اوسمیں ہر روز پانچ بار نہاوے تو کیا اوسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا
کہ یہی حال ہی پانچ نمازوں کا کہ اونکے سبب سے حق تعالی گناہوں کو مٹا دیتا ہی **ف** یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے
بدن پر میل نہیں رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہیں چھوٹتا بدن کا ملنا اور رگڑنا
بھی شرط ہی اسی طرح نماز میں بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تا گناہوں کا میل دل سے چھوٹے **ق**

١٣٨٦ جَابِرٌ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَيُرْوَى قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا
قَالَهُ لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِينَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ
قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے
کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یوں ہی کہ اوٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور اونمیں اختصار کر یعنی
ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد
پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور
امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہیں درست اسواسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو

١٣٨٧ نماز اور کلام نہیں چاہیے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کیا ذو الیدین سچ کہتا ہی **ف** مصابیح میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام
پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوئے جماعت میں صدیق اور فاروق رض بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت میں ایک شخص تھا خرباق نام
اوسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لمبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت
نے فرمایا یہ کچھ بھی نہیں یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ہوں اوسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں
تب حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہاں پھر حضرت نے آگے بڑھ کے

اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبرون کو بھی ہوتی ہے اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیون کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے امام طحاوی نے کہا ہے کہ اوس وقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوگیا عینی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ اول اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سواگر یہ حدیث منسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ قصہ اوس وقت کا ہے جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم

١٣٨٨ **ق** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ آيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ **قَالَهُ** زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو تکلیف دیتے ہین تیرے سر کے کیڑے مینے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو بالون کو منڈوا ڈال اور تین روزے رکھہ یا چھہ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہے کہ مین نہین جانتا کہ ان تین چیزون سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین **ف** معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوئین تکلیف دیوین تو بالون کو منڈوا دے اور کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے

١٣٨٩ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ آيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیان موٹی قدوالین موٹین گھر مین پاوے ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑھے اوسکے حق مین بہتر ہے تین گابھن اونٹنیون بڑی قدوالی موٹیون سے

١٣٩٠ **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے **ف** اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہوسکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہے یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے

١٣٩١ **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحَطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم مین سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہوسکے کہ کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اوسکے واسطے ہزار نیکیان لکھی جاوین یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس سے گر جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہے **ف** سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوا

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الا ہے **ق**

١٣٩٢ اَحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ

مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْئُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ
النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو
دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے
ساتھہ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ھ اَبِيْ ذَرٍّ اَلَا

۱۳۹۳

اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فَ اَلَهٗ مسلم
مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک
سبحان اللہ وبحمدہ ہی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا ق عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا

۱۳۹۴

وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے
خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑھہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑھہ چونتیس ۳۴ بار یہ حضرت نے حضرت
فاطمہ رض سے فرمایا جب کہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگے تھے ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہ رض حضرت کے پاس گئین
چکّی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوس وقت
حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہ رض سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عایشہ رض نے یہ پیغام پونہچایا اوسی وقت
حضرت اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ رض بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ
تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے
حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ جو
شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اوسکی ماندگی نرہے ھ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ

۱۳۹۵

بِاَشَدِّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جسمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہوگی یہ دونون سوار مرد ہین جو
پیٹھہ پھیر کے چلے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ ایک
بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھہ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھہ حقیقت نہین ق حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ

۱۳۹۶

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ
النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی
لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہی لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان
مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت غریب نیک مسلمانون کا مقام ہی
اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نبنے

١٣٩٧ اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے ھ زید بن خالد الجہنی الا اخبرکم بخیر
الشہداء الذی یاتی بشہادتہ قبل ان یسئلہا مسلم مین زید بن خالد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان
مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت
مین افضل ہی جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت
معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد بڑے لوگ
١٣٩٨ پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ق ابو واقد اللیثی الا اخبرکم عن النفر الثلثة اما احدہم
فاوی الی اللہ فاواہ اللہ واما الاخر فاستحیا فاستحیا اللہ منہ واما الاخر فاعرض فاعرض اللہ عنہ
بخاری اور مسلم مین ابو واقد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف
رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو موںہہ موڑا
تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقد رض سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے
پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اونمین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو مین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا سو
وہان بیٹھ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا کا دریافت
کرنے کو سو خدا نے اوسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور پڑا
لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا
کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہی اور وہان سے جا کر
١٣٩٩ چلے آنا گناہ ہی ھ ابو ہریرۃ الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا
بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء فی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار
الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ
چیز جسکے سبب سے خدا گناہونکو مٹاوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ تو ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو
کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین
یہی عمدہ رباط ہی ف رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا
لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت
سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی پنجگانہ
١٤٠٠ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلا عصر پڑھ کر مغرب کے واسطے بیٹھنا ق عائشۃ الا استحیی
ممن تستحیی منہ الملائکۃ یعنی عثمان بن عفان. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان
مین شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفان رض سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے
صدیق اور فاروق رض کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان رض آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت یائی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ ہو اوتنا ایمان زیادہ

۱۴۰۱ **خ** ابو بکرۃ الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور فما زال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماباپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے

۱۴۰۲ **م** ابن مسعود الا انبئکم ما العضہ ہی النمیمۃ القالۃ بین الناس مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی ہی جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے

۱۴۰۳ **ق** عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ وصالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہی اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہی مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اوسکو تر و تازہ کرتا ہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا **ف** حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھہ ضرور نہین ہرچند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی اور صالح المؤمنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور فاروق یا علی مرتضی مراد ہین واللہ اعلم

۱۴۰۴ **ق** ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رض سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادھر ہی اور مقرر کڑا این اور دلون کی سختی اون لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کی جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین **ف** اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف واقع ہو

۱۴۰۵ **م** عقبۃ بن عامر الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی **قالہ** علی المنبر لما قرأ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہی حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جبکہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے **ف** قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا

تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی میں داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی دور سے ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہیں کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو میں اونکو اجازت نہیں دیتا پھر بھی میں اونکو اجازت نہیں دیتا پھر بھی میں اونکو اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی ہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضیٰ نے ابو جہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے آنحضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ نہیں کرتے اور علی مرتضیٰ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضیٰ نے اوسکا نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع میں تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع میں درست نہیں اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہیں اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاۗءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاۗءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهُ لَهَا بخاری اور مسلم میں فاطمہ زہرا رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہیں ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا رض سے فرمایا ف مصابیح میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھی تھیں کہ فاطمہ زہرا رض آئیں حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنی کان میں بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگیں جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے لگیں مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو میں نہیں ظاہر کر سکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا رض سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی میں تمکو قسم دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہیں اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہی اسواسطے میں رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان میں کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو میں تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اس سے راضی نہیں ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا رض کی ثابت ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہیں کرتا ولیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان کے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

۱۴۰۶

۱۴۰۷

فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام

۱۴۰۸

حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے حضرت جب
وہان پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا مر گیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت رو دئے
اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان سے
نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہی هـ

۱۴۰۹ ابو ہریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون
مذمما وانا محمد بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے معنی
سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اتار ابرائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے
سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا
میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی هـ

۱۴۱۰ حذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعلہ اللہ معی یوم
القیمۃ قالھا ثلثا لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد
نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف
جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کر کے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرات نہوئی پھر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا
تو مجکو اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو نچھیڑ تو جب
مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پہنچا تو مینے ابوسفیان کو دیکھا
کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون لیکن حضرت کی بات یاد کر کے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور
حضرت کو اونکی خبر پہنچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سو رہا جب صبح ہوئی
تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی هـ

۱۴۱۱ جابر الا لا یبیتن
رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف بیگانی عورت
پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت
پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا هـ

۱۴۱۲ ابن عمر الا
من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سوائے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین هـ

۱۴۱۳ جندب بن ع

الباب السابع

عَبْدُ اللہِ الاوان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہٰکم عن ذٰلک مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین بنائیو مین تمکو اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہو تو صاف کفر ہی

بیان حرمت سجدہ قبور

۱۴۱۴ فصل اس فصل مین حدیثین ہین جنکے سرے پر المہرق عَبْدُ اللہِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنَیْکَ حَظًّا وَلِنَفْسِکَ حَظًّا وَلِاَہْلِکَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَلَکَ اَجْرُ تِسْعَۃٍ قَالَ اِنِّیْ فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ ہَجَمَتْ عَلَیْکَ عَیْنَاکَ وَنَفِہَتْ نَفْسُکَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کیا مجھکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھونکا حصہ ہی یعنی حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھا اور کبھی نرکھہ اور رات کو نماز پڑھ اور سو یا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجھکو اس کے سوا نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون ہین کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان ف عبداللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو نے خبر نہ لی ایکروز عمرو بن عاص عبداللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہین لیتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبداللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اوسکو حقوق ضائع ہون نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

۱۴۱۵ م عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتْ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُہُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اون آیتون کو جو اس رات کو اتری ہین اونکے برابر کسی نے کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوتریں تو گیارہ گرہین کھل گئیں حضرت کو صحت حاصل ہوئی جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین

۱۴۱۶ م اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُہٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُہٗ نَفْسَہٗ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہجاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی ف یعنی جان کے ساتھہ بینائی بھی نکل جاتی ہی اسی سبب سے آنکھ کھلی رہنے کا

۱۴۱۷ ق عَائِشَۃُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَکِ حِیْنَ

بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تونے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کردیا تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو پھر کے بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا **ف** کفر کے زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی سات ہاتھ کم کردیا حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے **ق**

۱۴۱۸ اَبُوْ بَكْرٍ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ **قَالَ** لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهِمَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر رض سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سُلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر افلا ہی

۱۴۱۹ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی اگلی امتون کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار **ف** محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین لیکن وے ہمسے بڑھ گئے زکوۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہوسکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۴۲۰ **ق** عَايِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا **قَالَهٗ** حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکر گزار بندہ نہ ہون یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگون نے کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہی **ف** حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف اوٹھاتے ہین آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکر گزاری واجب ہی اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا

١٤٢١ کہ یہ روایت غلط بات ہے اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہے جسکو عبادت کی حاجت نہو ۵ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ يَشْكُو إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ
وَتُدْئِبُهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ دَخَلَ حَائِطَهُ فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَآهُ جَرْجَرَ
وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اس جانور
یعنی اونٹ کے مقدمہ مین جسکو خدا نے تیری ملکیت مین دیا ہے سو البتہ وہ اونٹ تو مجھسے گلہ کرتا ہے کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہے اور ہمیشہ
اوس سے محنت لیتا یہ حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اوسکے احاطے والے باغ مین گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے
حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونون آنکھون سے آنسو بہے ف جب اونٹ رویا تو حضرت نے مہر سے اوسپر ہاتھ پھیرا
اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہے تب انصاری نے کہا کہ میرا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم
١٤٢٢ ہوا کہ بے زبان جانورون پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم نکرے وہ گنہگار ہے عذاب کے لائق ق أَنَسٌ أَفَلَا تَخْرُجُونَ
مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا قَالَهُ لِنَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم
مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹون مین تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ
یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا ف آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ چرائی
مدینے سے باہر تھے اونکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مارکے اونٹون کو لیچلے
پھر حضرت پاس پکڑے آئے حضرت نے اونکے ہاتھ پانون کٹوائے اور آنکھون مین سلائیان پھروائین اور اونکو میدان مین ڈالدیا کہ پیاس کے مارے مر گئے

١٤٢٣ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ہمزہ اور واو ہے ق أَنَسٌ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي
الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے
اوسکو دنیا مین اوسکے دونون پانون پر چلایا کیا وہ قادر نہین اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے مونہہ کے بھل چلاوے ف
ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہے کہ قیامت مین کافر مونہہ کے بھل چلینگے یہ کس طرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٤٢٤ یعنی جسنے پانون مین چلنے کی طاقت دی وہ مونہہ مین بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین ق أَنَسٌ
أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوا إِنَّهُ يَقُولُ ذٰلِكَ
وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ أَوْ تَطْعَمَهُ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہین دیتا کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ
مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہے اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہین یعنی وہ منافق ہے
حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین بیٹھے یا یون فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے
ف حضرت کے اصحاب منافقون کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہے اور اگر اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا ہمکو اوسکی
١٤٢٥ تفتیش کچھ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہے ھ أَبُو ذَرٍّ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ

ف شکایت کردن شتر بحضور آنحضرت صلعم شفقت بر حیوانات

صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيَأْتِي اَحَدُنَا
شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ
اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ اَجْرٌ **قَالَهُ** لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ
اَهْلُ الدُّثُورِ بِالْاُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ
اَمْوَالِهِمْ — مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ
کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمھارے جماع کرنے مین صدقہ ہی صحابہ نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی
کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب
ہوگا تو اسی طرح جب وہ شہوت کو حلال مین رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے
اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند صحابہ سے کہا جنھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے
وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ
کرتے ہین **ف** یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا
ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہی جماع مین ثواب اوسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکے کرے نیک اولاد
کی اوس سے امید رکھے ھ اَبُو سَعِيدٍ اَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا ١٢٢٦
لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ — مسلم مین ابوسعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جہاد مین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین
اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا
تو مین اسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہوجاوے **ف** بعضے لوگ جماع کے
شوق سے جورو کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد مین نہ شریک ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہے
کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اوسکی سنگسار ہونیکا حکم کیا پھر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نہ جانا اور گھر رہنے کا
یہی انجام ہی کہ لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر
جماع مین مشغول رہتا ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ **قَالَهُ** لِسَائِلٍ سَاَلَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ١٢٢٧
ثَوْبٍ وَاحِدٍ — بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین
یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا **ف** یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو عرب مین
اکثر لوگون کی نماز نہو سکے اسواسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے ھ عَايِشَةُ اَوَمَا شَعَرْتِ ١٢٢٨

اَنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا ہُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ **ق** وَلَوْ اَنِّی اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ
مَا سُقْتُ الْہَدْیَ مَعِیْ حَتّٰی اَشْتَرِیَہٗ ثُمَّ اَحِلُّ کَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تونے نجانا کہ مینے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو صرف مسلم کی روایت
ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ لاتا
یہان تک کہ مین مول لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور
قربانی ساتھ لی جب مکے مین پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتارے حج کے موسم مین پھر احرام باندھے تو صحاب کو احرام اوتارنے مین تردد تھا
اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہوگیا اگر مین یہ حال جانتا تو مین قربانی مکے مین خرید کرتا جیسے لوگون نے احرام اوتارا مین بھی اوتارتا

١٢٢٩ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَمَا ہی **ق** جَابِرٌ اَمَا اِنَّکَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ
الْکَیْسَ **قالہ** بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی
تو جب تو اپنے گھر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کر کے
جہاد مین حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھر اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تونے نکاح کیا ہی مینے کہا ہان تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط آب ریزی منظور نرکھنا اور تو سفر سے آتا ہی
١٢٣٠ کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہوجاوے شتابی نکیجیو **ق** مَیْمُوْنَۃُ
بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّکِ لَوْ اَعْطَیْتِہَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ **قالہ** لَہَا لَمَّا اَعْتَقَتْ
وَلِیْدَۃً بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے
ماموؤن کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ رض سے فرمایا جب کہ اونھون نے ایک لونڈی آزاد کی **ف**
حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین اونھون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٢٣١ معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی **ھ** اَبُوْ قَتَادَۃَ اَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ
تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ
فَلْیُصَلِّہَا حِیْنَ یَنْتَبِہُ لَہَا فَاِذَا کَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّہَا عِنْدَ وَقْتِہَا **قالہ** غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ بَعْدَ
مَا صَلَّی الْفَجْرَ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یون ہی کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو
اوس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے
تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے
کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا
کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سو گئے اور چند صحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے
وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی
١٢٣٢ صحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّہُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ

فِي كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَسْتَنْزِهُ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرران دونون پر عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا **ف** حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونون قبرون پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرین گی اوسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ مین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی

١٤٣٣ **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ **قَالَهٗ** حِيْنَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ

مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مینے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ البتہ خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اسکے سوا اور کسی کام نے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا **ف** معمول ہی کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین خدا فخر کرتا ہی یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

١٤٣٤ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْكَ

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلے ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین حضرت نے علی مرتضی رضہ سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت **ف** منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل جانکے اونکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضی کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہو چکا

١٤٣٥ **ھ** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ قَبَضَ يَدَهٗ عِنْدَ الْبَيْعَةِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ مسلم مین

عمرو بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھاتا ہی حضرت نے عمرو بن عاص رضی سے کہا جب کہ اونسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای عمرو تجکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نکی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اونسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا موخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہرچند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوا ے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہوجاتے ہین واللہ اعلم ه

۱۲۳۶ ابو ہریرۃ اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک **قالہ** لرجل قال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے شر سے تو تجکو ضرر نکرتے یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اونسنے مجکو رات کو کاٹا **ف** معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہی **ق**

۱۲۳۷ ابو ہریرۃ اما و ابیک لتنبانّہ ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر و تامل الغنی زاد مسلم و تامل البقاء ثم اتفقا و لا تمہل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا و لفلان کذا و قد کان لفلان تفرد مسلم بقولہ اما و ابیک بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہوجاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت پر اتفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہنچے اوس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہوچکا صرف مسلم مین اما و ابیک کی روایت ہی **ف** ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی نچاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اوس وقت کسیکو دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنی وارثون کو **ق**

[illegible]

۱۲۳۸ المسیب بن حزن اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ ما کان للنبی والذین امنوا الی قولہ اصحاب الجحیم **قالہ** لابی طالب عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہوگی پھر خدا نے یہ آیت اوتاری کہ پیغمبر اور ایماندارونکو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہون حال انکہ اونپر ظاہر ہوچکا ہی

کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا **ف** ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ ای چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل نے کہا کہ ای ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑ مرنا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا ہوتے تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی **ق**

۱۴۳۹ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے **ف** یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت واجب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مثل ہی **ق**

۱۴۴۰ أَبُو هُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہین آہن کی ہین جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہوکر لنبی چوڑی ہو جاتی ہی یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون ہاتھ گردن تک کھنچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو تو نہین کر سکتا اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہی ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کہ سینے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی بکمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی **ھ**

۱۴۴۱ أَبُو مُوسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابوموسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی **ھ**

۱۴۴۲ جَابِرٌ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہو وے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہی **ف**

۱۴۴۳ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ

وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِينَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا بخاری مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر کھڑا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب اونھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے **ف** یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بد کامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بد کامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بد کامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوئے تو اوسمین سبکی بربادی ہی **ق** ابن عمرؓ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھے رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا **ف** یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا

ق اَبُوْ مُوْسٰى مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی ترنج یعنی میٹھے میوے کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا **ف** یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن **ق** جابرؓ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَمِيْلُهَا الرِّيْحُ فَتَقُوْمُ

١٤٤٤

١٤٤٥

١٤٤٦

در وجوب نہی عن المنکر و ... متقیان باشند در صورت علم ... در عذاب ...

مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا اُخْرٰی وَمَثَلُ الْکَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَۃِ لَا تَزَالُ قَائِمَۃً حَتّٰی تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی اوٹھتی ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہی یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصۂ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف ہو جاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہی یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ بوجھے

١٤٤٧ **ھ** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّھِمْ وَتَرَاحُمِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی بَعْضُہٗ تَدَاعٰی سَائِرُہٗ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی مسلم مین نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمانداروں کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین شریک ہو جاتے ہین **ف** یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نہ چھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہی

١٤٤٨ **ھ** اِبْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلّون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین **ف** یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ ادھر کا

١٤٤٩ **ھ** جَابِرٌ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْہِ وَھُوَ یَذُبُّھُنَّ عَنْھَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَّدَیَّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمھاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین پکڑنے والا ہون تمھاری کمر گاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑا کے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے **ف** یعنی تم شہوات اور گناہون مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑ کے روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی امت گنہگار پر ثابت ہوتی ہی

١٤٥٠ **ق** جَابِرٌ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَھَا وَاَحْسَنَھَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَھَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَۃِ زَادَ مُسْلِمٌ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَۃِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اوسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان چھوڑ دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مینے پیغمبرون کو ختم کیا **ف** یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے

وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ گر ہوتا

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر ایاکم اور ایاک ہے ق ابو سعید ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہوں کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپسمیں بات چیت کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہاں کی نشست کے بغیر نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کو تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے 1451

ق عقبۃ بن عامر ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ افرایت الحمو فقال الحمو الموت بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتوں پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتے داروں کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاویں یا نہ جاویں حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے داروں کا عورت پاس جانا موت ہے یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے داروں کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں 1452

خ ابو ہریرۃ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے 1453

ق انس ایاکم ودعوۃ المظلوم وان کان کافرا بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہے 1454

م ابو قتادۃ ایاکم وکثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق مسلم میں ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو گھٹاتی ہے ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح نکھائے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی اور فلانا شخص اتنی قیمت مجھکو دیتا تھا میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمیں ہرچند آدمی دہوکھا کھاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اوس مال میں برکت نہیں رہتی 1455

ق ابو ہریرۃ ایاکم والوصال مر ایاکم والوصال بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے اور طے کے روزوں سے صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہے یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو طے کے روزوں سے بچو طے کے روزوں سے ف وصال اور طے کا روزہ اوسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ بھی نکھاوے معلوم ہوا کہ طے کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہو تو حرام ہے 1456

م ابو ہریرۃ ایاک والحلوب قالہ لابی الہیثم بن التیہان مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ 1457

حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا
فرمایا کہ تم کس واسطے گھر سے نکلے ہو اونھون نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت
اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور
اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک ٹوکری مین تر او خشک اور گدر
کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب
آسودہ ہوئے تو صدیق رض اور فاروق رض نے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی
معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے
منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سر دست موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انا ہی ق البراء بن عازب انا النبي لا كذب انا ابن
عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم حنين بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹھ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اوتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف کسی شخص نے
براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ
نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوکھڑ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا حضرت سواری
سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ کرکے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی
اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا ق انس انا اول
شفيع في الجنة لم يصدق نبي من الانبياء ما صدقت وان من الانبياء نبيا ما يصدقه من امته
الا رجل واحد مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی
تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سوائے اوسکی امت مین کوئی تصدیق
نکریگا ف یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی
درجات کی ہوگی ق ابو هريرة انا اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني
وبينه نبي بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی بہ نسبت قریب تر ہون عیسی بن مریم سے
پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین ف سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین
مختلف ہین گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے
تو عیسی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسی سے قریب تر ہون یعنی میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین
یعنی یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی ع نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین
کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا ق ابو هريرة انا اولى بالمؤمنين من انفسهم
فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن ترك مالا فلورثته بخاری اور مسلم

۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱

مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی ف ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کا ابتداے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وے قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین ۵

۱۴۶۲ ابوهريرة أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعت پہلا مین ہون ف یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندے ہو نکلین گے سو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہو گی بعد اوسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہر چند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہو گی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہو گی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف ظاہر ہو جاوے گی

۱۴۶۳ ھ جابر أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يعني قتلى أحد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر ف جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوے حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن جانتا ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص شہادت کا گواہ ہون ق

۱۴۶۴ جرير أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر ۵

۱۴۶۵ ابو موسى أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الْمَرْحَمَةِ وَفِي أَطْرَافِ أَبِي مَسْعُودٍ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ قَالُوا لَكِنْ وَأَنَا نَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی المرحمہ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمہ ہون اور مین نبی التوبہ کی ذکر نہین ف حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سب کا حشر آپکے قدم پر ہو گا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی المرحمہ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلادے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاری جو ہمارے مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

ف دلیل سیادت آنحضرت صلعم از انجیل

ف جواب اعتراض نصاری بر جہاد و اثبات نبوت آنحضرت صلعم از زبور

کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی
نہین کی اوسکا جواب یہ ہے کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہے اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہے پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور
کفر کو نچھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین ہے اور لوگ اوسکی صحبت سے خراب ہوتے ہین
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے تا کہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری
حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین
مشہور ہے جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے
پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبتناک کام دکھلائیگا اور
زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہے کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور سیارے کی طرح اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہے خدا کو پسند ہے اگرچہ
نصاری کو ناپسند ہو اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسیٰؑ کے حق مین ہین سو صاف غلط ہے اسواسطے کہ عیسیٰؑ نے
کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا او نپر پہلوان اور مجاہد صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہین

١٢٦٦ ؎ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى مسلم
سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یہ
دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے
اور اوسکے مال کی حفاظت کرنیوالے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس مین ان دو انگلیون کو

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہے

١٢٦٧ **ق** عَائِشَةُ دُونَكُمْ يَا بَنِي اَرْفِدَةَ **قَالَهُ** يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے
ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہے جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عایشہ رض کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے
صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے
پھری گدکے کی کثرت خصوصاً ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہے

١٢٦٨ **ق** عَائِشَةُ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّي اَرْجُوا اَنْ يُؤْذَنَ لِي **قَالَهُ** لِاَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہے حضرت نے ابی بکر صدیق رضہ سے
کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ سکے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین
آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوا صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا

١٢٦٩ **ق** صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رضہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے دو انصاریوں سے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہرجاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہے ف صحیح بخاری میں اور بھی روایت
یون ہے کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد میں حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان میں اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت
کرتی رہیں بات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے چلے راہ میں دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہے
اور کوئی اجنبی عورت نہیں گمان مت ہونا انصاریوں نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے
فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی
تہمت کے مکانوں سے بچے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں ظاہر کردیوے تا کہ لوگ بدگمانی میں گرفتار نہوں ق

١٤٧٠ ابو موسیٰ علی رسلکما اعلمکم وابشروا ان من نعمة اللہ علیکم انہ لیس احد من الناس یصلی
هذه الساعة غیرکم او قال ما صلی هذه الساعة احد غیرکم قاله حین اعتم بالصلوٰة
بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو میں تمکو سکھلاتا ہوں اور خوشخبری سناتا ہوں کہ البتہ خدا
کا تمپر احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی میں
کسینے نماز نہیں پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے
نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تمپر احسان ہے کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں
اسوقت تمہارے شریک نہیں ھ

١٤٧١ ابو هریرة علیک السمع والطاعة فی عسرک ویسرک ومنشطک
ومکرهک واثرة علیک مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا
اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں ف یعنی حاکم جو حکم کرے
اوسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تجھے خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال میں بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون
اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ میں اطاعت حاکم کی نہیں ھ

١٤٧٢ ثوبان علیک بکثرة السجود
فانک لن تسجد للہ سجدة الا رفعک اللہ بها درجة وحط عنک بها خطیئة ق قاله
مسلم میں ثوبان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنا اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اوسکے
سبب سے تیرا درجہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونھون نے
حضرت سے پوچھا کہ حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت میں لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ

١٤٧٣ جابر علیکم بالاسود
البهیم ذی الطفیتین فانه شیطان یعنی الکلب مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو
کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح میں جابر رض سے
روایت ہے کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا
پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق

١٤٧٤ جابر علیکم بالاسود منه فانه اطیب قال جابر
فقلت اکنت ترعی الغنم قال نعم وهل من نبی الا رعاها بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابر نے کہا پھر میں نے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریاں چراتے

حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کالے پھل کھاؤ اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کر سکین

۱۴۷۵ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْاَعْمَالِ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر وہی عمل لازم پکڑو جو تم کر سکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ **ف** حضرت عایشہ رضہ سے بخاری مین روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسّی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی حضرت گھر مین آئے تو رسّی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اوسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو

۱۴۷۶ **خ** عَايِشَةُ مَهْلًا يَا عَايِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے **ف** اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو کوسا تھا حضرت عایشہ رضہ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لام ہی

۱۴۷۷ **ق** جَابِرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ **قَالَه** لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا **ف** حضرت نے جابر رضہ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی

۱۴۷۸ **م** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ **قَالَه** لِرَجُلٍ جَآءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی

۱۴۷۹ **م** جَابِرٌ لِكُلِّ دَآءٍ دَوَآءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی **ف** یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہہ مطلق نہین اثر کرتی

۱۴۸۰ **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود اور انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے **ف** جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین

۱۴۸۱ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَّدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِيَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **ف** ہر چند پیغمبرون کی

بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی یقین نہین حضرت نے
فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن دن مین انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد
شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی ❊ شعر ❊ اے مسلمانون کرو شکر خدا ❊ تمنے پایا مصطفیٰ سا پیشوا ❊ دیکھو کیا تمپر تھا رحم مصطفیٰ
حل محشر کا بھی سامان کر گیا ❊ تمکو اب لازم ہی اوسکی پیروی ❊ دور کر دو بدعتون کی گمرہی ❊ خ معن بن یزید لک

1482 ما نویت یا یزید ولک ما اخذت یا معن بخاری مین معن بن یزید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہوچکا
جو تونے نیت کی ای یزید اور تیرا ہوچکا جو تونے پایا ای معن ف یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو
دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور حال
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہوگئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہی
امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہین

1483 خ عائشۃ لکن افضل الجہاد حج مبرور بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل
جہاد مقبول حج ہی ف بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عائشہ رض نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے
ہین اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول

1484 حج وہ ہی جسمین گناہ نہین ق ابو ہریرۃ للعبد المملوک المصلح اجران بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا

1485 م ابو ہریرۃ للمملوک طعامہ وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا اسیان پر واجب ہی اور اوس سے کام نکروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو ق

1486 جبیر بن مطعم لی خمسۃ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر
الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون
اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون

1487 فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لم یا لن ہی خ ابو ہریرۃ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات
قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے
سوا بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب ف نبوت کا علم
غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوا سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی ق ابو ہریرۃ

1488 لم یتکلم فی المہد الا ثلثۃ عیسی بن مریم وصاحب جریج وبینا صبی یرضع بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا جھولے اور گود مین نبولا سوائے تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا تیسرے
لڑکا اوس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنی شیرخوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا
تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی مان وہان آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اوسکی ما پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ما اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی مانے یون دعا دی کہ الٰہی یہ نہ مرے جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بداعتقاد ہوگئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرادیا اور اوسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اوسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو چھوڑ دو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اونگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنادین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی کہ اوسکی مانے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو ایسا نکرنا پھر اوسکی مانے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی اسواسطے مینے تیرے خلاف دعا کی

ق عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ کَذِبَاتٍ ثِنْتَیْنِ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَوْلُهٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِیْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹھی ہو سوا تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین

ف حضرت ابراہیم ع کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تھا اونھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم ع نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمہارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اونکی قوم عید مین شہر کے باہر گئی تو بتخانے مین جا کر سب بتونکو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم ع نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وے لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم ع نے اوسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ع ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم ع نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی یعنی دینی بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین

۱۲۸۹

سچ تھیں اور ظاہر میں جھوٹھ **ھ** ابن عباسٍ لم یکن لھم یومئذٍ حبٌّ ولو کان لھم لدعا لھم فیہ
یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام **م** مسلم میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
تھا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی
اونکے لیے حضرت ابرہیم علیہ السلام نے **ف** تیسیر الوصول مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی
بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمہارا کھانا کیا ہے
کہا گوشت فرمایا تمہارا پینا کیا ہے کہا پانی آپ نے یہ سنکے دعا کی الٰہی اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نہ تھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے

۱۴۹۰ **ق** ابو ھریرۃ لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضلٍ ورحمۃٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا
اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے **ف**
یعنی بدون رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب اوسکا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور نشان ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لما ہے

۱۴۹۱ **م** انس لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ماشاء ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ وینظر الیہ فلما راٰہ اجوف عرف انہ خلق لا یتمالک
مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا اپنا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا
پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ
ایسا مخلوق ہے کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوکھ مین بیقرار ہوجایا کریگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا **ف** بعضی روایت مین آیا ہے کہ آدم کا
پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور
بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس
حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہے فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہے اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہے سبکو ایک حیرت تھی
جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوکھ مین اسکو اپنی جان پر قابو نہ رہیگا اور یون بولا کہ اگر
خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اسپر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا

۱۴۹۲ **ق** جابرؓ لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن اٰیاتہ وانا انظر الیہ
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا
سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مینے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اما ہے

۱۴۹۳ **ق** فاطمۃ بنت قیس اما ابو جھمٍ فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ **قالہ** لھا لما
طلقھا زوجھا ابو عمرو بن حفص البتۃ فخطبھا ابو جھمٍ ومعاویۃ بن ابی سفیان

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاچ ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابوجہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا نکھاوے یہ غیبت مین داخل نہین

۱۴۹۴ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ **قَالَهُ** لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرتؐ نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب وے مسلمان ہوئے **ف** کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونیکو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہرچند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چھین لینا اور دغا دینا ہرگز درست نہین

۱۴۹۵ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهِ حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وے راہین جو تو نے اپنے بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وے راہین جو تو نے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدونکا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت مین شہادت نہین اور ستون تھا وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسّی تو اسلام کی رسّی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک **ف** عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے ساتھ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل کہ یے کافرونکی راہین ہین پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا کہ ادھر چل مین اودھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اوسکے سر پر ایک رسّی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سرے کی رسّی پکڑ لی صبح تک وہ رسّی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۱۴۹۶ **ق** يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصْفِرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّي اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم مین یعلی بن

اُمیہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جُبّے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے مین جو تو اپنے حج مین کرتا ہی حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی داڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جبہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہین **ف** راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروق رضی سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت وحی اوترنے کے وقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو مکے کے پاس ہی اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جُبّہ پہنے حضرت پاس آیا اور اوسنے پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق رضی نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین

۱۴۹۷ **ق** جُبَیرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَأْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ کِلْتَیْھِمَا **قَالَہٗ** حِیْنَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَہٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَأْسِیْ بِکَذَا وَکَذَا بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین انجلی اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب اصحاب نے حضرت کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا تو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہی عرب مین اکثر تغار سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے انجلی کو ذکر کیا

۱۴۹۸ **ق** عَائِشَۃُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰہُ وَکَرِہْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا کہ لوگون پر فساد اوٹھاؤن **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عایشہ رضی نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہرچند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلا نلیا

۱۴۹۹ **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَۃِ نَزَعَتْ اَجَابَہٗ بِھَا حِیْنَ سَاَلَہٗ عَنْھَا قَبْلَ اِسْلَامِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہو گی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اوس وقت جواب دیا جب اونھون نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینون باتون کو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن

آمنّا

سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سواے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے

١٥٠٠ ﻫ ابو سعید اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ کی آگ لگے گی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیر ے جاوینگے پھر حکم ہوگا ای بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنی کافر جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ مین پڑ کے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے

١٥٠١ ﻫ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ النُّوْرُ وَالْهُدٰى فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر رہا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہی یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر رہا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف روایت ہی کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پہونچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک

حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین جدی تھین ہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم بتادی اسواسطے کہ
حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ
قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی پھر فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتا
کہ مجھ سے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور اور ہدایت ہے ہر ایک چیز
مجمل اور مفصل اوسمین موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کرے قرآن کی تفسیر مین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی
بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین
نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون
اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن
حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اونمین بھی بہت امامزادون
کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہے کہتے ہین کہ سوا اماموں کے
قرآن کا مطلب کوئی نہین سمجھتا تو گویا اونکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ
اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین

ف عمل بر ثقلین بجز اہل سنت نصیب دیگری نیست

١٥٠٢ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَفْدَ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوئے پس اب مینے یہ ٹھہرایا ہے کہ انکے جورو لڑکے
جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دیوے
اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے
یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہے ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اور اونکے
جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہوگیا جب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسیکو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہہ سے بدلا دیوینگے آخر
سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیئے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے

١٥٠٣ ھ جَرِيْرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ

اللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْہَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ مسلم مین جریر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اُتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوّا بنائی اور اون دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمھارا حال جانتا ہی ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہان تک حضرتؐ نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی **ف** جریر رضؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ پاس بیٹھے تھے کہ مُضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرتؐ کو اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال رضؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرتؐ نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہی اگر قیامت مین خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ مٹھی بھر لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرتؐ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اوس راہ پر چلنے والون کا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بدراہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا

۱۵۰۴

ھ جَابِرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہی اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو

۱۵۰۵

خ ابن عبّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِیَ شَیْئًا مِّنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَّضُرَّ فِیْہِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْہِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہوئے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کرسکے یا کسیکو فائدہ پونہچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذر **ف** حضرتؐ کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیّہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگر حد مارنے کا گناہ کرین تو اونپر حد نہ مارے اسواسطے کہ حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرتؐ نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمدؐ چوری کرے تو اوسکے ہاتھ کاٹون

۱۵۰۶ خ عمرو بن تغلب اما بعد فو الله انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من الذی اعطی ولکنی اعطی اقواما لما اری فی قلوبهم من الجزع والهلع واکل اقواما الی ما جعل الله فی قلوبهم من الغنی والخیر فیهم عمرو بن تغلب بخاری مین عمرو بن تغلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اونھین مین عمرو بن تغلب بھی ہی ف حضرت کے پاس کچھہ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگونکو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون

۱۵۰۷ ق عایشۃ اما بعد یا عایشۃ فانہ بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک الله وان کنت المت بذنب فاستغفری الله وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف بذنبہ ثم تاب تاب الله علیہ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عایشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر برحمت متوجہ ہوتا ہی ف جب حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا

۱۵۰۸ خ ابو الدرداء اما صاحبکم فقد غامر یعنی ابا بکر رضی الله عنہ بخاری مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے صاحب تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات مین رنج ہو گیا تھا صدیق دامن اوٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی

۱۵۰۹ ق کعب بن مالک اما ہذا فقد صدق فقم حتی یقضی الله فیک قالہ لہ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھہ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھہ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھہ نگئے تھے جب حضرت وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹھی قسمین کھاکر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب سے پوچھا تو وے سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرت مینے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالی نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی توبہ قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی مین اور آیتین اوتارین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی مین خلل پڑے

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

عدد

۱۵۱۰ هـ المقداد احدى سوآتك يا مقداد **وقاله** لما ضحك المقداد الى ان وقع الى الارض
بشربه حصة النبي صلى الله عليه وسلم من اللبن وحلبه الاعنز الثلث مرة ثانية مسلم مين
مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخوؤن سے ایک بدخو یہ بھی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہان تک
ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینوں بکریون کے دوہنے کی جہت سے **ف**
اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا اما ہذہ الا رحمتہ کے بیان مین هـ ابوہریرۃ اثنتان فی الناس
۱۵۱۱ هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خو مین لوگون
مین ایسی مین جو انکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا **ف** یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو
حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی **ق** ابو موسی جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان
۱۵۱۲ من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء
على وجهه في جنة عدن بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور
جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے
درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوائے ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین
ف اس حدیث مین و لمن خاف مقام ربه جنتان ۔ و من دونهما جنتان ۔ کا بیان ہی هـ ابوہریرۃ صنفان
۱۵۱۳ من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات
عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن
ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی
لوگ ہین کہ اونکو مینے نہین دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دمین کہ اونسے لوگون کو
مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی
ہین سر اونکے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اوسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو
ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے **ف** یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین
جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین
اور ننگی ہین یعنی اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا
۱۵۱۴ لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا **ق** ابوہریرۃ
كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے
۱۵۱۵ نزدیک پیارے ایک تو سبحان الله وبحمده دوسرے سبحان الله العظيم **خ** ابن عباس نعمتان مغبون فيهما كثير
من الناس الصحة والفراغ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر

لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی **ف** یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین

1516 **ھ** ابو ہریرۃ ثلٰث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا والدجال ودابۃ الارض مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو اون نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور **ف** یعنی جب یے نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہو گئی ایمان بالغیب باقی نرہا اسواسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا

1517 **ق** ابو ہریرۃ ثلثۃ لا یکلمہم اللّٰہ یوم القیٰمۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاۃ یمنعہ من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف لہ باللّٰہ لاخذہا بکذا وکذا فصدقہ وھو علی غیر ذٰلک ورجل بایع اماما لا یبایعہ الا للدنیا فان اعطاہ منہا وفی وان لم یعطہ منہا لم یف بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نبولیگا اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال انکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹھی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھ ندیا تو اوسنے عہد پورا کیا **ف** بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین

1518 **ھ** ابو ہریرۃ ثلثۃ لا یکلمہم اللّٰہ یوم القیٰمۃ ولا یزکیہم ولا ینظر الیہم ولہم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہو گی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو روڑے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبر گیری کرے **ف** ہر چند حرام کاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بیموقع کہ باوجود پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی

1519 **ھ** ابو ذر ثلثۃ لا یکلمہم اللّٰہ یوم القیٰمۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم قال فقرأہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثلٰث مرات قال ابو ذر خابوا وخسروا من ہم یا رسول اللّٰہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب مسلم مین

ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف نظر رحمت نہ دیکھیگا اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرنیوالا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھا کر

١٥٢٠ ق ابو موسیٰ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے اوس سے نکاح کرلیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینے کا

١٥٢١ ھ ابو قتادہ ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابوقتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفہ کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے کہ گناہ مٹا دیگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹا دیگا ف مصابیح مین ابوقتادہ رضہ سے روایت ہی کہ عمر فاروق رضہ نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزے رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا

١٥٢٢ ھ ام سلمہ ثَلٰثٌ لِّلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِّلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کنواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہے اور کنواری پاس سات راتین رہے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا

١٥٢٣ ق انس ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ محبوب ہے دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاو نہین تیسرے یہ کہ برا جانے کفر مین پھر پلٹ جانیکو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

آگ سے ڈرتا ہے **ف** تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ مطلب ہے کہ خدا اور رسول کی خوشنودی کو سب کی خوشنودی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام میں کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا

۱۵۲۴ **ھ** اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ مسلم میں ابو مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتیں میری امت میں مانند کفر کی رسمیں ہیں جنکو نچھوڑینگے ایک تو برائی مارنا اپنے خاندانوں پر دوسرے عیب لگانا لوگوں کے نسب میں تیسرے مینہہ کو چاہنا ستاروں سے یعنی بحسب کی تاثیر سے مینہہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا **ف** فی الحقیقت یہ کفر کی رسمیں اس امت میں جاری ہیں تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری میں گرفتار ہیں اور خاندان پر فخر کرنا اور غیروں کے نسب میں طعنہ کرنا اکثر خواص میں بھی موجود ہے اللہ پناہ میں رکھے

۱۵۲۵ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جسمیں وے چاروں ہونگی وہ نرا منافق ہے اور جسمیں ایک خصلت ہوگی اون چاروں سے تو اوس میں ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو اوسمیں خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب کسیسے گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے **ف** منافق دو قسم ہیں ایک تو یہ کہ دل میں کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت میں جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل میں کفر نہیں بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور میں گرفتار سو اس حدیث میں دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کاموں سے بچتا پھر جب ان کاموں میں گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمیں کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا

۱۵۲۶ **ق** طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم میں طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں ایک رات اور دن میں حضرت نے اوس مرد سے کہا جنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اوسکے سوا بھی روزہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ کے سوا بھی دینا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یوں کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمیں سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ مراد کو

فصل نفی رسوم بد جاہلیت در امت

فصل علامات نفاق و دو قسم منافقین

عدد

پوچھا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی **ف** حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے تھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی

۱۵۲۷ **ق** عَايِشَةُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَامِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا **ف** جب مکے مین اونکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی

۱۵۲۸ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الٰہی سے رویا

۱۵۲۹ **م** عَايِشَةُ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب موچھ کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی اونگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو

۱۵۳۰ **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ بکری کو عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھ پیوے

نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدہ کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا ف اس حدیث مین اون چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام ادہین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ والذی

۱۵۳۱ ھ ابی ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ولا یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ نہ سنیگا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نلانے والا دوزخیون سے ہوگا ف امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی ف یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہین ان سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا

۱۵۳۲ ھ ابی ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجھکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار سے آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین

۱۵۳۳ ھ حنظلۃ الاسیدی والذی نفسی بیدہ ان لو تدومون علی ما تکونون عندی وفی الذکر لصافحتکم الملائکۃ علی فرشکم وفی طرقکم ولکن یا حنظلۃ ساعۃ وساعۃ ثلث مرات مسلم مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا بنے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین ہوتے ہو تو البتہ تمسے فرشتے مصافحہ کرین تمہارے فرشون پر اور تمہاری راہون مین ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت تو دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف مصابیح مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر رض حضرت کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب و کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہوجاوے پر مشغولون کا عالم نظر رہے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نسمجھنا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت بجہان اگر نبودے ۔ از عمر بسر نبودے

۱۵۳۴ ق انس والذی نفسی بیدہ انکم لاحب الناس الی مرتین یعنی الانصار بخاری

والذي

اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک
۱۵۳۵ سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار اسکو فرمایا خ ابی سعید و قتادۃ بن النعمان والذی نفسی بیدہٖ
انھا لتعدل ثلث القرآن یعنی سورۃ الاخلاص بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رض سے روایت ہی
۱۵۳۶ کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہی قرآن کی تہائی کے م ابی ذر رض
والذی نفسی بیدہٖ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبھا الا فی اللیلۃ المظلمۃ
المصحیۃ آنیۃ الجنۃ من شرب منھا لم یظمأ آخر ما علیہ یشخب فیہ میزابان من الجنۃ
من شرب منہ لم یظمأ عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماؤہ اشد بیاضا من
اللبن واحلی من العسل قالہ لہ حین قال یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض مسلم مین ابو ذر رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چھوٹے بڑے
ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان کہ جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہی اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے
برتن جو اون سے پیے پیاسا رہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے
پیے پیاسا نرہے اوسکا چوڑاؤ لنباؤ کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے
یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا جب ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین
۱۵۳۷ ق ابی ہریرۃ والذی نفسی بیدہٖ لاذودن رجالا عن حوضی کما تذاد الغریبۃ من الابل
عن الحوض بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین ہانکونگا
کچھ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے
۱۵۳۸ ہٹائے جاوینگے م ابی ہریرۃ والذی نفسی بیدہٖ لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا
حتی تحابوا او لا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت مین نجاؤگے جبتک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جبتک
آپسمین محبت نپیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اوسکو کروگے تو آپسمین دوستدار بنجاؤ سلام علیک کرنا رائج کردو
اپنے مسلمان لوگون مین ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر
موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعائے
خیر ہی یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیرخواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت
کرتا ہی ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہو سکتی اور سلام آسان
بات ہی کہ ہر ایک سے ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اولٹا زمانہ ہوگیا ہی کہ جہالت اور غرور کے
سبب سے ابھی لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیرخواہی کی چیز اون اولٹون کے
۱۵۳۹ نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی خ ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہٖ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ

مِن وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا
ایماندار نہین ہوتا جب تک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن **ف** یعنی جب میری
رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے ھ اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ ۱۵۴۰
عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسایے سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان
سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ ۱۵۴۱
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ **لَهٗ** لِاَبِيْ بَكْرٍ
وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمہارے گھرون سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تمکو یہ نعمت ملی
یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق رضی سے فرمایا **ف** اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق رضی
بھوکھ کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت
الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین ھ اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَهٗ ۱۵۴۲
اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِي غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَّوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے
جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا **ف** جنگ بدر مین جب حضرت کا
لشکر اوترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اوسکے
لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تب اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے
کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تب اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن
ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ ۱۵۴۳
الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اوتریگا تم مین اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا
بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گراویگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اوسکو
قبول نکریگا **ف** قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو
مٹادینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے
ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰ
اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نلاوینگے تو اونکو قتل کرینگے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لِّيْ اَبُوْهُمْ مِّنَّا ۱۵۴۴

کسر صلیب و قتل خوک و منع جزیہ و کثرت مال در وقت نزول حضرت عیسیٰ خواہد بود

والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ھذہ روایۃ
سعد وفی روایۃ ابی ھریرۃ قط سالکا فجا قالہ لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بخاری اور مسلم
مین سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھسے شیطان
کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابوہریرہ رض کی روایت مین قط
کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ فرق نہین آتا حدیث حضرت عمر فاروق رض کے حق مین فرمائی ف
مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروق رض نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر
باتین کر رہین تھین جب عمر فاروق رض کے آنیکی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہوگئین جب عمر فاروق رض اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا
سو کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین
کرتی تھین جب تمھاری آواز سُنی تو سب پردے مین ہوگئین عمر فاروق رض نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ
سے نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیری کڑائی اور مضبوطی سے
شیطانی کام تیرے گرد بھٹک نہین سکتے حرام کام تو کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق رض حضرت کے
وقت مین محتسب کی خدمت تھی سو واسطے اوسکے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے
اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروق رض کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین
ہوسکتی ق ابوھریرۃ والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امرأتہ الی فراشہ فتابی علیہ ۱۵۴۵
الا کان الذی فی السماء ساخطا علیھا حتی یرضی عنھا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوسپر غصے
رہیگا آسمان والا یہان تک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے ف یعنی عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ واللہ ح ابوھریرۃ واللہ انی لاستغفر اللہ ۱۵۴۶
واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین
مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا
اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنیکی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق
اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم واللہ انی لرسول اللہ وان ۱۵۴۷
کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ قالہ زمن الحدیبیۃ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھدو محمد بن عبد اللہ
حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو
کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ ابکے سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین
حضرت نے صلحنامہ لکھوایا کہ یہ صلحنامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ

لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکہ جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کو لفظ کو

۱۵۴۸ کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ

اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر

تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ

دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی **ف** یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہنچے تو قسم کا

۱۵۴۹ توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ

اِلْخُزَاعِيُّ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ اور ابو شریح رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا

قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسایے لوگ

رنج رسانی اور تکلیفات سے نڈر نہین **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی **ق**

۱۵۵۰ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا. بخاری اور مسلم

مین براء ابن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے

سو اوتارے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جماوے اگر کفار سے ہم ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی

کی ہی جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے **ف** سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا

حضرت نے پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

۱۵۵۱ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر سین ہی **س** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَ

يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ. مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب

تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصون کی غفلت **ف** یعنی روم اور ایران اور توران

فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاو اس

معجزہ اخبار فتوح ممالک ما قبل وقوع

۱۵۵۲ حدیث مین خبر ہی اون فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ

فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر

دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکے گا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاو کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ مین

آجاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اون فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اوس فساد

عالم کبیر کی اصلاح مقدور نہین تھی کم کوشش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر صحابہ نے فتنے اور

فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی ق ابو حمید الساعدی ستھب اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم
فیھا احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ قالہ بتبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے
کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان
ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا اٹھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈالا طی
اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی

۱۵۵۴ ق علی سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفہاء
الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یقرؤن القران لا یجاوز ایمانھم حناجرھم
یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاینما لقیتموھم فاقتلوھم
فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم عند اللہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اوتریگا
اونکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اون سے
ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی
لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا

۱۵۵۵ ھ ابو ھریرۃ سیکون فی اخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا
انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین
کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور بھاگو تم اون سے
ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ
جھوٹھی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین

فصل فی المضارع

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع کا صیغہ ہی

۱۵۵۶ ھ انس آتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت
لا افتح لاحد قبلک مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آونگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن
سو مین دروازہ کھلواونگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تب چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہی کہ نہ کھولون کسیکے
واسطے تجسے پہلے

۱۵۵۷ ق ابن عباس امرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ شھادۃ ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم و
انھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قالہ لوفد عبد القیس بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس
رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی
اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوائے اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

زکوٰة کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچواں حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہوں تمکو کدو سے اور سبز گھڑے
اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اوس وقت میں شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو
کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن
جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے برتنوں کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی یاد نہ پڑے جب
شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث میں یہ آیا ہے ھ ابن عباس ١٥٥٨
ابکی للذی عرض علی اصحابك من اخذهم الفداء لقد عرض علی عذابهم ادنی من هذه الشجرة
قاله لعمر بعد یوم بدر مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہوں اوس سبب سے
جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے جنگ
بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اونکے مقدمہ مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا
یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہوجاوین یا انسے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوٹنے
کے عوض جو لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑین اور عمر فاروق رض اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپ کو جھٹلایا اور
آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا
پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نتھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق رض ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے
کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجھکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ اگر عذاب
آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نرہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمہ مین
وحی نہوتی تھی تو حضرت اوسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہوجاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا ق
ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریها فلیتحرها ١٥٥٩
فی السبع الاواخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے
خوابون کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے
ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسینے تیئیسوین کسینے پچیسوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان
کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر ضرور ہے جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے
انمین آخر کوئی تو ہوگی خ ابو هریرة اراکم یا بنی حارثة قد خرجتم من الحرم ثم التفت فقال ١٥٦٠
بل انتم فیه وخ ج مسلم عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جعل اثنا عشر
میلا حول المدینة حمی بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے
حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہ رض سے
روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد ھ ابو هریرة اشهد ان لا اله الا الله و ١٥٦١
انی رسول الله لا یلقی الله بهما عبد غیر شاك فیهما الا دخل الجنة مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

لیلة القدر

فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ ان کلمے کے ساتھ نہ شک لانیوالا ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین **ف** یعنی جو کلمۂ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت مین اوسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے

۱۵۶۲ **خ** انس اُوصیکم بالانصار فانّھم کرشی وعیبتی وقد قضوا الذی علیھم وبقی الذی لھم فاقبلوا من محسنھم وتجاوزوا عن مسیئھم بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے مقدمے مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی ہی اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے **ف** یعنی سوا حدود کے اونکی خطاؤن کو نہ پکڑو

۱۵۶۳ **م** عائشة تأخذ احدٰکنّ ماءھا وسدرتھا فتطھّر فتحسن الطھور ثمّ تصبّ علی رأسھا فتدلکہ دلکًا شدیدًا حتّی تبلغ شؤون رأسھا ثمّ تصبّ علیھا الماء ثمّ تأخذ فرصة ممسّکة فتطھّر بھا **قاله** لاسماء بنت شکل حین سالته عن غسل المحیض مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی مین جوش کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی **ف** بیر کی پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے

۱۵۶۴ **ق** جابر تبکیہ او لا تبکیہ ما زالت الملائکة تظلّہ باجنحتھا حتّی رفعتموہ یعنی عبد الله اباجابر بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اوسکو روپا مت رو ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد الله ہین جابر کے باپ **ف** جابر کے باپ عبد الله جنگ احد مین شہید ہوئے کافرون نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے سامنے کپڑے سے چھپی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد الله کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی

۱۵۶۵ **م** ابوھریرة تبلغ الحلیة من المؤمن حیث یبلغ الوضوء مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا مومن کا زیور جہان تک پہونچتا ہی وضو کا پانی **ف** یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی

۱۵۶۶ **م** ابوھریرة تبلغ المساکن اھاب او یھاب مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک یا یون فرمایا کہ یہاب تک **ف** اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہوجاویگی

۱۵۶۷ **ق** ابوھریرة تجدون من شرّ النّاس ذا الوجھین الّذی یأتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دوزخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر **ف** مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے

الباب المتاسس

١٥٠٨

سنی ہے اور یہی بات ہے شخص بھی جو دو سو برس ملے اسکے آگے ایسی ہی کہے اسکے آگے اوسکی سی ق فاطمة بنت قيس
تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا لرهبة
ولكن جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني حديثا
وافق الذي كنت احدثكم عن المسيح الدجال حدثني انه ركب في سفينة بحرية مع ثلثين
رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم ارفؤا الى جزيرة في البحر حتى
مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثير الشعر
لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة
قالوا وما الجساسة قالت ايها القوم انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم
بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا
حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم انسان رايناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه
الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري
فاخبروني ما انتم قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين
اغتلم فلعب بنا الموج شهرا ثم ارفانا الى جزيرتك هذه فجلسنا في اقربها فدخلنا
الجزيرة فلقيتنا دابة اهلب كثير الشعر لا ندري ما قبله من دبره من كثرة الشعر
فقلنا ويلك ما انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في
الدير فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نامن ان تكون
شيطانة فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شانها تستخبر قال اسئلكم عن نخلها
هل يثمر قلنا له نعم قال اما انه يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة الطبرية قلنا عن
اي شانها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب
قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شانها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع
اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها قال اخبروني
عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال اقاتله العرب قلنا نعم
قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب واطاعوه قال لهم قد
كان ذلك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح
واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها
في اربعين ليلة غير مكة وطيبة فهما محرمتان علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل
واحدة منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا يصدني عنها وان على كل نقب

فیہم ما ذکرہ تمیم فطعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمخصرتہ فی المنبر ہذہ
طیبۃ ہذہ طیبۃ الا ہل کنت حدثتکم ذلک فقال الناس نعم فانہ اعجبنی حدیث تمیم
انہ وافق الذی کنت احدثکم عنہ وعن المدینۃ ومکۃ الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن
لا بل من قبل المشرق ما ہو من قبل المشرق ما ہو من قبل المشرق ما ہو واومأ بیدہ الی
المشرق بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کسواسطے جمع کیا ہی اصحاب
نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مینے جمع کیا خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانے کو و لیکن مینے
جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق
پڑی اوس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے
جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے
جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے پلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین
داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالونکے ہجوم سے تو لوگون نے کہا اے
کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوسہ ہون لوگون نے کہا جاسوسہ کیا اوسنے کہا اے لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے
کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر
ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو دیکھا ایک اوسمین بڑا قد آور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا
کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا
اے کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے
کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جبکہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر
پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم
نجانتے تھے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوسہ ہون ہمنے کہا جاسوسہ
کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے
کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوسی مرد نے کہا کہ مجھکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اوسکا حال تم پوچھتے ہو اوسنے کہا
مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ
پھلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی
لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجھکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا حال
اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین
بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اوترا مدینے
مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد پیش کے عرب پر

سو اونھون نے اوسکی اطاعت کی اوسنے اونسے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اونکے حق مین بہتر ہے کہ اوسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ قریب ہے کہ مجکو اجازت ہو نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اوسمین اوترونگا چالیس رات کے اندر سواے مکے اور مدینے کے کہ اونکا جانا مجپر حرام ہے یعنی منع ہے جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرت نے اپنی پشت خار سے منبر پر ٹکورا دیا اور فرمایا کہ یہی طیبہ ہے یہی طیبہ ہے خبردار رہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے جو مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریاے شام یا دریاے یمن مین ہے نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف ف اول حضرت نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اسی واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہے کہ دجال مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہے معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا

1569

ھ انس تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاللّٰہِ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّا بِکَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمناک ہین ف مشکوۃ مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ای عبد الرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہے پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہے اور حرام ہے

جواز اشکباری در حزن قلب

1570

ق ابن عمر تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہے ف معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے بھلا خصلہ اسلام کا ہے اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا فضل ہے کہ حق ہے اسلام کا اور محبت کا سبب ہے

1571

ھ نافع بن عتبۃ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہُ اللّٰہُ مسلم مین نافع بن عتبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا ف جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آئندہ خبر مطابق پڑی

پیشخبری فتح عرب و فارس و روم

۱۵۷۲ خ ام سلمة تقتل عمارا الفئة الباغية بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی
گروہ قتل کریگا ف جنگ خندق مین حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان مین
جنگ صفین ہوئے تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت
مین امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا

۱۵۷۳ ھ ابو هريرة تقوم الساعة والرجل يحلب اللقحة فما يصل الاناء الى فيه حتى تقوم والرجلان يتبايعان الثوب فما يتبايعانه حتى تقوم والرجل يلوط حوضه فما يصدر حتى تقوم مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
قیامت قائم ہو جاویگی اور حال انکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اوسکے مونہہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد
خرید فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو نہ خرید فروخت کر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا
سو اوسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اوس سے غافل نرہین
اسواسطے کہ قیامت ہونیکی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسی
علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے

۱۵۷۴ م المستورد تقوم الساعة والروم اكثر الناس مسلم مین مستوردؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال مین کہ
رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگون سے بہت ہونگے ف اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے
حاکم ہو جاوینگے

۱۵۷۵ ھ ابو هريرة تقئ الارض افلاذ كبدها امثال الاسطوان من الذهب والفضة فيجئ القاتل فيقول في هذا قتلت ويجئ القاطع فيقول في هذا قطعت رحمي ويجئ السارق فيقول في هذا قطعت يدي ثم يدعونه فلا ياخذون منه شيئا مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیوےگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونون کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے
اور چاندی سونے کی کھانین قیامت مین زمین پر ظاہر ہو جاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے فلانے کو قتل کیا اور آویگا
برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چور نے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ
کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اوسمین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہی کا خوف قیامت سے فرصت کہان
جو آدمی مال کو لیوے

۱۵۷۶ ق ابو سعيد تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يتكفؤها الجبار بيده كما يتكفا احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کے واسطے
جیسے ہر ایک آدمی اولٹتا پلٹتا ہی اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہو کر غذائی صورت
ہو جاویگی بہشتیون کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین سو اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب ہزار میوے نکلتے ہین
اگر تمام زمین کو شیرین میوہ کر ڈالے تو کون تعجب ہی

۱۵۷۷ ق ابو هريرة منزلنا غدا ان شاء الله بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعني المحصب بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترینگے کل انشاء اللہ

بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہاں کفار قریش وغیرہ آپس میں مقسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اوس مکان میں جسکا محصب نام ہے ف قبل ہجرت کے
جب حضرت مکے میں تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب میں اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ
نکریں اور اونسے کسی چیز کی خرید فروخت نکریں یہاں تک کہ وے تنگ ہو کر حضرت کو اونکے حوالے کر دیویں چنانچہ تین برس حضرت
اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان میں گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے
آخر کو خدا نے اون میں پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھویں سال مکہ فتح ہوا
نویں سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہاں مکے میں اتریگا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس مکان میں اوترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہاں کفر پر کافروں نے کمر باندھی تھی وہیں مسلمانوں
کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہوں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ 1578
كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم میں سے کسی پاس تو کہتا ہے کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہاں تک کہ
کہتا ہے کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہاں تک اوسکو پہنچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رکا رہے ف یعنی
جب اوسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے اوسواسطے
کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتا ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ 1579
يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ
وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال عرب کی طرف سے
اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہاں تک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دینگے شام کی طرف اور وہیں جاکر
ہلاک ہو جاویگا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيْبَهُ هَلُمَّ إِلَى 1580
الرَّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ
مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشایش
روزی کی طرف اور حال انکہ مدینے کا رہنا بہتر ہے اونکے واسطے اگر وے ہوں بوجھ والے اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ نہ نکلیگا
مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہو کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے میں بدل لا دیگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی
طرح ہے کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بد لوگوں کو جیسے دور کر ڈالتی ہے بھٹی لوہے کی
میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک میں کشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حال انکہ اونکے
حق میں یہ بہتر نہیں کہ حضرت کی ہمسائگی چھوڑیں دنیا کے واسطے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ 1581
فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ

مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ
مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری
اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی
تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہوجاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے
کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے
آدمیون کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے
کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی
برکت سے فتح نصیب ہوگی **ھ** عُمَرُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ
بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ
يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہون کے
ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر ایک داغ
بنا ہی اوسکی ایک ماہی کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کردیوے سو اگر
یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی
تابعین مین ہین صحابی نہین ہین حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ماکی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے سال
وفات مین عمر فاروق رضہ حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمھارے ساتھ ہین ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی
باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے
اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملاویگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق رضہ
اور علی مرتضی رضہ اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رضہ نے اونکو
سلام کیا اونھون نے جواب دیا عمر فاروق رضہ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور
زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمھاری ماں نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رضہ نے
کہا کہ حضرت نے ہمکو تمھارا پتا بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق رضہ نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے
کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مینے اپنی جان کی یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور
مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمھارے روبرو مجھکو مشہور کردیا اور بھیجوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی
علی مرتضی رضہ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر رضہ ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ ای
امیر المومنین ای علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رضہ نے کچھ لباس
اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مینے سنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے خار ہین اونکو سوا دبلے اور بھوکھے
لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ ہو سے بعد اوسکے عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی رضہ اونسے رخصت ہوئے

۱۵۸۲

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ پر فضیلت نہین ثابت ہوسکتی سواسطے کہ تابعی صحابہ سے افضل
نہین ہوسکتا اور صرف دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی
بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونیکے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہی

۱۵۸۳ ھ جَابِرٌ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ جا ضرور جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب
کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اونکو سانس کا
الہام ہوتا ہی ف یعنی بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانیکا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار
پسینا ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اسی طرح اوس عالم پاک مین سبحان اللہ
اور الحمد کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا

۱۵۸۴ ھ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضہ سے جنکا عقبہ بن عمر نام ہی روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرات مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو
سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون
تو اونمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی
مسند پر بدون اوسکی اجازت کے ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اور اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد
بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور
پچھلے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب صحابہ پر ختم ہوا
اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا

۱۵۸۵ ھ أَنَسٌ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس
مدت تک کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی
بہشت ایسا وسیع مقام ہی کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونیکے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی
مخلوق سے آباد کریگا

۱۵۸۶ ھ أَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادرین ہونگی ف

۱۵۸۷ أَنَسٌ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ
وَيَبْقٰى عَمَلُهُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل

بیان [illegible] امامت

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھہ رہجاتا ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلا ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دو دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھہ دیو سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھہ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا خاطر جمع رکھہ مین تیرے ساتھہ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھہ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پر آنکھہ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہو کر بے وفا اور بیمروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی

شعر مال و اولاد تیری قبر مین جانیکے نہین ؛ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانیکے نہین ؛ جز عمل کو زمین کوئی بھی ترا یار نہین کیا قیامت ہی کہ تو اوس سے خبردار نہین

۱۵۸۸

ق اَبُو هُرَيْرَةَ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر نہ رہینگے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونیوالون مین دو بکریان چرانیوالے ہونگے مزینہ کی قوم سے جو ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہانکی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب وے ثنیۃ الوداع پاس پہنچینگے تو وے دونون موہنہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہو جاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس

۱۵۸۹

ق اَبُو هُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْئَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھجاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے تھے خدا اونسے پوچھتا ہی حال انکا وہ تمھارا حال اون سے زیادہ تر جانتا ہی کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جب گئے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے **ف** معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی بدلی ہوتی ہی اور بندونکا حال دو وقت دربار الہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کر سکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو کچھہ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی **شعر** گرو زیر از خدا بترسیدے ؛ ہمچنان کز ملک ملک بودے

۱۵۹۰

ق اَبُو هُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا

یا رسول اللہ ایما ہو قال القتل القتل بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور کم ہو جاویگا علم اور لوگون پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ارشاد فرمائین اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے

١٥٩١ **ق** انس

يجمع الله الناس يوم القيمة فيهتمون لذلك فيقولون لو استشفعنا على ربنا حتى يريحنا من مكاننا هذا فياتون ادم فيقولون انت ادم ابو الخلق خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فياتون نوحا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا ابراهيم الذي اتخذه الله خليلا فياتون ابراهيم فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا موسى الذي كلمه الله واعطاه التورية فياتون موسى فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا عيسى روح الله وكلمته فياتون عيسى روح الله وكلمته فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فياتوني فاستاذن على ربي فيؤذن لي فاذا انا رايته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقال يا محمد ارفع راسك قل يسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع راسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقال لي ارفع راسك يا محمد وقل يسمع وسل تعط واشفع تشفع فارفع راسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال فاقول يا رب ما بقي في النار الا من حبسه القران وفي رواية ثم اتيه الرابعة او اعود الرابعة وذكر موسى الذي تقدم هنا في بعض روايات البخاري

بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواوین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے اور تجھمین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو اونھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی ہو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ہون یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے لیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وے لوگ ابراہیم ع پاس آوینگے تو ابراہیم ع کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اون سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا
مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا
کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وے
سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجھکو اجازت ملیگی سو مین جب کہ اوسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا
سو مجھکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھا کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش
کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین
سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک انداز اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اون لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آؤنگا اور سجدے مین گرونگا سو مجھکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ
اپنا سر اوٹھا ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اون
لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین ہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی
مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھر ونگا
اور موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی **ف** معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوس وقت شوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین
پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت شروع ہوئی تا کہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو ایسا رتبہ نہین
ہر چند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوا ہمارے
حضرت کے کوئی قدم نرکھہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے
مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے **شعر** اوس ماہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ۞ دلبر سبھی ہین پر مرا دلبر کچھہ اور ہی ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ۞ اَبُوْ مُوْسٰى يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فِيْمَا اَحْسِبُ
قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھہ مسلمان لوگ
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اون سے معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھہ دیویگا راوی کہتا ہی کہ
میری دانست مین یون ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسی کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو
ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پہنچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

۱۵۹۳ ق ابن عباس يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جاتا ہی دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ما اور بہن اور خالہ
اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے

۱۵۹۴ ق ابو ہریرۃ
يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبے کو
ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جبکہ عابد بندے نرہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقۃ کے ہاتھ سے
کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی

۱۵۹۵ خ جابر يخرج قوم من النار بالشفاعة بخاری مین
جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہونگے

۱۵۹۶ ق انس يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم
يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار
من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية قتادة
عن انس من ايمان مكان خير بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ
کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک جو برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی
پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجائے نیکی کے
ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکے دل مین ایک جو برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو
نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے بعد محبت اور بعد بغض ورذکر آلہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی
اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیر ذلک

۱۵۹۷ خ ابو سعيد يخلص المؤمنون من النار فيحبسون على قنطرة
بين الجنة والنار فيقتص لبعضهم من بعض مظالم كانت بينهم في الدنيا حتى اذا هذبوا ونقوا
اذن لهم في دخول الجنة فوالذي نفس محمد بيده لاحدهم اهدى بمنزله في الجنة منه
بمنزله كان في الدنيا بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے
جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے
درمیان دنیا مین ہوئی تھی یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے قابو
مین محمد کی جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث
مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین رکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے
حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے

۱۵۹۸ م ابو ہریرۃ يدخل الجنة اقوام
افئدتهم مثل افئدة الطير مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل
چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین گو صرف آواز

١٥٩٩ اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہیں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْٓءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے انکے مونہہ جیسے چاند روشن ہوتا ہی چودہوین رات کو ھ

١٦٠٠ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار اور ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث میں یہ مضمون صاف آیا ہی

١٦٠١ ق اِبْنُ عُمَرَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا انکے درمیان میں پھر پکاریگا ای بہشتیو اب تمکو موت نہیں اور ای دوزخیو اب تمکو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی جس مکان میں کہ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کی کبھی فنا نہیں جو جہان ہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی اپنی آس توڑیں الٰہی ہر غضب سے پناہ ھ

١٦٠٢ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيْ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار بدون حساب کے ف یعنی انکے نامہ اعمال صرف انکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت و شنید نہوگی

١٦٠٣ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ما پر یعنی ہاجر پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یوں فرمایا کہ اگر نہ چلّو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوجاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجر اور حضرت اسمعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہاں نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہاں زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجر نے اوس پانی کے گرد پتھروں کی سینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلّو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ما اوسکو نہ روکتیں تو زمزم ایک دریا ہوجاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا

١٦٠٤ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَهٗ حِيْنَ سَمِعَ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِيْهَا وَلَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسیٰ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترایذا دیا گیا تھا پر اونہوں نے صبر کیا یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین میں بہت مال غنیمت میں آیا تھا حضرتؐ نے مکے کے نو مسلموں کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھیں تو ایک مرد نے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا حضرتؐ پر طعن کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسیٰ پر تہمت ہوئی تھی کہ اونہوں نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا زخمی کرکے سو خدا نے فرشتوں کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانوں پر پیغمبروں کے

... انبیاء و اولیاء

۱۴۰۵ تہمت سے چھوڑتے ہیں نہ اونکے آل اور اصحاب کو **ق** عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ اُنْسِيتُهَا
وَيُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا **قَالَه** حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْاَنْصَارِيَّ
يَقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو
مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہی کہ جس آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے
نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا

۱۴۰۶ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو

۱۴۰۷ **م** اَبُوْ ذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ
وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی
ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے عوض دو رکعتین ہر دن چاشت کی

فضیلت نماز چاشت

کفایت کرتی ہین **ف** یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر اوسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات کرنا
صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہی اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گزاری مین کفایت کرتی ہین

۱۴۰۸ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر اونھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا
اور اگر اونھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہی اور اونپر نے اتفاقی کا عذاب ہی **ف** یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین
درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہو گئی اور اگر اونھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو
ترک کیا تو تمکو ثواب ہی اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھاوے

۱۴۰۹ اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ
بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اونکو داہنے ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے **ف** حق تعالی داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہی
اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین بلکہ

۱۴۱۰ اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ

ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے قیامت کے دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے سونہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہونچیگا **ف** آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا لوگون پھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک اور بعضون کے سونہہ تک پسینا پہونچیگا **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ يَدَ أَخِيهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہی تجکو خون بہا نہ ملیگا **ف** ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے سونہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرنے کی حضرتؐ سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھ چباڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ اسکی صورت مین کچھہ بدلا نہین **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ **ق** لَمَّا حِينَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہی یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھہ مین دیکھی پھر حضرتؐ نے اوسکو اوتار لیا اور اوسکو پھینک دیا جب حضرتؐ تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال انکہ حضرتؐ نے اوسکو پھینک دیا ہی **ف** معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھہ سے مٹادالے **ق** عَائِشَةُ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَيُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اونکے اگلے پچھلون کو زمین مین دھسا دیگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر **ف** حضرتؐ نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھہ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبضے مین کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھہ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِي مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر **ف** یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھہ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اونکے آگے آنے سے نماز مین کچھہ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی

١٦١١ ١٦١٢ ١٦١٣ ١٦١٤ ١٦١٥

اسواسطے کہ اوس حدیث میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور میں حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم
1916 ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہیں جاتی ۞ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الشِّخِّیْرِ یَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ مَالِیْ مَالِیْ وَھَلْ لَکَ مِنْ مَالِکَ
اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ مسلم مین عبد اللہ بن شخیر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجھکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تونے کھایا سو مٹایا یا کہ تونے
پہنا سو گلایا یا کہ تونے راہ خدا میں خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت
میں وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے میں خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف
خیرات کو بقا ہی جو آخرت میں کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا میں مال جمع کرنے کی نیت نرکھے کہ اوسکو
1917 غیر اوڑاتے ہین ۞ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَہٗ مِنْ مَالِہٖ ثَلٰثٌ مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ
فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ ذَاھِبٌ وَتَارِکُہٗ لِلنَّاسِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال میں تین ہی فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ
پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا میں دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا سوے تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی
1918 باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہیں ۞ اَبُوْ ذَرٍّ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ
اَمْثَالِھَا اَوْ اَزِیْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ
مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ
یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا
مَغْفِرَۃً مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا
ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسی کے برابر یا چاہون تو
نہ بدلا لیکے بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر
چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کے لنباؤ برابر قریب ہو جاؤنگا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹتا آونگا
اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شریک نہ کیا ہو تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے
1919 برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ
یَقُوْلُ اللّٰہُ یَا آدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ
قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَۃٍ وَّتِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ قَالَ فَذٰلِکَ حِیْنَ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ
وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ
قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّنَا ذٰلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ یَاْجُوْجَ
وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَّمِنْکُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰہَ وَکَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ

فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده اني لارجو ان تكونوا شطر اهل الجنة ان
مثلكم في الامم كمثل الشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود او كالرقمة في ذراع الحمار
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور
بہتری تیری ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی
کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے یعنی ۹۹۹ ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی
دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوس وقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو
دیکھیگا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال انکہ وہ دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات صحابہ پر نہایت
سخت گذری تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات
پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے
ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری
جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم صحابہ نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر
حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا
تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری
مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین ف یعنی امت محمدی
بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت اس امت
مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اللہ اکبر ہم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللہم صل وسلم علیہ اس
حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون بغلین بجاتا ہی لیکن ایمان دو پر ہی خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے
نہ بے دغدغہ امید ہی کہنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے ق ابن عمر يقوم الناس لرب العالمين حتى
يغيب احدهم في رشحه الى انصاف اذنيه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے
ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضہ آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک ق جابر بن
سمرة يكون بعدي اثنا عشر اميرا قال جابر فقال كلمة لم اسمعها فقال ابي انه قال
كلهم من قريش بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ ۱۲ سردار پھر حضرت نے
کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے ف
ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے
اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ ۱۲ امام مراد ہین
سو بے دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی
کمال اور بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی ق ابن عمر يكون كنز احدكم يوم القيمة شجاعا اقرع

۱۶۲۰
۱۶۲۱
۱۶۲۲

مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا ف
وہ مال مراد ہی جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی ۱۶۲۳ ھ جابرؓ یکون فی آخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا لا یعدہ عدا
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اور اوسکو گننے کا شمار کرکے
ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اونھون نے ہاتھون سے لپ
بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدیؑ مراد ہون واللہ اعلم ۱۶۲۴ ق عبداللہ بن سلام یموت عبداللہ بن سلام وھو آخذ
بالعروۃ الوثقی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن سلامؓ کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا
۱۶۲۵ ھ ابوھریرۃ ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا
ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبتئسوا ابدا فذلک قولہ و
نودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون ۝ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پکاریگا
پکارنے والا کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہی اس خدا کے قول کا کہ اہل
بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت مین
یہ پکار کے بہشتیون کو سنا دیویگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین ۱۶۲۶ ق حذیفۃ ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من
قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل المجل
کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد
احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلدہ ما
اظرفہ ما اعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
مدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اوسپر آبلہ پڑجاوے سو وہ تجکو پھولا دکھ پڑیگا حالانکہ اوسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے
یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہان تک نوبت پہنچیگی
کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب لا اور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حالانکہ اوسکے دل مین ایک
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانتداری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہو جاویگا
کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانت داری اونکے دل مین نرہیگی حذیفہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانت داری
مردون کے دلون کے اندر اوتری سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری

بات حضرت نے ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی **ق** ١٦٢٧ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تاکہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی تاکہ مین اوسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اوسکے گناہ بخشون **ف** خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہی **شعر** ہر شبی از بہر توای بو الفضول ✽ میکند از اوج جباری نزول ✽ تو زجای خود چو مردِ بی ادب ✽ بر نگیری گام نی روز ونہ شب **ق** ١٦٢٨ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی دریائے فرات سونے کے گنج سے کھل جاویگا سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اوس مین سے کچھ نہ لیوے **ف** یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریائے فرات سے ظاہر ہوگا اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوس وقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا **ه** ١٦٢٩ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِّثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اونکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دُم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے قہر مین **ف** مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین **خ** ١٦٣٠ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے **ف** یعنی فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا بہتر ہی **ق** ١٦٣١ اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس مین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص **ف** یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص ہو جاتی ہی **ق** ١٦٣٢ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَّبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہی ابوہریرہ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکے نام لے دون کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین **ف** اس حدیث مین حکومت بنی امیہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسین رضی کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب مدینے مین یزید کے لشکر نے شہید کیے **ق** ١٦٣٣ اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ

الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھیں گے مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ اور نجد والے قرن سے ف یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان تینوں مقام پر پہنچیں تو وہاں سے احرام باندھے

۱۲۲۴ **فصل فیما لم یسمّ فاعلہٗ** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر مضارع مجہول ہے ق ابن عمر أُرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو خواب میں معلوم ہوا کہ میں ایک مسواک کرتا ہوں پھر دو شخص آئے ایک اون میں دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مینے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی

۱۲۲۵ ق ابن عمر أُرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہوں تو مینے ایک مرد دیکھا گیہواں رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہواں رنگ مرد دیکھے ہوں اوسکے کندھوں تک بال ہیں جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں سو اوس مرد نے اون بالوں میں کنگھی کی ہے تو اون سے پانی ٹپکتا ہے دو مردوں پر تکیہ دیے یا یوں فرمایا کہ دو مردوں کے کندھوں پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہے مریم کا بیٹا پھر میں نے یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہے ف حضرت عیسیٰ کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ اونھوں نے گھر نہیں بنایا اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور اون کے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اون دونوں مسیحوں کی نشانیاں بتلا دیں کہ مسلمان پہچان لیویں دھوکھا نکھاویں

۱۲۲۶ ھ المقداد تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا مسلم میں مقداد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہانتک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے میں ہونگے سو اون میں سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونوں ٹخنوں تک پسینا ہوگا اور اون میں سے بعضے کے دونوں گھٹنوں تک ہوگا اور اون میں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اونمیں سے بعضے لوگوں کو پسینا لگام دیگا یعنی منہ میں گھس جاویگا ف میل سے مراد یا کوس ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی

۱۲۲۷ ھ حذیفۃ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ

نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ اَلْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پی درپی سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ مضر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جس دل مین وہ اسباب جم گیا سو سیاہ ہوگیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا کچھ دہیان نکیا اور آپکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہوجاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز رہتی ہی وہ گناہ سے بچتا رہتا ہی

١٦٣٨ ● أَبُوْ هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کرلیوین ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین

١٦٣٩ ف سُفْيَانُ بْنُ أَبِيْ زُهَيْرٍ الْأَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی ف یعنی بعد فتح اسلام لوگ مدینے کا رہنا چھوڑکے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین

١٦٤٠ ف أَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا

ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تونے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت انھین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دیکھا ہوتا ہی اوراوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہوجاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور

١٦٤١ **ق** اسامة بن زید یؤتی بالرجل یوم القیمة فیلقی فی النار فتندلق اقتاب بطنه فیدور بها کما یدور الحمار بالرحی فیجتمع الیه اهل النار فیقولون یا فلان ما لک الم تکن تأمر بالمعروف وتنهی عن المنکر فیقول بلی کنت امر بالمعروف ولا اتیه وانهی عن المنکر واتیه بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اوسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑینگی سو اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کامون سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نکرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا **ف** اس حدیث مین واعظ بےعمل کی سزا مذکور ہی

١٦٤٢ **ھ** انس یؤتی بانعم اهل الدنیا من اهل النار یوم القیمة فیصبغ فی النار صبغة ثم یقال یا ابن ادم هل رایت خیرا قط هل مر بک نعیم قط فیقول لا والله یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من اهل الجنة فیقال له یا ابن ادم هل رایت بؤسا قط هل مر بک شدة قط فیقول لا والله ما مر بی بؤس قط ولا رایت شدة قط مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داری مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایک بار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تونے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین تھا تو اوس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مینے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو

١٦٤٣ **ھ** ابن مسعود یؤتی بجهنم یومئذ لها سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونها مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے **ف** اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے لوگ کرور اور چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وما یعلم جنود ربک الا هو **ھ** جابر بن

در نکاح زن دینداری را بر مال و جمال مقدم باید داشت

١٦٤٤

كل عبد على ما مات عليه مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حشر مین اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت
١٤٤٥ کو مرگیا **ف** یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر **ق** انس يجاء بالكافر يوم القيمة فيقال له
ارأيت لو كان لك ملء الارض ذهبا اكنت تفتدي به فيقول نعم فيقال له انك كنت
سئلت ما هو ايسر من ذلك بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو
اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اوس سے کہا جاویگا
تجھسے تو اس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا **ف** یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی
١٤٤٦ تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی **ق** ابو هريرة يحشر الناس على ثلث طرائق راغبين
وراهبين واثنان على بعير وثلثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم
النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي
معهم حيث امسوا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار
لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر
اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین دوپہر کو آگ اونکے
ساتھ ٹھہر جاویگی جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہان وے صبح کرینگے
اور شام کریگی اونکے ساتھ جہان وے شام کرینگے **ف** یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے رہنے والے لوگون کو شام کے ملک مین
١٤٤٧ آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا **ق** سهل بن سعد يحشر
الناس يوم القيمة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد وقيل ليس
فيها علم من حديث سهل او غيره بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون
کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اوسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار
نرہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا قول ہی
١٤٤٨ اونکے سوا یا کسی اور شخص کا **ھ** انس يخرج من النار اربعة فيعرضون على الله فيلتفت احدهم فيقول
اي رب اذ اخرجتني منها فلا تعدني فيها فينجيه الله منها مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمین سے ایک شخص منہ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جب کہ تو نے
١٤٤٩ مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا **خ** ابو سعيد يدعى نوح يوم القيمة
فيقول لبيك وسعديك يا رب فيقول هل بلغت فيقول نعم فيقال لامته هل بلغكم
فيقولون ما اتانا من نذير فيقول من يشهد لك فيقول محمد وامته فتشهدون
انه قد بلغ فذلك قوله وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون
الرسول عليكم شهيدا بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا

اے میرے رب میں حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت میں تب خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پونہچایا تھا یعنی عذاب سے
ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مینے پیغام سنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پونہچایا تھا تو اوسکی امت کے
لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا
کہ محمد اور اوسکی امت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا
اور اسی طرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور فضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے
امت محمدی کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت
اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی امت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی
کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمھارے وقت مین نتھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے
زیادہ ترکسیکے کلام کی سند نہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ

۱۶۵۰

فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوس وقت تک مقبول ہوگی
جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری دعا نہ قبول کی **ف** دعا مین اسطرح
شتابی کرنا بیسی بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی
کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہی
خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا

عجلت در دعا مانع قبولیت دعا است

اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ مسلم

۱۶۵۱

مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوا قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے
بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی
شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ

۱۶۵۲

وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی
اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر فعل ماضی ہی **خ** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ

۱۶۵۳

فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس
ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین **ف** نوین سال حضرت
حج کو چلے مدینے سے جب اوس نالے مین پونہچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر
اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران فضل ہی افراد حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اوتارے پھر حج کے موسم مین
دوسرا احرام باندھکے حج ادا کرے **ق** اَبُوْذَرٍّ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ

۱۶۵۴

شیئاً دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل ع آیا سو اوسنے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابو ذر نے کہا مینے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے **ف** یعنی ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا معفر ہو جاوے

۱۶۵۵ **ق** ابوھریرۃ احتج آدم وموسی فقال موسی یا آدم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنۃ فقال لہ آدم انت موسی اصطفٰک اللہ بکلامہ وخط لک التورٰیۃ بیدہٖ اتلومنی علی امر قدرہ اللہ علی قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ فحج آدم موسی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم ع اور موسی ع نے سو کہا موسی نے ای آدم تو ہمارا باپ ہی تو نے ہمکو نے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمھارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم ع نے موسی ع سے کہا کہ تو موسی ہی کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھہ دی کیا مجکو ملامت کرتا ہی اور الزام دیتا ہی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم ع موسی ع سے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسی نے تو ہی آدم ہی کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتون سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسی ہی کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہی اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کی برس آگے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسی نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہی اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدایش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسی ع سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسی ع کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کی طرف حوالہ کر کے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہی اور بے ادبی شیطانی کام ہی **شعر** بندگی نبود بجز عجز وادب بے ادب محروم شد از فضل رب

۱۶۵۶ **م** ابن عباسٍ احسنتم واجملتم کذا فاصنعوا قالہ للنبی عبد المطلب حین سقوہ النبیذ علی زمزم مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونھون نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے پلایا **ف** روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہی

۱۶۵۷ **ق** ابو ھریرۃ احتق انیا اھیم

اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہی یہ روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تھا اور سنت اول او نہین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقة مین ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا تمہارے بدلون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا عہد توڑا انتہیٰ بالکل الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اونھون نے دائمی عہد خدا کا توڑا

۱۶۵۸ **ع** اَنَسٌ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ فَفُتِحَ لَہٗ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اوسکے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یے تینون سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اوسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اوسکی موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اونکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی

۱۶۵۹ **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَبْدِیْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی اَحَدُ رُوَاۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ لَا اَدْرِیْ اَقَالَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کہین ہو پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا ای میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ ای میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالیٰ فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

بیان الزام نصاریٰ بسبب ترک ختنہ

معجزہ اخبار شہادت زید وجعفر وعبد اللہ وانطباق آن

ایک یہ ہے کہ گناہ بخشتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مینے تجکو بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ
مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے ف یعنی جب بار بار گناہ کر کے آدمی توبہ کرے گا اوسکی توبہ
مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہے یہان کریمی کی شان ہے تنگی کا کیا امکان ہے نظم

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ — این درگہ ما درگہ نومیدی نیست — گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ — باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ

لیکن شرط یہ ہے کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے
توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہے اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب
نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے ھ عَمْرو بن عَبَسَةَ اَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ ١٦٦٠
وَاَنْ تُوَحِّدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ سَاَلَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ يَعْنِي اللهُ مسلم مین عمرو بن
عبسہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہے برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو
اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جبکہ اوسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو
کس کام کے واسطے بھیجا ہے ف ابتداے اسلام مین جبکہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت
سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہے اوسنے کہا کس واسطے
بھیجا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے تمہارا ساتھ دیا ہے حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابو بکر صدیق
اور بلال نے پھر اوسنے کہا مین بھی تمہارا ساتھ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی
اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو ق حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ ١٦٦١
لَكَ مِنْ خَيْرٍ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے
آگے ہوئی ف حکیم بن حزام رض سے روایت ہے کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان
کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا
ثواب ضائع نہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي قَالَهٗ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ بخاری اور مسلم ١٦٦٢
مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہے یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رض کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ
کمال ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ ١٦٦٣
اللهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا
خدا کا اوس قوم پر جنہون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہے
خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین ف جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا
اور چہرہ شریف پر گھرونچا لگا اور اونٹھ پر زخم آیا علی مرتضی رض پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی
لڑائی مین حضرت نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جا کر اوسی زخم کے صدمے سے مر گیا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ ١٦٦٤

اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ
فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ
فَقَالَ الَّذِی اشْتَرَی الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَیْهِ
اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰی
اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین
کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے
لینے تو تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین اور جو
اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو وے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے
پاس فیصلہ کروانے گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو اوسنے
کہا تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کردو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو
ف اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمین رشتہ داری مناسب
جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا طریقہ بتلایا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَاْتَ بَعْضًا **قَالَهٗ** لِاَبِیْ بَكْرٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے
مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رض سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی
گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو اپنے ہاتھون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی
دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑکے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑکے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے
اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو
مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی
سو قرآن ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اوسکو ہاتھون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی
جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا آپکو اوسی کے سبب سے اپنی طرف چڑھالیگا پھر آپکے بعد آپ کا خلیفہ اوسی طرح
چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا
حضرت اب فرمائیے کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا کہ ہر چند تعبیر
ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم
یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم
ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْیَهُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ
الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ
لَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

۱۶۶۵

۱۶۶۶

قَبْلَ اَحَدٍ لِّلْخَلَائِقِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے تو یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاری کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاری کی فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسی علیہ السلام انکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن انکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح قیامت مین امت محمدی اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب ۲۰ مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی امتین پچھلی ہوجاوینگی **ق** جابر رضی انس رضی

اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اونکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہین **ق** انس رضی

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِاَبِيْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی **ف** ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا ای ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بگانی چیز دینے مین کچھ عذر نہ چاہیے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مر گیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے انکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اوسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اوسکا عبد اللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی **ق** ابو ہریرہ رضی

تَحَاجَّتْ وَيُرْوٰى اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِيَ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِيَ الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھمین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھمین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے بھرتی ہی **ف** دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

١۴۶٧

١۴۶٨

١۴۶٩

نافرمانون کو وہی سزا دیوےگا اور بہشت نے آپکو فضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب اور جزا دیوےگا حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہی

١٦٦٠ ھ ابن مسعود تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ قَالَهُ لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہان مین گواہ ہون کہ تم عرب کے رسول ہو

١٦٦١ ھ ابو ہریرۃ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ موندھے کے بل گرا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمّل دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور اوندھا ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین تھامے ہی اوسکے سر بال بکھرے اور اوسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اوسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین رہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت واسطے مقرر کیجیے تو وہین رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو ف اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درم اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین صرف ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نرہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمّل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو نہایت پسند ہی

١٦٦٢ ھ ابو ہریرۃ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ إِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهٗ إِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ مین جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت مین داخل کریگا یا اوسکو اوسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا ف یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لے کر اپنے گھر مین آیا دونون صورت مین اوسکا بھلا ہی

١٦٦٣ ق ابو ہریرۃ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ أَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ الْحَيَاةَ تُرِيْدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنَ

الارض المقدسة رمية بحجر قال النبي صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره
الى جنب الطريق عند الكثيب الاحمر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ پاس آیا
تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھہ پر طمانچہ مارا تو اوسکی آنکھہ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا
کی طرف پلٹ گیا سو اوسنے کہا الٰہی تونے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھہ پھوڑ ڈالی سو
خدانے اوسکی آنکھہ بنادی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھہ بیل کی
پیٹھہ پر رکھہ سو جس قدر تیرا ہاتھہ بالون کو ڈھک لیگا تو جتنے بال ہونگے اوتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر
آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی ای میرے رب مجکو قریب کردے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینکنے کی مسافت
کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس
ف اس حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھہ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی
کے آیا تھا موسیٰ نے کیون بار اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہیے اس صورت سے آنکھہ کا صدمے سے پھوٹنا کچھہ تعجب نہین اور حضرت موسیٰ نے
ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکلنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی
کا کام نہین اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھہ پر ہاتھہ پڑ گیا آنکھہ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو
۱۶۷۴ زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدانے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا ق ابو هريرة
جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في الارض جزءا واحدا فمن
ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے ۹۹ حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اوتارا
سو اوسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی
اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اوسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بیحساب ہی اسی سبب سے
کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت
۱۶۷۵ ہی سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی خ ابو هريرة جف القلم بما انت لاق وتمامه فاختص
على ذلك او ذر بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس
حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابو ہریرہ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر
اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہوجاؤن تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر
۱۶۷۶ اوسکو لکھہ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین چلتی ه ابو قتادة حفظك الله بما حفظت به
نبيه فقال له سحر ليلة التعريس حين دعمه ثالثة مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب

ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا **ف** حضرت نے خیبر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت کو نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت جھکے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہیں حضرت نے اونکے حق میں دعا کی

١٦٧٧ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سو ان فرشتون کو سلام کر پھر سُن کہ تجکو سلام کیا جواب دیتے ہین وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتون نے آدم کے سلام کے جواب مین رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت مین خوش نما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت مین ناخلف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہین

١٦٧٨ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمین پہاڑون کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدایش مین دن کی پچھلی ساعت مین مابین عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہین پیچھے پادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اوس وقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہی چنانچہ یہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہی

١٦٧٩ **ق** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم مین عباس بن عبد المطلب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے

اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین خ اَنَسٌ ذَہَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری مین انس رضی سے ۱۶۸۰
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح مین انس رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر
مین تھے سو بعضے صحابہ روزہ دار تھے اور بعضے نے روزہ تھے سو سم تھا گرمی کا جب منزل پر پونہچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ
لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۱۶۸۱
فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے ایک مرد کو
چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہین صاحب مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین
اسکا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مینے جھوٹھا جانا ف یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن
کے یہ معنی ہین ایک وے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی بدگمان
نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کھا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا
یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت
احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو بھی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ ۱۶۸۲
رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ
يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور
بڑھاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا ف یعنی وہ شخص بڑا بدنصیب ہی جو ضعیف ماباپ کی خدمت کرکے
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف پہنچانی اور نہ خدمت دوزخ کا
سبب ہی خ اَبُوْبَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ ق له بخاری مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ۱۶۸۳
تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکرنا حضرت نے ابو بکرہ سے فرمایا ف حضرت رکوع مین تھے ابو بکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا
ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی
حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہی
امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر
پڑھنے کو فرماتے ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ ۱۶۸۴
اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا
بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ
يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ
فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمنے سنا ہی

ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطینیہ ہی حضرت نے فرمایا
کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰق عم کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوتر پڑینگے سو
ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا آلہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پھر دوسری بار لا آلہ الا اللہ
واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا آلہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین
گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجّال تو نکلا سو وے
لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیوینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطینیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب
امام مہدی عم کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری
کہ ہتھیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھہ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی **ق** عَلِيٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ ١٦٨٥
الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا **قَالَهُ** يَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین
علی مرتضٰی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے
یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے
فرصت نپائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطٰی جسکی محافظت کی قرآن شریف
مین بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہی **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ ابْنُ ١٦٨٦
مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ
بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے **ف** زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے
حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو میںنے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی
کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج
ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے ١٦٨٧
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے
بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد
پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور
چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت
اور شفا ہی سو سچ ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے
حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے
گھبراتا تھا **ق** عَائِشَةُ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا يَعْنِيْ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ ١٦٨٨
يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود دینے والون کی

دو بڈھیان مراد ہین جو حضرت عایشہ پاس آئین سو اونھون نے کہا کہ قبر والون کو اونکی قبرون مین عذاب ہوتا ہی ف حضرت عایشہ رض سے
روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڈھیان آئین اونھون نے مجکو عذاب قبر کی خبر دی مینے اونکی بات نمانی جب وے چلی گئین تب مینے یہ حال
حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑہتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون ۱۶۸۹ ح ابی ہریرۃ
عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ قَوْمٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے
اون لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر
بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا ق
۱۶۹۰ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَيُرْوٰى قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا قَالَهُ فِیْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِی النَّبِيْتِ
قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن
عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے
اوس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے
بڑہ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت انصار کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا
کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو لے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا
آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہو
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین ۱۶۹۱ اَنَسٌ غَارَتْ اُمُّكُمْ
بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جھل کی تمھاری مانے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین
تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے کے ٹکڑون مین سمیٹ
کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عایشہ کے
گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدایشی چیز ہی خصوصا سوتون مین شرع مین اسپر کچھ نہین
اسی واسطے حضرت نے بھی اونپر کچھ غصہ نکیا ق ۱۶۹۲ اَبُوْ هُرَيْرَةَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ
قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَّهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَّلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا
وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ
عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ فَقَالَ فِيْكُمْ
غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَّجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ
قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ
مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوْهُ فِی الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ
الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو
کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوسنے صحبت نہین کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت
نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ اونکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر
جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانون مین پہنچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہی اور مین بھی حکم بردار ہون الٰہی
سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہوگئی حضرت نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی جو غنیمت
پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلادے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہی تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمھارے گروہ مین چوری ہی تو
چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردون کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم
لوگون مین چوری ہی تمنے چرایا ہی سو اونھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ
متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی
تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کردیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون ع تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک مین اونکی اون سے
لڑائی ہوئی تھی جمعے کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع ع نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان
بنانے والے کو اور بیانے والے جانورون کے مالکون کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا تو اونسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا
فارغ البال بے تعلق لوگون سے خوب ہو سکتا ہی اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی
تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہوگیا **ھ** جابر قال قاتل اللّٰہ الیھود اتخذوا قبور
انبیآئھم مساجد مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونھون نے پیغمبرون کی قبرون کو
سجدہ گاہ بنایا **ھ** ابن عباس قال قاتلھم اللّٰہ اما واللّٰہ قد علموا انھما لم یستقسما بھا قط بخاری مین عبد اللہ
بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور
اسمٰعیل نے کبھی تیرون سے فال نہین لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب انکو کوئی کام در پیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیرون سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ مین
آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے
جب مکے فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم ع اور حضرت اسمٰعیل ع کی دو تصویرین ہین اور اونکے ہاتھ مین بھی فال کے تیر ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی یے لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے
اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویرین بدون داڑھی کی بناتے ہین اور امام قاسم کی ساچق اور غوث الاعظم کی صحنکی
نکالتے ہین حالانکہ انکو خوب معلوم ہی کہ یہ صریح افترا ہی وے بزرگ ان خرافاتون سے پاک تھے **ق** ابو ہریرۃ قال قال رجل لاتصدقن
اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی
زانیۃ فقال اللّٰھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی

١٦٩٣
١٦٩٤
١٦٩٥

دلیل امتناع ساچق و صحنک امام قاسم و غوث الاعظم

فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ وَعَلٰى سَارِقٍ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چور کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات تو اوس سے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرامکاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہی اور شاید کہ چور اوسکے سبب چوری سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے

۱۶۹۶ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اوسکو جلاؤ اور پیچھے اوسکی آدھی راکھہ خشکی مین بکھیرو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اوسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مرگیا تو اوسکے لوگون نے وہی کیا جو اوسنے اونسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوسمین خاک تھی اوسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اوسنے کہا الٰہی رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اوسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہی

۱۶۹۷ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ اَرْجٰى لِحَاجَتِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِتِسْعِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِسَبْعِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر پھرونگا یعنی اونسے صحبت کرونگا کہ اونمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اوس سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہیگا ہو انشاء اللہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اون سو عورتون پر پھرا سو اونمین سے

کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار رہتا اور
ایک روایت مین عورت کے بدلے نوّے عورت کا ذکر ہی اور دوسری روایت مین سّتر ف جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان نے
کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے
تو انشاء اللہ ضرور کہے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی کوئی کام نہین کرسکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ ق اَبُوْ بَرْزَۃَ

۱۶۹۸

قَتَلَ سَبْعَۃً ثُمَّ قَتَلُوْہُ ھٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ ھٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ یَعْنِیْ جُلَیْبِیْبًا بخاری او مسلم مین ابو برزہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہی مین اسکا یہ میرا ہی مین اسکا ف جلیبیب
ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اونکی لاش پڑی ہی حضرت نے اونکی فضیلت مین حدیث
فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اوسکے قبر مین دفن کیا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَرَصَتْ نَمْلَۃٌ نَبِیًّا

۱۶۹۹

مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَۃِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنْ قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ اَحْرَقْتَ اُمَّۃً مِّنَ الْاُمَمِ
تُسَبِّحُ بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اونسے حکم کیا سو چیونٹیون کا مکان جلادیا گیا
تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلادیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی
مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہی حال انکہ اونمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی حضرت کو
گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے مین جاکر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیون کا مکان جلوادیا تب خدا نے
فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوادیا خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ

۱۷۰۰

شَیْءٌ غَیْرُہٗ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ وَکَتَبَ فِی الذِّکْرِ کُلَّ شَیْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران
بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نتھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس تھا
اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو اونھون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب
حضرت نے حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اوسکے پیچھے گیا وہ مجلس ہوگئی اگر مین رہتا تو اوس سے زیادہ
حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوا ذات پاک کے کوئی چیز نتھی عرش پانی پر لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین
بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو کچھ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی بغیر حضور
کے فرمانے پر عقیدہ کرنا چاہیے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَھُمَا ابْنَاھُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَھَبَ بِابْنِ اِحْدٰھُمَا

۱۷۰۱

فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِھَا اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِکِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ
فَقَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاہُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّہٗ بَیْنَھُمَا
فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ھُوَ ابْنُھَا فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغْرٰی بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے

بیان ابتدای آفرینش عالم

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داؤد کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اونھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجکو دو تا کہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ کرو وہ لڑکا اوس بڑی عورت کا ہی یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے

۱۵۰۲ ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَّهُوَ أَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهٗ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لنبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بنا کر پہنی اور سونے کی ڈھکن دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی جسکا شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تا کہ لنبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہین

۱۵۰۳ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَّإِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون مین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے بہت ہونگے صحابہ نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اونسے پوچھنے والا ہی اونکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہوسکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا

۱۵۰۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَّنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَّكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهٗ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰى سَوْأَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اوسکو بادخایہ کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اونکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے

پیچھے دوڑے کہتے ہوئے اے پتھر کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہان تک کہ بنی اسرائیل نے موسی کی شرمگاہ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ موسی کو تو کوئی عیب و بیماری نہین پھر پتھر کھڑا ہوگیا یہان تک کہ موسی کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسی نے اپنا کپڑا لیا اور پتھر کو مارنے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہی خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہی اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہی **ق**

۱۴۰۵ ابو هريرة كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من الغد اتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلاتي فاقبل على صلاته فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت اليها فاتت راعيا كان يأوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم فقالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكأني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقى مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی مین رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ما آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی مانے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ما پاس اوسکے آئی اور وہ نماز مین تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا

ای رب میری ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس آئی
سو اوسنے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی
مانے یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت ماریو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مونہہ نہ دیکھہ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی
عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین
جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کردون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھہ التفات نکیا تو وہ چرانے
والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادتخانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی
تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانے
سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھادیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے
کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو وے لے آئے تو جریج نے
کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ مین نماز پڑھہ لون پھر جب وے نماز پڑھہ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا
اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے
چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بناوینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسی طرح کا مٹی سے بنادو جیسے آگے
تھا سو اونھون نے بنادیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا
سو اوسکی مانے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کردیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑدی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا
تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماکی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھہ رہا ہون اور حضرت
اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے مونہہ مین ڈالکے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک
لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا
وکیل ہی تو اوس لڑکے کی مانے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف
دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ما اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اوسکی سر منڈی نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا
سو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کردے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکریو اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے
اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ وہ مقرر
مرد ظالم تھا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکر "اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حال انکہ اوسنے حرام نہین کیا
اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حال انکہ اوسنے چوری نہین کی تو اسواسطے مینے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسی بن مریم پھر حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا
ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **ق** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ
رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ **قَالَهُ** مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابوقتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف**

۱۷۰۷

ذبح کرڈالا ایک حبشیہ ہی پاکا لوگون کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہین حضرت نے اونکی سپہ گری اور اوستادی کی تعریف کی

۱۴۰۷ ق ابو ہریرۃ کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جاتا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا کرنا شاید کہ خدا ہمسے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اوسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا

۱۴۰۸ ابو ہریرۃ کان زکریا نجارا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین بہتر ہی تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

۱۴۰۹ ق عائشۃ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین ما من عبد یکون فی بلدۃ یکون فیہ ویمکث فیہ لا یخرج من البلدۃ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید قالہ لعائشۃ حین سالتہ عن الطاعون بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون مین سے سو خدا نے اوس وبا کو ایمان دارون کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہونچیگا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے فرمائی جب کہ اونھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مر جاوے تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین آنا نہ چاہیے

۱۴۱۰ ق جندب بن عبد اللہ کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مر گیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی

۱۴۱۱ ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃ وتسعین نفسا فسال عن اعلم اہل الارض فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ وتسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سال عن اعلم اہل الارض فدل علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ انطلق الی ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم ولا ترجع الی ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ

ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه الى الله
وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فاتاهم ملك في صورة آدمي فجعلوه بينهم
فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه ادنى الى الارض
التي اراد فقبضته ملائكة الرحمة وفي رواية فاوحى الله الى هذه ان تباعدي والى هذه
ان تقربي وقال البخاري فناء بصدره نحوها بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگون سے پوچھا کہ
روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے پاس گیا سو اوسنے
کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تب اوسنے اوس
درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک عالم
مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی
ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف
جا سفر کر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے
کہ وہ بری زمین ہی سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے فرشتے
اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ
اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا
کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف
نزدیک تر پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت مین ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہوجا
اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف سرکا یعنی مرنے کے وقت
دونون زمین کے بیچ مین پڑا تھا چھاتی سے سرک کر اودھر قریب ہوگیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول
ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بدیارون کی صحبت پھر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین
اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الہی کی کچھ
حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اودھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا ٥ صهيب كان ملك فيمن 1612
كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك اني قد كبرت فابعث الي غلاما اعلمه السحر
فبعث اليه غلاما يعلمه فكان في طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه
فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحر ضربه فشكى ذلك الى الراهب
فقال اذا خشيت الساحر فقل حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو
كذلك اذ اتى على دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب

أفضل فأخذ حجرا وقال اللهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة
حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني
أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان
الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فأتاه
بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك أجمع إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فإن آمنت
بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل
يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه
والأبرص وتفعل وتفعل قال فقال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى
دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه
فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه
فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه
وإلا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل
فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى
نفر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا
فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى
الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل
ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من
كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إن فعلت
ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهما من كنانته ثم وضع
السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع
يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب
الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فأمر
بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأقحموه فيها أو
قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام
يا أمه اصبري فإنك على الحق مسلم صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا
ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں

تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ مین حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھروالون نے مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد آور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگون کو آمد رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا اے بیٹا تو مجھسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہان تک پہنچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کی علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہان ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوائے بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہنچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا ہے سو اوس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاندپر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہین تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی تو مجکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ

تو مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مارتا ہون
مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اوسنے
اوسکے ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا
سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے
مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ کو کسینے کہا کہ تجکو جس بات کا ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجپر وہ آپڑا اور تیرا ڈر آگر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لا چکے
سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے
نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہا یون کہا جاوے کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ اوسکا
ایک لڑکا تھا سو وہ عورت جھجھکتی تھی تاکہ خندق مین گرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے ما تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہی **ف** اس حدیث مین اہل حق
اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان فرمایا ہی حضرت نے
اوسکو مفصل بیان کیا **ھ** عن معاوية بن الحكم السلمي كان نبي من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك مسلم مین
معاویہ بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑی وہی ٹھیک ہی
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس
مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر
ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین یہ غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین
ہو سکتی تاکہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور
اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **ھ** عن عبد اللہ بن عمرو
كتب الله مقادير الخلائق قبل ان يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة قال وعرشه على الماء
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اوس اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس
ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا
کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہی **ھ** جابر كذبت لا يدخلها فانه قد شهد بدرا والحديبية قاله لعبد
لحاطب بن ابي بلتعة جاءه يشكو حاطبا فقال يا رسول الله ليدخلن حاطب النار مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا
وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہی وہ مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵

دلیل عدم جواز علم رمل وغیرہ

١٧١٦ پندرہ سو تھے **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ يُكْسٰى فِيهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِأَبِي سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَأَخْبَرَ أَبُو سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہی جسمین خدا کعبے کی تعظیم کروادیگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ رض سے ہی وے حضرت سے روایت کرتین ہین **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابو سفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے ہو تا کہ وہ مسلمانون کی فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس رض بتلاتے جاتے تھے ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یے انصاری لوگ ہین انکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرت سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابو سفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دو مسلم لوگون کو دلاسا دیا

١٧١٧ **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يَعْنِي عَامِرَ بْنَ الْأَكْوَعِ أَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ أَصَابَ رُكْبَتَهُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر آنحضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پھیلا اونکے زانو پر لگ گیا تھا سو وے اوسی صدمے سے مر گئے **ف** جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری تھی اوس تلوار کا پھیلا اونھین کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وے مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھہ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیقصد اپنے ہاتھہ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اوس سے آدمی مر جاوے تو اوسکی موت حرام نہین

١٧١٨ **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَفِي رِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ إِثْمًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے **ف** یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھہ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نکر لیوے ہرگز زبان پر نلاوے

١٧١٩ **ق** أَبُو مُوسٰى كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہونچے

اور عورتوں میں سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال نہیں ہوئی ف یعنی اگلی امت میں یہی دو عورتیں
باکمال ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی میں حضرت خدیجہ رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت عایشہ رض کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہی ھ ابو ہریرۃ ۱۷۲۰
مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَدَمُهُ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو
روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہوجاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤ گے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہ نے کہا
کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہی ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اسمیں کچھ شک نہیں ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہی جسمیں اناج کو ناپتے ہیں
اور اردب چوبیس سیر کا ہوتا ہی اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہی کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی
جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہوجاویگا ھ انس نزلت علی آنفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا ۱۷۲۱

(حاشیہ: قفیز ایک پیمانہ ہی بقدر ۱۲ صاع)

اعطيناك الكوثر فصل لربك وانحر ان شانئك هو الابتر ثم قال تدرون ما الكوثر فقلنا
الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنيه ربي عليه خير كثير هو حوض ترد عليه امتي يوم القيمة
آنيته عدد النجوم فيختلج العبد منهم فاقول رب انه من امتي فيقال ما تدري ما احدثت بعدك
مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورت اتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجکو کوثر دیا تو
نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن بے نام ونشان ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہی سو ہمنے کہا کہ خدا
اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہی جسپر میری امت
گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے ہیں تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو میں کہونگا اے میرے رب یہ تو میری امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا
کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہوگئے صدیق اکبر نے انکو مارا وے لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہیں
ق ابن مسعود عقبة بن عمرو الانصاري نزل جبريل فامني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ۱۷۲۲
ثم صليت معه ثم صليت معه بخاری اور مسلم میں ابو مسعود رض سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبریل اترا
سو اوسنے میری امامت کی تو میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی
پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبریل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کریں
ھ بريدة بن الحصيب وجب اجرك وردها عليك الميراث فاله لامرأة قالت اني تصدقت على ۱۷۲۳
امي بجارية وانها ماتت مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو
پھر ملی حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ میںنے اپنی ماکو لونڈی بخشدی تھی اور میری ما مرگئی ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو
دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق ابن مسعود وقاها الله شركم كما وقاكم شرها يعني حية خرجت ۱۷۲۴
عليكم بمنى بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمھارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو صحابہ پر
منا کے مقام میں نکلا تھا ف عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم منا کے غار میں تھے حضرت پر وہاں سورہ مرسلات اتری ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرت نے

فرمایا کہ اسکو مار ڈالو پس ہم اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل میں گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہی

١٦٢٥

فصل فيما لم يسم فاعله

اس فصل میں وہ حدیثین ہین جنکے سر پر فعل ماضی مجہول ہی **ق** عائشة

أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُوْلُ إِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب مین دکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین سو یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی مینے تیرا چہرا کھولا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو خدا یون ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح مین آویگی

ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا

١٦٢٦

ق ابو هريرة أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہل بیت نے مجکو جگا دیا تو مین اوسکو بھلا دیا گیا اور دوسری روایت یون ہی کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو

ف یعنی طاق راتون مین

١٦٢٧

ق جابر أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہہ نماز اور تیمم درست ہی سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نتھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا

ف یعنی ان پانچ چیزون سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود نصاری کو سوے عبادتخانے کے اور جگہہ نماز پڑھنا درست نتھا اور تیمم کا حکم نتھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین اول حضرت کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نکر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہین بجز حضرت کے

١٦٢٨

ق ابن عباس أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر ماتھے پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز مین کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹون

ف نماز مین بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہی

١٦٢٩

ق ابو بكر وعمر وجابر أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض اور عمر فاروق رض اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہان تک کہ وے لا الہ الا اللہ کہین جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہی اور اوسکا حساب

خدا کے ذمے ہی ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان اور مال لینا حرام ہی لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا
یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دلون کے

۱۶۳۰ حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین ق ابو ہریرۃ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ
وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو اوس
بستی مین بسنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھاویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہین اور اوسکا عمدہ نام
مدینہ ہی برے لوگون کو مدینہ نکال دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالا ق

۱۶۳۱ انس و سہل بن سعد الساعدی بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى بخاری اور
مسلم مین انس اور سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونون حضرت نے اپنی دونون اونگلیون
کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی ف حضرت خاتم النبیین ہین حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہین قیامت تک

۱۶۳۲ حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا ق ابو ہریرۃ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ
قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا
بنی آدم کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون سے یہان تک کہ مین اون زمانے والون سے ہوا جن سے ہوا ف

۱۶۳۳ یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے ق جابر بُعِثَتْ
هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح مین
جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آئے تو معلوم ہوا کہ ایک

۱۶۳۴ بڑا منافق مر گیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر دی ق ابن عمر بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ
وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ الْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ
قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ شَهَادَةِ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَ
صَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر
اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ نے
کہا نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مینے حضرت سے سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یون ہی کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور

۱۶۳۵ بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق ابو ہریرۃ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور توپی گئی بہشت مشقت اور
تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت

۱۶۳۶ اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی ق عائشۃ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیچنا حرام ہوا **ف** شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز
درست نہیں **خ** ١٦٣٧ اَبُو هُرَيْرَةَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حرام ہوگیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر **ف** بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اونکی دلیل ہی
١٦٣٨ **ھ** اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ
شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ اَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ
اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ مسلم میں ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت میں سے ایک
مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھہ بھی نپائی مگر وہ لوگوں سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلاموں سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض
مانگنے میں سختی نکریں خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہیں سوا ای فرشتو اوس سے درگذر کرو **خ** ١٦٣٩ اَبُو هُرَيْرَةَ
خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ
اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنی سواریوں کے
کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھہ چکتے تھے اور نہ کہاتے تھے مگر اپنے ہاتھہ کے کسب سے **ف** قرآن سے مراد زبور ہی
١٦٤٠ ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کہاتے تھے **ھ** عَايِشَةُ
خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تمسے قرآن میں بیان ہوا یعنی
١٦٤١ مٹی سے **خ** اَنَسٌ دُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ
فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَقِيلَ لِي اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری میں انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہاں چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن ظاہر نہریں تو نیل اور فرات ہیں اور باطن
نہریں بہشت میں جاری ہیں اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ اور ایک پیالے میں شہد اور ایک پیالے میں شراب تو مینے دودھ کا
١٦٤٢ پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تونے پیدایشی دین پایا **ف** معراج کی حدیث میں اسکا مفصل بیان ہوچکا **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ
امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلّی کے مقدمے میں اوسنے بلّی کو باندھہ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو
١٦٤٣ چھوڑا کہ زمین کے جانور کہاتی **ھ** اَبُو ذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِي مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا
الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُّ فِي مَسَاوِي اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم میں ابو ذر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے
علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال میں مینے پایا کھنکھار کو جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ دابی جاوے **ف** راہ میں تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر
١٦٤٤ **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ

يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرَئِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مینے کہا ای جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین جبرئیل نے کہا نہین لیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مینے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار جو آگے ہین اونپر حساب ہی اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی **ف** جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا کے باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہی

١٦٤٥ **ھ** جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوأۃ کے مرد اور دیکھا مینے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسیٰ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تمھارا صاحب ہی یعنی خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی

١٦٤٦ **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون پر چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے اوتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث مین گذرا لیکن اسمین چھ چیز کو فرمایا اور اوسمین پانچ چیز سو اسکا سبب یہ ہی کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی

١٦٤٧ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ

مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ
وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا
نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوا چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہین پیتا اور جب اوسکے آگے
بکریون کا دودھ رکھیے تو پیجاوے **ف** یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پہ
مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہین پیتا

١٧٤٨ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم
تمکو بخشین سو اونھون نے حکم بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے چوتڑون کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہی **ف** بیت المقدس یا اریحا کے
دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخراپن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے
اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے

١٧٤٩ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے

١٧٥٠ **ھ** اَنَسٌ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ
اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مینے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا
ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرتؐ نے اوسکا ابراہیمؑ نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اوسکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ماضی متکلم
کی لفظ ہی

١٧٥١ **ق** اَنَسٌ اَتَيْتُ عَلٰى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ الْكَوْثَرُ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اوسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مینے جبرئیل سے کہا
کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہی

١٧٥٢ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ
اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگون سو
مجکو اجازت نہ دی اور مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت دی **ف** حضرتؐ نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی
تو حضرتؐ روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے
مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرتؐ نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرتؐ کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی
ہر چند اورون کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرتؐ کے سبب سے ابو طالب کے عذاب مین
تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو

١٧٥٣ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا
الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مینے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتین دیکھین **ف**
محتاج ایماندار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین اور عورتین اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہین اسواسطے
دوزخی ہوتی ہین

١٧٥٤ **خ** اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے تمسے سواک

کرنے کی خوبی بار ہا کہی **ف** غرض یہ کہ مسواک میں غفلت اور سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو **ق** جابر جاورت بحراء ۱۷۵۵
شهرا فلما قضيت جواري نزلت فاستبطنت بطن الوادي فنوديت فنظرت امامي وخلفي و
عن يميني وعن شمالي فلم ار احدا ثم نوديت فنظرت فلم ار احدا ثم نوديت فرفعت راسي
فاذا هو على العرش في الهواء يعني جبرئيل فاخذتني رجفة شديدة فاتيت خديجة فقلت
دثروني فدثروني فصبوا علي ماء فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ میں میں نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نیچے اترا تو مجھکو کسینے پکارا
تو میں نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسیکو نہ پایا پھر مجھکو کسینے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجھکو کسینے پکارا
تو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر بیٹھا ہے سو مجھکو سخت کپکپی نے لیا تو میں خدیجہ پاس آیا سو میں نے کہا مجھکو اوڑھاؤ
تو اونھوں نے مجھکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورۂ مدثر اوتارا یعنی ای جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے خوف دلا
ف حضرت پر اول اقرأ کی سورت اوتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورۂ مدثر اوترا **ق** المسور بن مخرمة ۱۷۵۶
خبأت هذا لك خبأت هذا لك **قاله** لابيه مخرمة يعني قباء من ديباج مزرر بالذهب
بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے
مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہے جسمیں سونے کا تکمہ لگا تھا **ف** جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی
کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیویں **ه** انس دخلت الجنة فسمعت خشفة قلت من هذا ۱۷۵۷
قالوا هذه الغميصاء بنت ملحان ام انس بن مالك مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں
داخل ہوا تو میں نے جوتی کی جنبش سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ غمیصا ہے ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں **خ** سمرة ۱۷۵۸
رايت الليلة رجلين اتياني فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا هي احسن وافضل لم ار قط احسن
منها قالا اما هذه الدار فدار الشهداء بخاری میں سمرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو
دیکھا سو وے مجھکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجھکو اونھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا میں نے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا اون
دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے **ف** یہ حضرت نے خواب میں دیکھا **خ** ابن عمر رايت امرأة سوداء ثائرة الرأس ۱۷۵۹
خرجت من المدينة حتى نزلت مهيعة فتأولتها ان وباء المدينة نقل الى مهيعة بخاری میں عبد الله
بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہانتک کہ مہیعہ میں جاکر
اوتری میں نے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی **ف** مہیعہ جحفہ کا نام ہے جو مدینے سے چھ کوس ہے وہاں یہود رہتے تھے
مدینے میں اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی **خ** عائشة رايت ۱۷۶۰
جهنم يحطم بعضها بعضا ورايت عمرا يجر قصبه وهو اول من سيب السوائب بخاری میں حضرت عائشہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کھائے ڈالتا تھا اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹے
پھرتا تھا اور اوسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے

١٧٦١ رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا **انس** رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہی جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اسکی تعبیر کی رفعت یعنی ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی **ف** حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھیے

١٧٦٢ **ق** **ابو ہریرة** رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ مین اوسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا

١٧٦٣ **ق** **ابو موسی** رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ أَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کی طرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور مینے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر مینے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی **ف** یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا. اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہی

١٧٦٤ **خ** **ابن عمر** رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہی اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد **ف** حضرت نے ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین

١٧٦٥ **ق** **جابر** رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے تئین دیکھا

کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابو طلحہ کی جورو نظر پڑی اور مینے جوتی کی چپ چپ سنی تو مینے کہا یہ کون ہی تو فرشتے نے
کہا کہ یہ بلال ہی اور ایک مینے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مینے کہا کہ یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب
کا ہی سو مینے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن تو اوسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو مین پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروق رو دئے اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا **ف** اس حدیث مین ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروق
کو بہشت کی بشارت ہی

۱۷۶۶ **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّي ثَلٰثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً
سَاَلْتُ رَبِّي اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَلَّا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا
وَسَاَلْتُهُ اَلَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے
رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مینے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو
قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مینے
یہ کیا کہ اونکے آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور
نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہی ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا **ھ**

۱۷۶۷ اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ يَعْنِي قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے
آسمان کے دروازے کھولے گئے اوس مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا تھا اوسنے اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للّٰہ کثیرا وسبحان اللّٰہ
بکرۃ واصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ مینے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مینے حضرت کو یہ کہتے سنا **ف** یعنی یہ کلام خدا کو
ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے

۱۷۶۸ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ اللَّاتِيْ كُنَّ
عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ **قَالَهُ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور
مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تھین اونھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے
مین بھاگ گئین حضرت نے عمر فاروق رض سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہی تھین
جب عمر فاروق رض آئے تو اونکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت نے حدیث فرمائی

۱۷۶۹ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ
عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ
وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر
دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتین تھین
ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے

۱۷۷۰ **ق** عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ **قَالَهُ** لَهَا وَخَبَرُ اَبِيْ زَرْعٍ مِمَّا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

فقالت جلس احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا
قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي
لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق
ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة
ولا سامة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسئل عما عهد قالت
السادسة زوجي ان اكل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث
قالت السابعة زوجي عياياء او غياياء طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك
قالت الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد
طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك
خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن
هوالك قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من
شحم عضدي وبجحني فبجحت الى نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط
ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى فاتقمح ام ابي زرع
فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل
شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء
كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث
ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان
لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب
شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع
وميري اهلك قالت فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر انية ابي زرع بخاری اور مسلم مین

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق مین حضرت نے حضرت عائشہ رض سے
فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے یون ہے کہ گیارہ عورتین بیٹھین اونھون نے آپسمین اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندون
کی خبرین کچھ بھی نہ چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے
کہ اوسکو لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوڑ دینے سے
یعنی یہ قصہ ہی مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا
دبلا ہے اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو ادھر ڈالی جاؤن نہ روٹی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے
ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اوداسی تہامہ عرب مین اوس زمین کا نام ہے جسمین مکہ ہے وہان کی رات مشہور ہے پانچوین عورت نے کہا

کہ میرا خاوند اگر گھر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہی عہد شکنی کا
مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن
لپیٹ لیوے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوا کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہین ہوتا عورت
کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اوس مین موجود ہین
ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون مروڑے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین نرم جیسے خرگوش اور
اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہی یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لنبے پرتلے والا یعنی قد اور بڑی راکھ والا یعنی سخی ہی اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھ بہت نکلتی ہی
اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافر خانے سے یعنی سردار اور سخی ہی اوسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب
مالک ہی سا اک افضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون کے بہت تھان ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت
ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے تھانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین
ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے
خاوند کا نام ابو زرع ہی سو واہ کیا خوب ابو زرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے یعنی مجکو موٹا کیا
اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین ہی مجکو اوسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجکو
گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس
مین بات کرتی ہون تو مجکو بد نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنے پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون ماں
ابو زرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابو زرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابو زرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابو زرع کا اوسکی
خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہی اوسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہی بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی
ابو زرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے
اوسکی سوت اوس سے جلتی ہی لونڈی ابو زرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابو زرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا کھانا
نہین لیجاتی اوٹھاکر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے
سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو انارون سے کھیلتے تھے سو ابو زرع نے مجکو طلاق دیا
اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجکو چوپائے جانور بہت دیے
اور اوسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر
مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے
نہایت کمتر ہی **ف** جب حضرت عایشہ رض نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ مین بھی تیرا
ایسا محسن ہون جیسے ابو زرع ام زرع کا محسن تھا **ق** اَبُو مُوسٰی لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ **ق** لَهٗ

171

من لفظ یلین الا نشعر یاتین بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی

یہ حضرت نے قوم اشعریوں کے چند لوگوں سے فرمایا **ف** ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی
حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہیں بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت میں آئے
حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیدیے ہماری قوم کے بعضے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ
بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہوں تو کفارہ دیکر

١٧٧٢ قسم توڑ ڈالتا ہوں چلو میں نے تمکو سواری نہیں دی خدا نے تمکو سواری دی **ق** ابن عمر لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ
یَعْنِی الضَّبَّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سوسمار کا کھانے والا نہیں ہوں نہ اوسکا
حرام کرنے والا **ف** پختہ سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو
حضرت نہیں کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہیں

(حاشیہ: کراہت طبعی در خوردن گوہ سمار نبی کو ہی)

١٧٧٣ مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی **ھ** اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ
قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں موسی کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات کہ
مجکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **ف** سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر

١٧٧٤ اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے شہید **ھ** بُرَیْدَةُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ
الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی
الْاَسْقِیَةِ کُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا مسلم میں بریدہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمکو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے
سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا میں نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا
میں نے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن میں سو اب سب برتنوں میں پیو اور مست ہونے والی چیز کو **ف** ابتدائے اسلام

(حاشیہ: وفات ... بعد منع ...)

میں لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاویں جب لوگوں کے
دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث میں زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی
ہی موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں اور شرک میں گرفتار ہوں
اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب یاد پڑے جب اوسکی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت

١٧٧٥ بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنوں کے استعمال کی اجازت دی **ھ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ
اُمَّتِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ
خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب
یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بھائی وے لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے یعنی اس زمانے میں
موجود نہیں تھے اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگوں کو جو ہنوز موجود نہیں حضرت نے فرمایا کہ

بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پنچ کلیان گھوڑے ہوں یکرنگ مشکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لیوے گا اصحاب نے کہا ہان لیوے کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت میں آوینگے مونہہ اور ہاتھہ پانون روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر اونکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث مین حضرت نے اپنے محروم ان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بھائی فرمایا **مصرع** معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست

دردمندان کو حضرت کا محبت آمیز پیغام

فصل هل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ہل ہی **ق** ۱۶۷۶ جَرِيْرٌ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِى الْخَلَصَةِ اَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ الشَّامِيَّةِ بخاری اور مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہی ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے **ف** جریر سے روایت ہی کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جو کافر ون کو پایا مارا پھر آکر اسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعائے خیر کی **ه** ۱۶۷۷ اَنَسٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ قَالَ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہی بندہ کہیگا کہ ای میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہین دے چکا ہی ظلم سے یعنی تونے وعدہ کیا ہی کہ ظلم نکروگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہین ہی حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہی اور تجپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہی حضرت نے فرمایا پھر مُہر ہوگی اوسکے مونہہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھہ پانون سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اوسکے بدکامون کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھہ پانون سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے مین تو تمہارے ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو **ق** ۱۶۷۸ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہی **ف** اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مینے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت اوترینگے اپنے مکان مین یا علی رضہ کے یا جعفر طیار رضہ کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی جب حضرت نے مکے سے مدینے مین ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھہ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب تب تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست نہی اور یہ حدیث اونکی دلیل ہی **ه** ۱۶۷۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی

خدا کی قسم مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں رہتا اور سفر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے **ف** جماعت مین بعضے لوگ مسلم
ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ

١٧٨٠

مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **قَالَهُ** لَمَّا أَشْرَفَ
عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون
لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین
یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جہانکا تھا **ف** اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو مدینے مین حضرت کے بعد
ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ

١٧٨١

مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے
اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو **ف** یعنی اگر
تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر
کوئی عبادت نہین ممکن **م** أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ **قَ** لِرَجُلٍ أَعْمَى حِينَ

١٧٨٢

قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہی سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے
اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو
اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو
کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہی یعنی واجب کے قریب ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ

١٧٨٣

وَأَبُو سَعِيدٍ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ
لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَةٍ
غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا
فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ
رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ

شوك السعدان هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فإنها مثل شوك السعدان
غير أنه لا يعلم ما قدر عظمها إلا الله تخطف الناس بأعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم
المخردل حتى ينجى حتى إذا فرغ الله من القضاء بين العباد وأراد أن يخرج برحمته من أراد
من أهل النار أمر الملائكة أن يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن أراد الله
أن يرحمه ممن يقول لا إله إلا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم بأثر السجود تأكل النار من
ابن آدم إلا أثر السجود حرم الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء
بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر أهل الجنة دخولا الجنة فيقول أي
رب اصرف وجهي عن النار فإنه قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله
أن يدعو ثم يقول الله هل عسيت إن فعلت ذلك بك أن تسئل غيره فيقول ربه من عهود ومواثيق
ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فإذا أقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله أن
يسكت ثم يقول يا رب قدمني إلى باب الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك
لا تسئلني غير الذي أعطيتك ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب يدعو الله حتى
يقول له فهل عسيت إن أعطيتك ذلك أن تسئل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه
ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا قام على باب الجنة انفهقت له
الجنة فرأى ما فيها من الحبرة والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول أي رب
أدخلني الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك أن لا تسئل غير ما أعطيت
ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب لا أكونن أشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى
يضحك الله منه فإذا ضحك الله منه قال ادخل الجنة فإذا دخلها قال الله تمنه فيسئل ربه ويتمنى
حتى أن الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله لك ذلك ومثله
معه

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض اور ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے چودہویں رات کے چاند دیکھنے میں اصحاب نے کہا
کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھہ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو
اصحاب نے کہا کہ نہیں فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھو گے حق تعالی لوگوں کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا
تو اوسکا ساتھہ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھہ دوزخ میں جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھہ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا
سو چاند کا ساتھہ دیگا اور جو بتوں اور دیو کی صورت کو پوجتا ہوگا وہ اونکے ساتھہ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اوسمیں منافق لوگ بھی
ہونگے تو حق تعالی مسلمانوں پر ظاہر ہوگا اوس صفت میں جو اونکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ
ہمکو تجھسے پناہ میں رہے ہم اس مکان میں منتظر ہیں یہانتک کہ ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالی اوس صفت میں

ظاہر ہوگا جو اونکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اوسکا اتباع کرینگے اور
دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سواے پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا
اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی
اوسکے کانٹے سر کج ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ کے
آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سواے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ
اندر پل صراط سے کھینچ لیوینگے اونکے بد اعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعضا ادھ موا نجات پاویگا
یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہا تو فرشتون کو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے
اونکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا
حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اونپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھینگے جیسے پانی کے بہاو کے کوڑے مین تخم دانہ
جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہ جاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے
پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا مونہہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو تو اسکے سوا
کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوا کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا
اوسکے مونہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو
آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سواے مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
ای آدمی تو کیا ہی دغا باز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہان تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو
اوسکے سواے تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سواے اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے
دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمود ہوجاویگی سو اوسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت ہی پھر
تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب اب مجھکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین
نہ مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغا باز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا
یہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہو جاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ
فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی سب آرزو اور خواہشین ہو چکین گی حق تعالی فرماویگا تیرے سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے
ساتھ اوتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا
جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اوسکے
دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسی طرح اپنے تئین بے جہت دکھلاوے یہ بھی قادر ہی

۱۴۸۴

ہر چند آدمی کی عقل یہان حیران ہی لیکن اوسکی قدرت سے آسان ہی عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ هل نری ربنا یوم القیامۃ قال هل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظهیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فهل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فو الذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدهما فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخیل والابل واذرك ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انك ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساك کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول ای فل الم اکرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخیل والابل واذرك ترأس وتربع فیقول بلی ای رب فیقول افظننت انك ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساك کما نسیتنی ثم یلقی الثالث فیقول له مثل ذلك فیقول یا رب امنت بك وبکتابك وبرسلك وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ههنا اذن قال ثم یقال الان نبعث شاهدنا علیك ویتفکر فی نفسه من ذا الذی یشهد علی فیختم علی فیه ویقال لفخذه انطقی فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك لیعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذی یسخط اللہ علیه رواه مسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہی آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہی چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہی اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا ای فلانے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجکو بھولے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ ای فلانے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مینے نماز بھی پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالی فرماویگا دیکھ یہین تیرا جھوٹ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرا اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین سو بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے مونہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے کسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جو بظاہر مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا **ف** اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین

پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک رکھے ق ١٧٨٥ اَبُوْ بَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ
قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا اَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا
وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ بخاری اور مسلم مین
ابو برزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو تلاش
کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ اونکے سوا ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن مین تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہون
سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ مین لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیزاور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہی اسکا ق ١٧٨٦ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ هَلْ
تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی
نہین ملتی مگر اپنے لاچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے
ملتی ہی تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو ق ١٧٨٧ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ
رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدَيَّ فَاَخْرَجَانِيْ
اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى
يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا
قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ
بِصَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا
حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
اِلٰى نَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ يَّتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَتْ اِرْتَفَعُوْا حَتّٰى
كَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ
فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ
كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى
انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ وَّاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ
مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيْ فِي الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا لَّمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا
فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَّنِسَاءٌ وَّصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ
وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا
رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُّحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى

تبلغ الآفاق فيصنع به الى يوم القيمة والذي رايته يشدخ راسه فرجل علمه الله القرآن فنام
عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به الى يوم القيمة والذي رايته في الثقب فهم الزناة والذي رايته
في النهر اكل الربوا والشيخ الذي رايت في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان حوله فاولاد الناس
والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار عامة المؤمنين واما هذه
الدار فدار الشهداء وانا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع راسك فرفعت راسي فاذا فوقي مثل
السحاب فاذا هو مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت دعاني ادخل منزلي قالا انه
بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته اتيت منزلك بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے
سو اونھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجھکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اور اوسکے ہاتھ مین لوہے کا
آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک
دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم
آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر
ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا
کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل
تنور تھا پہونچے اوسکا مونہہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے
یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی تو اونھون نے
کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اور اوسکے دونون ہاتھون مین
پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے مونہہ مین پتھر مارا اور اوسکو ہٹایا جہان کہ وہ تھا
سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے مونہہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی
اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجھکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجھکو داخل کیا کہ مینے کبھی
اوس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجھکو اونھون نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجھکو
چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجھکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان
ہین سو مینے اون سے کہا کہ تم دونون نے مجھکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجھکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو
جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹا آدمی تھا کہ جھوٹی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اورون سے
نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹ مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا تھا
کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو

بیان جرم کساب کذاب و زانی و سود خورد و تارک عمل بقرآن

اوسپر عمل نکیا ہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تونے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تونے نہر مین دیکھا وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تونے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہین سو لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا دارو غہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایماندارون کا مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر ایک سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مینے کہا مجھے چھوڑو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اونھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تونے ابھی اوسکو پورا نہین کیا سو جب تو عمر کو پورا کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا ف اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصًا رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی

١٧٨٨ عن انس هل فيكم مِّن احدٍ لَّم يُقارِفِ اللَّيلةَ يعني الذنب فقال ابو طلحة انا قال فانزل في قبرها يعني قبر بنت النبي صلى الله عليه واله وسلم بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت داری نکی ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اوسکی قبر مین اوتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین ف انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازہ پر حاضر ہوے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو

١٧٨٩ ق سهل بن سعدٍ هل معك شيءٌ من القرآن قاله لرجلٍ اراد ان يتزوج المرأة التي عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه واله وسلم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے

١٧٩٠ ه الشريد بن سويدٍ الثقفي هل معك من شعر امية بن ابي الصلت قاله له مسلم مین شرید بن سوید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہی یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہی مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسی طرح سو شعر مین پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری در افشان ہوئی ہاے پر دل کی سیاہی نگئی

١٧٩١ ه ابو هريرة هل نظرت اليها فان في عيون الانصار شيئًا قاله لرجلٍ اخبره انه تزوج امرأة من الانصار فقال قد نظرت اليها قال على كم تزوجتها قال على اربع اواقٍ فقال له على اربع اواقٍ كانما تنحتون الفضة من عرض هذا الجبل ما عندنا ما نعطيك ولكن

عسى ان نبعثك في بعث تصيب منه قال فبعث بعثا الى بني عبس وبعث ذلك الرجل فيهم مسلم

ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تونے اوسکو دیکھ لیا ہی اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہی یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہی حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت نے فرمایا کتنے مہر پر تونے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیوین لیکن عنقریب ہی کہ تجکو ہم کسی ولایت مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا ف معلوم ہوا کہ جب عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لیوے تاکہ آخر کو افسوس نکرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرت نے اوسپر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا

۱۶۹۲ ق ابن عمر هل وجدتم ما وعد ربكم حقا ثم قال انهم الآن يسمعون ما اقول قاله لما وقف على قليب بدر

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمھارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے ف جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل في فعل الامر

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ہی امر کا

۱۶۹۳ خ ابو سعيد ائتموا بي وليأتم بكم من بعدكم بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمھاری اقتدا کرین جو تمھارے بعد ہین ف بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین

۱۶۹۴ ق علي ائتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها قاله لعلي والزبير والمقداد وفي رواية انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ قاله لعلي وابي مرثد الغنوي والزبير بخاری اور مسلم مین علی مرتضیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اوسکے پاس خط ہی سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر اور مقدادؓ سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیرؓ سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ مفصل ہو چکا

۱۶۹۵ ق ابن عباس ائتوني بكتاب اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا قاله في مرضه

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمھارے واسطے نوشتہ لکھ دون تاکہ اوس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا ف بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے ملانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کی

تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین ہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اُسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباسؓ سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروقؓ پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے فہم کا قصور ہی عمر فاروقؓ پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوس وقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰؓ بھی اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمرؓ کاغذ نہ لائے تھے تو علیؓ کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر فرض تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جیتے تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروقؓ نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرت کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو شفقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد دیکھ بھال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین سراسر محبت اور دلسوزی ہی **شعر** چشم بداندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر *

۱۷۹۵ **ق** عَائِشَةَ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَةِ یَعْنِیْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی **ف** حضرت عایشہؓ سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا مینے کہا کہ یا حضرت آپنے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تو حضرت نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین

۱۷۹۶ **ق** عَائِشَةَ اِئْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ یَعْنِیْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہوا اگر تو حکم نمانے **ف** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ میں نے ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتوں کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے آیا اور اوسنے گھر میں آنیکی اجازت مانگی میںنے کہا وا سمین اوسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر میں تشریف لائے تب میںنے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسی واسطے حضرت عایشہ فرماتی تھیں کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہیں کیونکہ وے محرم ہوگئے

١٦٩٨ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِبْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر **ف** یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہی اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہی چنانچہ اگلی حدیث میں اسکی تفصیل موجود ہی

١٦٩٩ **م** جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قَالَهُ** لِاَبِي مَذْكُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سو اوسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے رشتے داروں کو دے سو اگر تیرے رشتے داروں سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائیں ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اوسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یوں کہا تھا کہ جب میں مرجاؤں تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں **ف** مصابیح میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس اوس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے اوسکا آزاد کرنا نہ درست کہا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دیں اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ درویش

١٨٠٠ **ق** اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا **قَالَهُ** لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَسَلْنَ ابْنَتَهُ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهِ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفوں سے اور وضو کے مقاموں سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتوں سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھیں اونکا نام زینب تھا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیوں میں یہی سب سے بڑی تھیں **ف** معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی اور داہنی طرف میں وضو کے مقاموں کو یعنی مونہہ اور ہاتھ کو مقدم کرے

١٨٠١ **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ **قَالَهُ** لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم میں ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہ یوں فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا **ف** یعنی گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہی

١٨٠٢ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی **ف** یعنی گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تاخیر مستحب ہی تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونوں حدیثیں امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلیں ہیں

١٨٠٣ **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ **قَالَهُ** لَهُ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ خوش رہو اوس دن سے جو تجھپر گذرا ہے جسدن کہ تجکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا **ف** کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نگئے تھے
خدا اور رسول کا اون پر عتاب ہوا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں بہتر دن وہی ہے جس دن
اوس سے خدا راضی ہو **ق** عمرو بن عوف اَبْشِرُوا وَاَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي ١٨٠٤
اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا
وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہیں لیکن میں تمپر خوف کھاتا ہوں
دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتوں پر کشایش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اونھوں نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا اونکو غفلت میں ڈالا **ف** بحرین کے ملک سے حضرت کے
پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھکے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو انصار نے
کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا **ق** عَائِشَةُ اَبْشِرِيْ ١٨٠٥
يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عایشہ خدا نے تو تیری
پاکدامنی بیان کر دی **ف** جب کہ حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی میں قرآن اوترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ١٨٠٦
اَبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لا تو اگر لا
میرے واسطے پتھر کہ میں اوس سے استنجا کروں اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو **ف** معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہے
اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں اور اسی طرح کوئلے سے **ھ** اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا ١٨٠٧
قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ
بْنِ السَّحْمَاءِ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال بیٹھی
آنکھوں والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیوں والا تو وہ لڑکا شریک بن
سحما کا ہے **ف** ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما کا عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونوں میں جدائی کروا دی اوسکی
جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما کا مشابہ ہے حضرت
نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوسپر جاری نہو گیا ہوتا تو میں اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم رح کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا
خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ١٨٠٨
ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ بخاری میں ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے
تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے **ف** ام خالد سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اونمیں ایک چھوٹی سیاہ
لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ ١٨٠٩
بْنُ عُمَرَ اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیلی سے

اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا

۱۸۱۰ ق عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی بکر سہی ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہی

۱۸۱۱ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے صحابہ نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی کہ لوگون کی راہ مین جا ضرور پھرے یا لوگوں کے سایے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جا ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہی اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین

۱۸۱۲ خ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دن کے لوگ تو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۱۳ خ اَنَسٌ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا ای اُحد تجھپر تو پیغمبر ہی اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی تجھپر تو سوا پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور اُحد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابو بکر صدیق رضہ اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت اپنے اصحاب کے ساتھ اُحد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوار نے اوسکو مشرف کیا

۱۸۱۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَهٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا

۱۸۱۵ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وے کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بد کاری سے واقف نہین اونکو عیب لگانا ف ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا

۱۸۱۶ ق اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر پڑھے اور جو شخص

ذکر گناہ کبیرہ

کبھی ہر رات کو اوٹھتا ہوا اور کبھی سو جاتا ہوا اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت

١٨١٧
بیٹھکر پڑھتے تھے ق ابن عمر اَجِیبُوا هٰذِهِ الدَّعوَةَ اِذَا دُعِیتُم لَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ

١٨١٨
حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہی خ عُروَة بن
الزُّبَیرِ اِحبِس اَبَا سُفیَانَ عِندَ حَطمِ الجَبَلِ حَتّٰی یَنظُرَ اِلَی المُسلِمِینَ قَالَهٗ لِلعَبَّاسِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ
یَومَ الفَتحِ کَذَا وَقَعَ مُرسَلًا وَهُوَ مِن حَدِیثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ
بن زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھو ابو سفیان کو پہاڑ کے ناکہ پاس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ
حضرت نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن یہ روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث

١٨١٩
روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عایشہ رض سے ہی ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا ھ المِقدَادُ اُحثُوا
فِی وُجُوهِ المَدَّاحِینَ التُّرَابَ مسلم مین مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے مونہون مین خاک جھونکو یعنی کچھ نذر
ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ تم انہی
مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین جھوٹھ نتھا
بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اون مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور
اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست

١٨٢٠
نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ ھ ابو هُرَیرَة اِحشِدُوا فَاِنِّی سَاَقرَأُ عَلَیکُم ثُلُثَ القُراٰنِ فَحَشَدَ مَن حَشَدَ
ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَأَ قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی

١٨٢١
پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا ھ ابو قَتَادَة اِحفَظ عَلَینَا مِیضَاَتَكَ
فَسَیَکُونُ لَهَا نَبَأٌ قَالَهٗ سَحَرَ لَیلَةِ التَّعرِیسِ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تھامے رہو
سے اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہوگا یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف
صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی اوبلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر

١٨٢٢
آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا خ جابر اَخبِر ذٰلِكَ ابنَ الخَطَّابِ
قَالَهٗ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخبَرَهٗ بِقَضَاءِ دَینِهٖ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی
عمر فاروق رض کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اون پر
بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اوتنی جانا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونہون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے
سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونہون نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت
ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرضخواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک کہ
سب قرض ادا ہو گیا جابر رض سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسی طرح پر تھا کچھ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا حضرت سب
قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق رض کو اس حال کی خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروق رض کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی

۱۸۲۳ جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی او نھون نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی **ق** عَائِشَةُ اُدْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ مین اونکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یا کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو **ف** اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر رض کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہی کہ صدیق اکبر رض خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اونھین کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور تھی **ق** عَائِشَةُ اُذْكُرُوا

۱۸۲۴ اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو **ف** حضرت عایشہ رض نے کہا کہ یارسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر نیک گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اونھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی **ق** اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ

۱۸۲۵ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے **ف** یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ

۱۸۲۶ يَعْنِي نِسَاءَ جَعْفَرَ بْنِ اَبِي طَالِبٍ حِينَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اونکے مونھہ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابیطالب کی عورتون کے جب اونھون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یارسول اللہ عورتین ہم پر غالب ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین **ف** جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نعرہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو جاکر باز رکھہ اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسیطرح تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون کو غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلاکر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

۱۸۲۷ يَعْنِي عَرَقًا فِيهِ تَمْرٌ **قَالَهُ** لِلَّذِي اَصَابَ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اون کھجورون کو جو ٹوکرے مین ہین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین صحبت کی تھی **ف** ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا آنحضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجھکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھہ اوسنے کہا مجھکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھہ محتاجون کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجھکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھہ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد

حرمت نوحہ گری

حضرت کے پاس ٹوکرا بھر کے کھجوریں آئیں حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجوں کو دیدے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے میں مجھسے
زیادہ ترکوئی محتاج نہیں حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہیں اسواسطے بعضے علمانے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ
ہی اور بعضوں نے کہا کہ اوسی شخص کو حکم خاص ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا
چاہیے **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا میںنے تجکو اوس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کروانے کے بدلے **ف** یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا
یہی اوسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ
اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس
سیاہ لوئی دھاریدار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز میں غافل کر دیا
ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی جو کھنٹی جسکے دونوں کناروں پر دھاریاں تھیں حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھکے نماز پڑھی
پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع میں خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے
عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز میں خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور
اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ مقرر دھیان بٹاتا ہی **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا
عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا لَمْ نَرْزَاْ مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا **قاله** ضُحَاءَ لَيْلَةِ
التَّعْرِيْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والوں
کو کھلا اور دریافت کرلے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہیں کم کیا و لیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکھال
والی عورت سے فرمایا **ف** حضرت کسی سفر میں تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگوں پر غالب ہوئی پانی کہیں نتھا اصحاب نے حال حضرت سے
کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھوں نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالیں لادے چلی جاتی ہی اوسکو حضرت
پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگوں کو پلانا شروع کیا یہانتک لوگ آسودہ ہوگئے اور وے پکھالیں اوسی طرح پانی سے لبریز تھیں
پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیے تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی **ھ** اَلْمِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً **قاله له** مسلم میں مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت نے مسور سے فرمایا **ف** مسور سے روایت ہی کہ میں بھاری پتھر
اوٹھائے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا میں اوسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اوسکو لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہی کہ ستر عورت فرض ہی
ھ عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ **ق له** لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ
ثُمَّ صَلّٰى مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا
اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی **ف** معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی ذرا سی خشکی بھی
وضو کو باطل کرتی ہی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ **قاله** لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَ اِنَّ وَاِنِّيْ
اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا

۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو
١٨٣٤ حج کو جاتی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْجِعْ
فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی
ف حضرت مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہین
ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی پھر
اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑھنا آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجکو
قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر
اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز
١٨٣٥ باطل ہوتی ہی یا مکروہ ق عَائِشَةُ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ قَالَهُ لِسَهْلَةَ
بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ
اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلادے سالم کو
تاکہ تو اوس پر حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہے گا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہی یہ حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا
جب اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے مونہہ پر کچھ کراہت سی دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ
پلادے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حال انکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تب حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مینے
جانا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجکو حیرانی ہی کسی برتن مین کرکے پلادے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اوسکو
اوسکے اندر جانے سے گمان آتا تھا اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہی جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین
١٨٣٦ ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ
وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو جا ای بڈھے اسواسطے کہ خدا تجھسے اور تیری نذر سے بیپروا ہی ف
حضرت نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اوسکے دونون بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہین حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہی لوگون نے
کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہی خدا کو اسکی کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ
١٨٣٧ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین ھ جَابِرٌ اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا یعنی
البدنة قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہولے قربانی کے
اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوس وقت درست ہی جبکہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ
١٨٣٨ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کسینے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا ق اُمُّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوْا لَهَا
فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ قَالَهُ حِيْنَ رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم
مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت ام سلمہ

ف
جو بلا تعدیل
ارکان

ف
در صورت
عدم قدرت
ادای نذر واجب
نیست

کے گھر مین ایک لڑکی کے مونھہ پر زردی دیکھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین

۱۸۳۹ **ح** جَابِرٌ اِسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی **ف** عرب مین دہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرت نے اونکو بہ تعلیم کی خصوصًا اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہنے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہی

۱۸۴۰ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر پسلی مین زیادہ تر کجی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین **ف** حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرت نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پونہچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے

۱۸۴۱ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو اوتارا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی

۱۸۴۲ **ق** اَلزُّبَيْرُ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف **ف** خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے

۱۸۴۳ **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اُهْدُاْ وَعَلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھپر سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضہ تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اوسپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضہ تھے **ف** ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید مین سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہوے چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہی

۱۸۴۴ **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَّاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ بِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون او خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار سے مراد سعد
بن عبادہ ہی ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو
چھوڑ رکھون جب تک چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی یا وسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا کیونکر ہو قسم ہی اوس
ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین مین ہون تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے
ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہون گے تو حاکم قصاص لیگا

١٨٤٥ م وائل بن حجر اسمعوا واطيعوا فانما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ق اله لسلمة بن
يزيد الجعفي مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ
اون پر فرض ہی جسکا بوجھ اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ یا حضرت
اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت مین ہم کیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٨٤٦ یعنی اگر چہ وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اون سے سمجھ لیگا ق ام الحصين اسمعوا و
اطيعوا وان استعمل عليكم عبد حبشي كان راسه زبيبة بخاری اور مسلم مین ام الحصین رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگر چہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی ف غلام حبشی کا خلیفہ اور
بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمھارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگر چہ
١٨٤٧ بدظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت در حقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا ق عائشة
اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن اعتق بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس
لونڈی کو مول لے پھر اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو
حضرت عائشہ رضہ نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے
١٨٤٨ یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین ق ابو موسی اشربا منه وافرغا
على وجوهكما ونحوركما وابشرا يعني مما اجتمع من وضوئه بعد ما مج فيه ق اله
لابي موسى وبلال بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے مونہہ اور
سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابو موسی اور بلال رضہ سے فرمایا ف
١٨٤٩ حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہو گیا زہے قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا خ ابو موسی اشفعوا تؤجروا
بخاری مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام
١٨٥٠ نکال دینا ثواب کا موجب ہی ق ابن عمر وابن مسعود اشهدوا اشهدوا ويروى اللهم اشهد ق اله
عند انشقاق القمر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ
رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم
منی مین تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد ہو اور

بخاری میں انس سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا میں ابن مسعود سے
روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمد نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو
تو نہیں سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافروں سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے
یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے
اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابوں میں بکثرت روایت ہی
اور قرآن میں بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورہ قمر میں حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا
وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی پاس آ لگی قیامت اور دو ٹکڑے ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاویں اور کہیں یہ تو
دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آئندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا
اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہیں کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکے
پیش نظر ہو جاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہیں کہ اوس رات کو سب لوگ بتامل دیکھتے رہے
اور کسینے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہیں بعضے ملک میں قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے
ملک میں گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہیں بلکہ کرہ کی شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب روے زمین پر ایک وقت میں طلوع غروب کیونکر ہو سکے
اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک میں ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہی اسیلئے ہم دیکھتے ہیں کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہیں کسی ملک میں
کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک میں کلی اور کہیں مطلق نہیں پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اونپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہیں
حالانکہ کسوف اور خسوف بہتری چیزیں ہیں اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہیں بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت
کوئی قاعدے سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی کسینے دیکھا نہ سنا اگر اوس کو
کسی ملک میں کسی شخص نے اتفاقا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطائے بصری سمجھکر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر
رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانوں کے اندر رہتے ہیں ایسے وقت میں آسمانی حال قلیل المکث سے
غافل رہنا کچھ بعید نہیں اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی ہو بعضے وقت دیکھتے ہیں جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور
حالانکہ اکثر عالم اونسے غافل رہتے ہیں غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور اون لوگوں کی روایت سے جو اوس وقت
حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہیں بعضے خام حکیم کہتے ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل میں
نہیں آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی کہ آمدت پروبال ست :: تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل نارسا
سے باہر ہیں عصا کا اژدہا ہو جانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمھاری عقل خام میں آتا ہی جو شق القمر میں متردد ہو بلکہ حقیقت میں
معجزہ اوسیکا نام ہی جہاں عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین میں عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو
اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کر کے دیکھے ح الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ
يَأْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ بخاری میں مسور بن مخرمہ سے اور

۱۸۵۱

مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو صلح دیدی لوگوں کو علامت یہ ہی کہ تم لوگ ہو کہ میں اونکے اہل وعیال کی طرف ... اور
کی ادیکے بالون کو کر فسار کرون جو کہ ہمو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر رہے بیٹھے اور آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین
ہم اونکو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورتین اونکا نقصان ہی **ف** حضرت جنگ حدیبیہ مین ایک ہزار دو سو آدمی احرام باندھ
کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا مجمع کیا ہی حضرت سے لڑینگے اور حضرت کے
خانہ خدا میں عمرہ کرنے نہ دینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور صحابہ سے مشورہ پوچھا ابو بکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر
نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو جب
کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا **ھ** اَنَسٌ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ یعنی | ۱۸۵۲
بِالْحَائِضِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو **ف** یعنی حیض کی حالت مین
صحبت حرام ہی بوسہ اور مساس درست ہی **ق** اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ | ۱۸۵۳
الْكَلْبِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدون مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون ہاتھون
کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح **ف** سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے ملانا مکروہ ہی علیحدہ رکھے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ | ۱۸۵۴
اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ **قَالَهٗ** لِعَائِشَةَ فِيْ سَبِيَّةٍ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ اس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہی حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت
کے حق میں فرمایا **خ** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ | ۱۸۵۵
بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ
فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری میں عوف بن مالک رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گن رکھ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے
بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہی پھر مال کی ریل پیل ہوگی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھیگا
پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہ ہوگا پھر تمھارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے
آوینگے اسّی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ۹۶۰۰۰۰ **ف** عمر فاروق رضی کی خلافت مین بیت المقدس
فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رضی کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی
کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی
یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلَا قَلِيْلُشِيْءِ | ۱۸۵۶
بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد میں اور اقلیشی کی روایت
یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین **ف** یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کی شان نہین
ھ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ مسلم مین عوف | ۱۸۵۷

تحت غایۃ … (margin note, partly illegible)

بروہ مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضایقہ نہیں منتر میں جب تک کہ اوسمین شرک کا مضمون نہو **ف** مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے گلوا بیر اور لونا چماری اور ہنگھ دیوا اور مہوان کی دوہائی ہوتی ہی اور اسی طرح وے منتر بھی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بھی شرک ہو

۱۸۵۸ **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِيْ لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا آوے تو اوسکو دے **ف** یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے اور نہین تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے

۱۸۵۹ **ھ** اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ **قَالَهُ** حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ یا حضرت مجکو کچھ ایسا بتلایئے جس سے مجکو فائدہ ہو **ف** یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانون کو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہی

۱۸۶۰ **ھ** جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنی اگر اوس سے اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی **ف** ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اوس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا میںنے تو یہ بھی کہہ دیا تھا

۱۸۶۱ **خ** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا **قَالَهٗ** مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ بخاری مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا **ف** حنین کی لڑائی مین ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کر دین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے یہان تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوا نبی کے بشر سے ممکن نہین

۱۸۶۲ **ھ** عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی تو میںنے کہا

یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو ستقر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی **ف** ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مینے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ای ابو مسعود دریافت کر مینے غصے کے سبب خیال نکیا پھر حضرتؐ نے قریب آکے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مینے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈالدیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجسے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اوسکا انجام دوزخ ہی **ق** ابو ہریرۃ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِہٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْہُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ **قَالَہٗ** لِلْیَہُوْدِ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے نکالدون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی **ف** یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اونھون نے حضرتؐ سے دغا کا ارادہ کیا حضرتؐ نے اونکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اونھون کا اسباب اوٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات حضرتؐ کے تصرف مین آئے **ت** ابن عباسٍ اِعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰی ھٰذِہٖ یَعْنِیْ عَاتِقَہٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اوترتا یہان تک کہ رسّی کو اپنے کندھے پر رکھتا **ف** حضرت عباسؓ زمزم کی سبیل پر حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرتؐ نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا **ھ** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا **ف** اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا **خ** اَنَسٌ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ **قَالَہٗ** حِیْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِسَمْنٍ وَّتَمْرٍ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پھیر ڈالو اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرتؐ نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے گھر مین گئے تو وے حضرتؐ کے آگے خرما اور گھی لائین **ف** معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین نزد افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے تو درست ہی پر اوسکی قضا لازم ہی **ق** جَابِرٌ اِغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِیْ **قَالَہٗ** لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غسل کرلو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھو اور احرام کرو یہ حضرتؐ نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب وے محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر **ف** معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین **ھ** بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا

١٨٦٣ ١٨٦٤ ١٨٦٥ ١٨٦٦ ١٨٦٧ ١٨٦٨

وَلِيدًا وَاِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ
مَا اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ
مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَاَعْرَابِ
الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ
شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ
اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ
فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَاِذَا
حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ
عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي اَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ اَمْ لَا مسلم مین بریدہ بن حصیب رضسے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہو خدا کی راہ مین لڑو اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑائی تو غنیمت مین چوری نکیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان
نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سو اون مین سے جس بات کو مانین تو
اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ
پھر اون سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اونسے خبر کردے کہ اگر وے یہ کام کرینگے
تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہی یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لاکر
وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اونسے خبر کردے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری
ہوتا ہی اور اونکو غنیمت یا صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہوکر جہاد کرین سو اگر وے
لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا
بھی قبول نکرین تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھسے چاہین کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول کا
عہد کرے تو اونسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر و لیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر
تمسے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو
کسی قلعے والون کو گھیرے سو وے تجھسے چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار و لیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے
کہ تو نہین جانتا کہ اونکے مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین **ف** حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے
سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی

ق اُمِّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ

۱۸۶۹

ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل میں کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر کرو **ف** حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہان تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہی

١٨٧٠ **ق** اِبْنِ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّ اللهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون میں کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اوسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت میں اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے **ف** ایک مرد حضرت کے ساتھ حج میں احرام باندھے تھا مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مر جاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین

١٨٧١ **خ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً **قاله** لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قبول کر لے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنی میرا اور اوسکے موافقت نہین ہوسکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا

١٨٧٢ **ه** اِبْنِ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین **ف** یعنی ان دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہوجاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے

١٨٧٣ **ق** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ **قاله** لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکے آگے قرآن پڑھون اور حال آنکہ قرآن آپ پر اوترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورہ نسا پڑھا یہان تک کہ مین جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جبکہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تب مینے اپنا سر اوٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مینے سر اوٹھایا سو مینے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین **ف** حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ انکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم

کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی

۱۸۷۴ ھ اَبُو اُمَامَةَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ مسلم مین ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون کو یعنی سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطار ہین صف بستہ چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقر کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہی اور اوسکا چھوڑنا پچھتاوا ہی اور اوسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا

بیان فضیلت قرآن خصوصاً سورۂ بقرہ و آل عمران

۱۸۷۵ ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرأت قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھجاوے

۱۸۷۶ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین فرق نہو

۱۸۷۷ خ حُذَيْفَةُ اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ يَّلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكَانُوْا خَمْسَ مِائَةٍ وَيُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَيُرْوٰى اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةٍ بخاری مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے اونکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یون ہی کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے

۱۸۷۸ ق اَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ قَالَهٗ لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی

۱۸۷۹ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف فرائض مقرری حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھوان حصہ جورو کا سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجیے اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض مین موجود ہی

۱۸۸۰ خ مَيْمُوْنَةُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ بخاری مین حضرت میمونہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکال کے پھینک دو چوہے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور مرگیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت مین ہی کہ گھی جما ہوا ہو اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

۱۸۸۱ ناپاک ہوگیا ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ق لَه بخاری اور مسلم
مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہی یہ حضرت نے کعب سے فرمایا
ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اونپر پچاس روز نہایت عتاب ہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی
۱۸۸۲ تو خوشی کے مارے اونھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ أَنَسٌ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ فَإِنَّهُ
لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو
ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عایشہ رضہ نے رنگین پردہ جسمین تصویرین
۱۸۸۳ تھین گھر مین لٹکایا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابْنُ عَبَّاسٍ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ
عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِي مَا أَبْدَعَ مِنَ الْبُدْنِ
مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جا سکے اوسکے حق مین
حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اوسکے کوہان پر رکھ دے اور تو اوسکا گوشت مت کھا
اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سو اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانکے چلے
اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہو جاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے
۱۸۸۴ اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جانکے نکھاوین اور محتاج لوگ کھاوین ھ جَابِرٌ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھاری آب کشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ
۱۸۸۵ پانی نکالتا ف حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رضہ سے فرمایا خ أَنَسٌ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ
أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان
کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر
۱۸۸۶ اوسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مددگاری ہی ھ حُذَيْفَةُ انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَنَسْتَعِينُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ ق لَه وَلِأَبِيهِ مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ
ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگین گے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ سے
روایت ہی کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے
ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو
کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نلڑینگے ہمنے اون سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
۱۸۸۷ معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہی اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق أَبُو هُرَيْرَةَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا
إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمہارے حق مین بہتر ہی کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہی ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا

1888 ق سهل بن سعد اُنفُذ علی رِسلِك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه بخاری اور مسلم مین سهل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہان تک کہ جب تو اونکے ڈانڈے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہی دین اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب حدیث فرمائی

1889 ق عمر اوفِ بنذرك قاله له حین قال یا رسول الله انی کنت نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف لیلة وفی روایة فی المسجد الحرام بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے فرمایا جب اونھون نے کہا کہ یا رسول الله مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہی کہ مسجد الحرام یعنی بیت الله مین اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہی بشرطیکہ خلاف شرع نہو

1890 ق انس اَولِم ولو بشاة بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا سہی ف عبد الرحمن بن عوف رض کے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ مینے نکاح کیا ہی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہو سکتا ہی

1891 ه عائشة اُهجوا قریشا فانه اشد علیها من رشق النبل مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت ہی ف یہ حضرت نے شاعر صحابہ سے فرمایا جیسے حسان اور عبد الله بن رواحہ

1892 ق البراء بن عازب اُهجهم او هاجهم وجبرئیل معك قاله لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل میرے ساتھ ہی یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا

1893 ه ابن عمر بادروا الصبح بالوتر مسلم مین عبد الله بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہی

1894 ه ابو هریرة بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادون سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے ف اس حدیث میں اون فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکین کرلیوے

1895 ه ابو هریرة بادروا بالعمل ستا الدجال والدخان ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها وامر العامة وخویصة احدکم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھہ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے
نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہی **ف** یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے
جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم مین دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا **ھ** ابوذر بشر

۱۸۹۶ الکانزین بکی فی ظهورهم یخرج من جنوبهم وبکی من قبل اقفائهم یخرج من جباههم **ق**
ویروی بشر الکانزین برضف یحمی علیه فی نار جهنم فیوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی
یخرج من نغض کتفه ویوضع علی نغض کتفه حتی یخرج من حلمة ثدییه یتزلزل مسلم مین
ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی اونکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے
نکلیگا اور اونکی گدیون کی طرف سے داغا جاویگا اونکے منہون سے نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے
مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہان تک
کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہان تک کہ اوسکی دونون چھاتیون کی

۱۸۹۷ نوک سے نکل جاویگا اور نکل تھرتھراویگا **ف** یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا **خ** عبد اللہ بن عمرو
بلغوا عنی ولو آیة وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ پونہچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچھہ مضایقہ نہین
ف یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی اگر کچھہ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتدائے اسلام مین بنی اسرائیل
کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہین مبادا نو مسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب
دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی
گویا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون اونکو خرافات جانا چاہیے

۱۸۹۸ **ھ** ابن عمر تحروا لیلة القدر فی السبع الاواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو

۱۸۹۹ شب قدر کو پچھلی سات راتون مین **ف** یعنی رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین **ھ** عایشة تحروا لیلة القدر فی
العشر الاواخر من رمضان مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی

۱۹۰۰ پچھلی دس راتون مین **ف** یعنی طاق راتون مین **ھ** ابن عمر تحینوا لیلة القدر فی العشر الاواخر او
قال فی السبع الاواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین

۱۹۰۱ یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین **ق** ابن مسعود تسحروا فان فی السحور برکة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب اور قوت صوم **ق**

۱۹۰۲ حارثة بن وهب ایها الناس تصدقوا فیوشك الرجل یمشی بصدقته فیقول الذی اعطیها
لو جئتنا بها بالامس قبلتها فاما الان فلا حاجة لی بها فلا یجد من یقبلها بخاری اور مسلم مین حارثہ
بن وہب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین

اسکو قبول کرتا اور اب تو مجھکو اوسکی حاجت نہین تو نہ پاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام نووی نے کہا وقت میں مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے اسو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو دیتا جاؤ

۱۹۰۳ ق ابو موسیٰ تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہی اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہے

۱۹۰۴ ق ابو ہریرۃ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاۗءِ وَدَرَكِ الشَّقَاۗءِ وَسُوْۗءِ الْقَضَاۗءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۗءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت

۱۹۰۵ ھ ابو موسیٰ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اور ون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہی

۱۹۰۶ ق ابن عمر تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق رض نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کرکے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے

۱۹۰۷ ھ ابو ہریرۃ وعایشۃ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مسلم مین ابو ہریرہ اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول یہی حکم تھا اب یہ حکم نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا

۱۹۰۸ ھ ابو ہریرۃ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترا و موچھون کو اور رکھوا ڈاڑھیون کو ف موچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب ہی اور موچھ نہ کترانا اور داڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق و غیرت دے

۱۹۰۹ خ ابن عباس حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْقَضَاۗءِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماکی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہی ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ما نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مر گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم رح کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہی اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو تو مستحب ہی

۱۹۱۰ ق عایشۃ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ قالہ لضباعۃ بنت الزبیر لما ارادت ان تحج وکانت وجعۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر لے اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجھکو روک دیگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاوے گی وہین مین احرام اوتارونگی یہ حضرت نے

ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونسے حج کرنیکا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی **ف** جب احرام باندھکے حج کو جاوے اور راہ میں بیمار ہو جاوے
یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اوتارے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے **ھ** عَايِشَةُ حَوَالِي هٰذَا افَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ (1911)
فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ **قَالَهُ** لَهَا مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال اسواسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اوسکو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ ہے جسمیں جانوروں
کی تصویریں تھیں جو حضرت نے حضرت عایشہ رض سے فرمایا **ف** یہ پردہ اوس وقت میں تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ (1912)
عُمَرَ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصوں سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود رض سے اور سالم رض سے
اور معاذ رض سے اور ابی بن کعب رض سے سالم وے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنی تھے **ف** حضرت کے وقت میں یہ چاروں صحابی
قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اونکی اوستادی سند کردی تاکہ لوگ اون سے سیکھیں **ھ** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوا (1913)
عَنِّي خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ
جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم میں عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتوں کی
راہ کردی کواری کو کوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری **ف**
قرآن میں اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو قید کرو یہاں تک کہ مر جاویں یا اونکے مقدمے میں خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی
امام شافعی کے اور امام احمد رح کے مذہب میں یہی ہے کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر
بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑوں کے ساتھ شہر بدر کرنا اور
سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہیں جمع کرنا دو سزا اون کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصوں کو
سنگسار کیا اور حال انکہ اونکو کوڑے نہیں مارے **ھ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ (1914)
مسلم میں عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے **ف**
حضرت سفر میں تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ
لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا ضرور اوسپر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی
تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہیں **ھ** أَبُو سَعِيدٍ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ (1915)
إِلَّا ذَاكَ يَعْنِي مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى مُصَابٍ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ **ق** لِلْغُرَمَائِهِ
مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھ تمکو نملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگوں
سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلوں پر کوئی آفت پڑی کم نکلے ہوگئے مول لینے والوں نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے صحابہ سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ
اپنا قرض ادا کرے صحابہ نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نتھی جس سے تمام قرض ادا ہو تب حضرت نے قرض خواہوں سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرادے **ق** عَائِشَةُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ (1916)
مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اتنے کرو جتنے

تمسے ہو سکیں اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہیں اکتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اکتاؤ اسکو ف یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اکتاوے اسکو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیے کے واسطے ہی ف یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا ق جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِي مَاءً كَانَ فِي عَزَالِيِّ الْأَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے جابر اوسپانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری کی چھوٹی مشک مین تھا ق عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ وَيُرْوَى مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تا کہ خون کی بدبو دفع ہو ق عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي وَلَدَكِ وَيُرْوَى خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ قَالَهُ لِهِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہند عتبہ کی بیٹی سفیان کی جورو سے کہا ف ہند نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہی کہ اوسکی نادانستگی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہی ق ابْنُ عَبَّاسٍ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَأُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جس طرح مین اونکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑ دو جب تک کہ تمکو چھوڑے رہون اور نہ بتلاؤن تمسے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سے منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو

۱۹۱۷
۱۹۱۸
۱۹۱۹
۱۹۲۰
۱۹۲۱
۱۹۲۲

جو تمھارے حق مین بہتر ہی اوسکو مین خود تمکو بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی **ق** جابرؓ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ ۱۹۲۳
یعنی دَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ اَیْ مِثْلَ قَوْلِ الْاَنْصَارِیِّ حِیْنَ کَسَعَهُ الْمُهَاجِرِیُّ یَا لَلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی **ف** حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجرین کچھ گفتگو ہوگئی
مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصار یو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے
لوگ جمع ہوگئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی کہار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ دَعُوْهُ وَاَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ ۱۹۲۴
مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول
پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے **ف** ایک گنوار نے
حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان
پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہی
ق اِبْنُ عُمَرَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ **قاله** لِرَجُلٍ کَانَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ بخاری اور مسلم ۱۹۲۵
مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی
سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر **ف** یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی **ق**
اَبُوْ سَعِیْدٍ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ ۱۹۲۶
الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِهٖ
فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ
شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ
مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی خَیْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَیُرْوٰی عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی
نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے
نیچے نہ اوتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہی اوسکی گانسی کو دیکھے تو
کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی پاڑہ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار
نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا
اوس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا
آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضیٰ رضؓ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے
مین ظاہر ہونگے **ف** حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذو الخویصرہ نام تھا اوس نے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروقؓ نے
کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضیٰ نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین

جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہو چکا ق جابر رض
1927 دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ قاله لعمر حين قال دعني اضرب عنق
هٰذَا الْمُنَافِقِ يعني عبد الله بن اُبَي بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار کر لوگ
گفتگو نکرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے فرمایا جب عمر نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو مین اس منافق کی
گردن مارون یعنی عبد اللہ بن اُبَی کی ف بیٹے بین عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت مین ابی کی عمر فاروق رض نے
اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جانکے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے
سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا ق الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ يعني الخفين
1928 قاله بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اسواسطے کہ مینے پاک
پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت نے مغیرہ رض سے فرمایا ف مغیرہ رض سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ
تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اوترے مینے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا مونھہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا
حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اوتارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھ حاجت نہین مینے وضو کرکے اونکو پہنا تھا
1929 ھ عايشة دَعِيهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ وَاِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ
اَخْوَالَهٗ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهٗ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس
تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہی اور اگر
مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہی اپنے چچون سے ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا اگر
عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عایشہ نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا
عورت کو بھی احتلام ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا سلمہ رض
1930 سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تیراندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیرانداز تھا ف چند انصار تیراندازی کرتے تھے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تب دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون نہین
تیراندازی کرتے اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ نہین حضرت نے فرمایا کہ
تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد مین تیراندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا
1931 وسیلہ ہی ق جَابِرٌ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قاله بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے
بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھ ف جابر رض سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے
1932 حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ
بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے
قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہ رض نے روایت ہی کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

۱۹۳۳ معلوم ہوا کہ اونکو ادب کھلانا سنت ہے ق اَنَسٌ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي بخاری اور مسلم مین انس سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو ف کنیت اوسکو کہتے ہین جسپر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت بازار مین تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت مینے آپکو نہین پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین موجود ہے

کنیت ابو القاسم رکھنی درست ہے

۱۹۳۴ ق اَنَسٌ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہے

۱۹۳۵ ه اَبُو هُرَيْرَةَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہے بڑھ گئے اکیلے صحابہ نے کہا حضرت اکیلے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ نمود ہوا جسکا جمدان نام ہے تب حضرت نے حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح خدا کی یاد کرنے والے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اکیلے لوگ وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہین یاد الٰہی انکے گناہون کے بوجھ کو اوتار ڈالے گی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے

فضیلت یاد الٰہی کی

۱۹۳۶ ه عَلِيٌّ شَقَّقَهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِي ثَوْبَ حَرِيرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ دُومَةَ قَالَ لَهُ وَالْفَوَاطِمُ اِحْدٰهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بناکر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہے جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین تھین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ما تیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہے

۱۹۳۷ ه عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب آفتاب نکلے یہانتک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہے اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلے

اور پھر چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے
پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوس وقت آفتاب
کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اونکی مشابہت منع ہے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی ۱۹۳۸ ح عمران بن حصین صل قائما
فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب قالہ لہ بخاری مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑا
ہوکر اور اگر تجھسے نہوسکے تو بیٹھ کے پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہوسکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت
ہی کہ مجھکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ
کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے ۱۹۳۹ ق عبد اللہ بن مغفل صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب
قال فی الثالثة لمن شاء کراهية ان یتخذها الناس سنة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس غرض سے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت موکدہ نجانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہرچند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام منع ہے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوگی ۱۹۴۰ ق خباب بن الارت ضعوها
مما یلی راسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر یعنی مصعب بن عمیر حین استشهد باحد بخاری اور
مسلم مین خباب بن ارت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پانون پر گھاس رکھو
یعنی مصعب بن عمیر کے جبکہ وے جنگ احد مین شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پانون کھلتے تھے اور اگر پانون پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
جب کچھ میسر آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی ۱۹۴۱ م سعد بن ابی وقاص ضعه من حیث اخذته قالہ
لہ یعنی سیفا استوهبه من النبی صلعم مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھدے جہان سے
تونے اوسکو لیا ہی ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے ۱۹۴۲ م عثمان بن ابی العاص ضع یدک علی الذی یالم من جسدک
وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ باللہ وقدرته من شر ما اجد واحاذر قالہ لہ
مسلم مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ
اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرته من شر ما اجد واحاذر یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجکو غم اور خوف ہی ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی
تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مینے اوسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی ۱۹۴۳ ق ام سلمة طوفی من وراء الناس وانت راكبة
قالہ لها لما قالت انی اشتکی بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے

فائدہ دعای جب

سوار ہو کر حضرت نے ام سلمہؓ سے فرمایا جب کہ اونھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا
درست ہے هـ ابی ہریرۃ تعوذوا باللہ من عذاب اللہ تعوذوا باللہ من عذاب القبر تعوذوا باللہ ۱۹۴۴
من فتنة المسيح الدجال تعوذوا بالله من فتنة المحيا والممات مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے
اور فنا سے هـ جابر غطوا الاناء واوكوا السقاء فان في السنة ليلة ينزل فيها وباء لا يمر باناء ۱۹۴۵
ليس عليه غطاء او سقاء ليس عليه وكاء الا نزل فيه من ذلك الوباء قال الليث بن سعد
فالاعاجم عندنا يتقون ذلك في كانون الاول مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو
اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہے کہ اوس مین وبا اوترتی ہے جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہے
اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہے لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاؤ کرتے ہین
ف کانون اول رومی مہینا ہے خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہے خلاصہ مطلب کہ حدیث مین اوس رات کو معین نہین فرمایا کہ کب
ہوتی ہے لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہے کہ اوس فصل مین اکثر ہوجاتی ہے لیکن اسپر یقین نہین تو برتنون کو ہر رات بند رکھنا چاہیے
ق جابر غطوا الاناء واوكوا الاسقية واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشيطان ۱۹۴۶
لا يحل سقاء ولا يفتح بابا ولا يكشف اناء فان لم يجد احدكم الا ان يعرض على انائه عودا
ويذكر اسم الله عليه فليفعل فان الفويسقة تضرم على اهل البيت بيتهم بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور منہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک
اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے سو چوہا گھر والون کو
جلا دیتا ہے یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہے تو گھر مین اکثر آگ لگ جاتی ہے ف حضرت نے اس حدیث مین
آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین هـ جابر غيروا هذا بشيء واجتنبوا ۱۹۴۷
السواد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکہ مین ابو قحافہ
صدیق اکبر کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے لیکن
سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہا کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہے اسواسطے کہ بعضے صحابہ کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب سیاہ رنگ
درست نہین واللہ اعلم خ ابو هريرة فر من المجذوم كما تفر من الاسد لم يصل سنده بهذا الحديث ۱۹۴۸
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین
بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی خ ابو موسی ۱۹۴۹
فكوا العاني واطعموا الجائع وعودوا المريض بخاری مین ابو موسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو
اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے مسلمان کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور اطعام اور عیادت
فرض کفایہ ہے هـ ابو هريرة قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا ۱۹۵۰

فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ق لہ لعلی
يَوْمَ خَيْبَرَ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو اونکو یہان تک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب اونھون نے یہ کیا تو تجھسے اپنے خون اور مال بچایے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہی
یہ حضرت نے علی مرتضی رضؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین ہی
لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھلیوینگے اور دل سے کافر رہینگے
تو خدا اون سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی **ہ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت
بہتر جو افسردہ اور ملول کرڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھ تاثیر نہو **ہ** جُوَيْرِيَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا يَعْنِيْ عَظْمًا مِنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مسلم مین
حضرت جویریہ رضؓ حضرت کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی
ف حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہ رضؓ نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھہ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت
ملا ہی وہ حاضر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نتھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص
کو دی تو اوسکو درست ہوگئی **ہ** طَارِقُ بْنُ اُشَيْمٍ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ
تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ مسلم مین
طارق بن اشیم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ یعنی الہی مجکو بخش
اور مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت اور چین مین رکھہ اور مجکو روزی دے سو تیرے یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب اپنے رب سے سوال کیا کرون **ہ** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قُلْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ
وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِيٍّ جَاءَهٗ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ
كَلَامًا اَقُوْلُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ
اکیلا مالک ہی اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا کی واسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا
مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہی اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہین
پھر مجکو کیا یعنی میرے واسطے کی چیز کچھہ فرمایئے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو
روزی دے اور مجکو عافیت مین رکھہ راوی کو شک ہی کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت
پاس آیا تو اوسنے کہا کہ ای خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلایئے جسکو مین کہا کرون **ہ** حُذَيْفَةُ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ
فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ **قَالَهٗ** لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھہ ای حذیفہ اوس قوم کی

1951

1952

1953

1954

1955

١٩٥٦ ہمارے پاس خبر لے آ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا ھ حُذَیْفَةَ قُمْ یَا نَوْمَانُ ق لَہٗ صُبْحَةَ لَیْلَةِ
الاَحْزَابِ م مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ او سونیوالے یہ حضرت نے حذیفہ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو
ف جنگ خندق میں کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے
واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چوتھے باب میں گذرا

١٩٥٧ خ اَبُو سَعِیْدٍ قُوْلُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آ
لِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ بخاری میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑھو
کہ الٰہی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تونے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تونے برکت کی ابراہ
یم پر اور ابراہیم کی آل پر

١٩٥٨ ق اَبُو حُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ قُوْلُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا
صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ بخاری اور مسلم میں ابو حمید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیون
اور اوسکی اولاد پر جیسے تونے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم پر بیشک
تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے

١٩٥٩ ھ اُمُّ سَلَمَةَ قُوْلِیْ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً ق لَہٗ
لَهَا حِیْنَ مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ م مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی خاوند کو
اور اوسکے بعد مجکو اوسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہ رض سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول
خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالی نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا

١٩٦٠ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ
قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ اِلٰی خَیْرِکُمْ یَعْنِیْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِكَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز پر
راضی ہو کر اوترے ہیں ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیرا تھا وے لوگ
اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق میں تجویز کریں وہ ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے
تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے
بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضون نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم
کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک دوسرے
کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی
تکریم کے واسطے درست ہے

١٩٦١ ھ اَنَسٌ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ق لَہٗ حِیْنَ دَنَا
الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ بَدْرٍ م صحیح مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور
زمین کے برابر ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر میں مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اس واسطے کہ انکا

۱۹۶۲ قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ اوسکا عوض بہشت ہی **ق** ابن عباس قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ
وَيُرْوَى عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین
میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین **ف** حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون
نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل
۱۹۶۳ ہو چکا **ق** ابو هُرَيْرَةَ كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَيُرْوَى لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ
قَالَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِينَ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ ہمکو
زکوۃ حلال نہین جب حضرت نے امام حسن سے فرمایا جب اونھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے مونہہ مین رکھ لی **ف**
۱۹۶۴ حضرت امام حسن اوس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی **ق** جابر كُلْ فَإِنِّي
أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي يَعْنِي الثُّومَ الْمَطْبُوخَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا **ف** حضرت کے روبرو پکا ہوا لہسن آیا
اور اسمین لہسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اونسے بھی ہاتھ
کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہر چند حلال ہی مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی
۱۹۶۵ اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہی **ق** ابن عمر كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي يَعْنِي الضَّبَّ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری خوراک نہین
ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہر چند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک
سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا
۱۹۶۶ **ق** ابن عمر كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِي ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر
۱۹۶۷ ہم آگے کر چکے ہین **ق** ابن عمر كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَصْحَابِ
الْقُبُورِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی
جان کو قبر والے مردون مین گن رکھ **ف** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی
اور عبد اللہ بن عمر رضہ یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت مین
بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کرلے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین
یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کرکے زاد راہ کی
فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سراے جانکے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے

اور یہ جو فرمایا کہ آپکو مُردون مین شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہی اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہی
شعر چو آہنگ رفتن کند جان پاک ٭ چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک ٭ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہی الله ہمارے تئین آگاہ کرے اور
اسپر عمل نصیب کرے آمین ۱۹۶۸ **خ** ابو ایوب کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمہارے لیے اوسمین برکت ہوگی **ف** یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو
غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے زیادہ ہو نہ کم ۱۹۶۹ **ص** ابی سعید
لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردون کو لا الٰہ الا اللہ **ف**
یعنی مرنے کے وقت لا الٰہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سنکے کہے اور یون نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کہ شاید بد حواسی
انکار کر بیٹھے ۱۹۷۰ **ھ** ابو ہریرۃ لیاخذ کل رجل براس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان
قالہ غداۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ
کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا **ف** جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب
حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسیکے اونٹ کو بھگا دے
تو ہوشیاری کرنا چاہیے ۱۹۷۱ **ق** عایشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر قعد او یقول فلیقعد
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر
جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے **ف** انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مسجد مین رسّی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھام
لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہی ۱۹۷۲ **ھ** جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ
قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لے جو شخص کہ تم مین سے
چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا **ف** معلوم ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت مین حاضر ہونا درست ہی
۱۹۷۳ **ھ** ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم وایاکم
وھیشات الاسواق مسلم مین عبد الله بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے
قریب ہوا کرین پھر اونکے بعد وے لوگ ہوا کرین جو اون سے میل رکھتے ہون پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے
یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو **ف** عبد الله بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت
ہمارے مونڈھون کو ہلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت
یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو
تو اوسکو خبردار کرین اور علماء کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابو بکر صدیق رضہ کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر
کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا ۱۹۷۴ **ھ** ابو سعید لینبعث من کل رجلین احدھما والاجر
بینھما یعنی فی الجہاد **قالہ** لبنی لحیان حین بعث الیھم بعثا مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو دو آدمیون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا **ف** یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرین گے ثواب دونون کو برابر ملیگا

ق ١٩٧٥ عَائِشَةَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکر رضہ سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے **ف** حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اونسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سوا اپنی حیات مین ابوبکر صدیق رضہ کو دیا امین صاف اشارہ ہی خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا

خ ١٩٧٦ اِبْنِ عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ يَعْنِي اَبَا اِسْرَائِيْلَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے **ف** حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہی اسنے نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے

ھ ١٩٧٧ اِبْنِ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو بناوے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہی جسکا خدا نے حکم کیا ہی کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے **ف** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ مینے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رضہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے

ق ١٩٧٨ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون **ف** ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہی تب حضرت نے منبر بنوایا

ھ ١٩٧٩ عَائِشَةَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے **ف** گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عایشہ اوس وقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھا لیوے تو درست ہی حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی

خ ١٩٨٠ عَائِشَةَ مُرِيْ يَعْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ

الی الناس **قالہ** حین اشتد وجعه فی مرضه الذی مات فیه بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا **ف** حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا

۱۹۸۱ **ق** انس یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ **ف** یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین لوگ وحشت کرینگے

الباب العاشر

۱۹۸۲ یہ دسوان باب ہی اسکے اول مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہی **ھ** عمر لاخرجن الیهود والنصارٰی من جزیرة العرب حتی لا ادع فیها الا مسلما مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہان تک سوا مسلمان کے اوسمین کسیکو نہ چھوڑونگا **ف** عرب مبداء اسلام ہی تو حکمت یہی تھی کہ وہان سوا مسلمانون کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم رضی نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین کھدیا

۱۹۸۳ **ق** سهل بن سعد لاعطین الرایة غدا رجلا یفتح الله علی یدیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله یعنی علیا رضی الله عنه **قاله** یوم خیبر بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہی اور خدا اور رسول اوسکو چاہتے ہین یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف** جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو صحابہ چرچا کیا کیے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھین آئی ہین حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت صحت ہو گئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی رضی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

فضیلت علی مرتضی رضی

۱۹۸۴ **خ** ابو سعید بن المعلی لاعلمنك سورة هی اعظم السور فی القرآن **قاله** بخاری مین ابو سعید بن معلی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہی **ف** مراد سورہ فاتحہ ہی چنانچہ ساتوین باب مین مذکور ہو چکا

۱۹۸۵ **ھ** ابو هریرة لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر احب الی مما طلعت علیه الشمس مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہی جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہی

۱۹۸۶ **ھ** الزبیر لان یاخذ احدکم حبله ثم یاتی الجبل فیاتی بحزمة من حطب علی ظهره فیبیعها فیکف الله بها وجهه وفی روایة فیستغنی بثمنها خیر له من ان یسئل الناس اعطوه او منعوه مسلم مین زبیر رضی سے روایت

خ و سنہ ابوداود شکوٰۃ شریف لیکف

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب سے اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوین یا نہ دیوین **ف** یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ملے یا نہ ملے

1987 **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی

1988 **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَاَنْ يَّمْتَلِيَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِيَ شِعْرًا مسلم مین ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پونہچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہی اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے **ف** یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب ہونا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین ہین شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب و افترا پردازی کی درزش ہی اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہین لیکن جو مضمون کے

1989 **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین دس بیس محصول لینے سے **ف** باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا

1990 **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے **ف** عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رضی سے فرمایا جب اونکو جنگ خیبر مین علمدار کیا

1991 **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حقدارون کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے **ف** یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو یکطرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ملیگا کہ اگر سینگدار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگدار کو مار لیوے

1992 **ق** اَبُو سَعِيْدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود و نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پر چلوگے **ف** فی الحقیقۃ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہو گئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی

علی العموم ظاہر ہی یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو بھی ہرگز نہیں سوجھے **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان

1993

بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمہارے دلوں میں **ف** یعنی جماعت کی صف برابر ہونے کا یہ اثر ہی کہ آپس میں اختلاف پڑ جاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ

1994

عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ایماندار بندے کے توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہی جو چٹیل میدان ہلاکی کے مکان میں اترا اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین میں رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال میں جگا کہ اوسکی سواری جا چکی تھی سو اوسنے اوسکی تلاش کی یہاں تک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا ای دل پلٹ چل اوسی مکان میں جہاں میں تھا سو وہیں پڑ رہوں تا اینکہ مر جاؤں سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تاکہ مر جاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اوسکی سواری موجود ہی اور اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہی تو حق تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو اپنی سواری اور زاد راہ پا کر خوش ہو گیا **ف** یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں بندہ عذاب سے بچ جاتا ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ

1995

اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اوسنے کہاں سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے **ف** یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے لے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال ہی کہ جس طرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں گویا موت اور قیامت سے خبر نہیں **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي

1996

الْقَاتِلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ روایت ہی مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ نجانیگا قاتل کہ کس بات میں اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا **ف** یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب اور بیجہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہی دہلی اور لکھنؤ کے بانکوں میں صرف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہیں جو ناحق حلال کر ڈالتے ہیں **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بخاری میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

1997

فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد **ف** معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہی کہ اونکے ہلاک ہونے کے بعد تین سن تک مسلمانوں کا قیام رہیگا واللہ اعلم **ق**

١٩٩٨ سهل بن سعد لیدخلن الجنة من امتی سبعون الفا او سبع مائة الف الشك من ابی حازم متماسکون اخذ بعضهم بعضا لا یدخل اولهم حتی یدخل آخرهم وجوههم علی صورة القمر لیلة البدر بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ستر ہزار بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یون فرمایا کہ سات لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوے ایک دوسرے کو تھامے بھی اونکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے چہرے چودہوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے

١٩٩٩ ق ابن مسعود لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اهویت الیهم لاناولهم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہان تک کہ جب مین اونکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دون تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ اونھون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ مسلم حضرت کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو صدیق اکبر رض نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث مین مراد ہین

٢٠٠٠ خ انس لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبة ثم یدخلهم الله الجنة بفضل رحمته فیقال لهم الجهنمیون بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہون کے سبب سے جو لوگون سے ہو گئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اونکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یے لوگ جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر دے تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے

٢٠٠١ ه ابو هریرة لینتهین اقوام عن رفعهم ابصارهم عند الدعاء فی الصلوة الی السماء او لتخطفن ابصارهم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ستر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اونکی نظرین چھین لی جاوینگی ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالی مکان سے پاک ہی

٢٠٠٢ ه ابو هریرة لینتهین اقوام عن ودعهم الجمعات او لیختمن الله علی قلوبهم ثم لیکونن من الغافلین مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلون پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے غافلون مین ہو جاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہی بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین

٢٠٠٣ ه ابو هریرة لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنینهما مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور لبیک کہیگا عیسے بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہی مدینہ اور مکے کے درمیان

فصل فی انواع شتی

اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین

٢٠٠٤ ق ابو هریرة آیة المنافق

ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
۲۰۰۵ منافق کی تین نشانیاں ہیں کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو چوری کرے ق انس
ابن اخت القوم منهم بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم میں داخل ہے ف
۲۰۰۶ یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بھانجے کا وارث ہے ق ابن مسعودؓ اجل
انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قاله فی مرضه حین قال ابن مسعودؓ یا رسول الله انک
لتوعک وعکا شدیدا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں مجکو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے
کہ تم میں سے دو مردوں کو ہوتی ہے یہ حضرت نے اپنی بیماری میں فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ میں نہایت شدت
اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنی جتنی تکلیف دو مردوں کو ہوتی ہے اوتنی مجھے ہوتی ہے تعذیادہ بیقراری کا ہوا حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ
۲۰۰۷ سبب ہے کہ تا ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ ق ابو ہریرہؓ احد جبل یحبنا ونحبه بخاری اور
۲۰۰۸ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہیں ق عائشة
احیانا یاتینی مثل صلصلة الجرس وهو اشد علی فیفصم عنی وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل
لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قاله حین ساله الحارث بن هشام کیف یاتیک الوحی
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے پھر
موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد کر چکتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہے سو مجھسے کلام کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو کہ مجھسے کہتا
ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپکو وحی کس طرح آتی ہے ف بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت
۲۰۰۹ ہے کہ میں نے حضرت کو دیکھا اگر جاڑے کے جاڑے میں وحی آئے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا ھ ابن مسعودؓ اذنک علی ان
ترفع الحجاب وتستمع سوادی حتی انهاک قاله له مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت
میرے پاس آنیکی یہی ہے کہ تو پردہ اوٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجکو منع نکروں یہ حضرت نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا ف عبداللہ
بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر میں بے اجازت نہ آویں تب حضرت نے عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت
مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں ہرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جب میں تجکو منع کروں اوس وقت آنا درست نہیں
۲۰۱۰ حم ابو ایوب ارب ماله ق تعبد الله ولا تشرک به شیئا وتقیم الصلوة وتؤتی الزکوة وتصل الرحم
دع الناقة قاله لاعرابی اخذ بخطام ناقته فقال یا رسول الله دلنی علی عمل یدنینی من الجنة
ویباعدنی من النار صرف بخاری میں ابو ایوبؓ سے اتنی روایت ہے کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جو کیا اسکو ہوا ہے اور بخاری
اور مسلم دونوں میں متفق یوں روایت ہے کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوة دیوے اور لوگوں
کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے
جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے ف حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام ظاہر ہو چکے صریح باتوں میں
۲۰۱۱ دلیری کیوں پوچھتا ہے پھر فرمایا کہ توحید اور زکوة اور نماز اور برادر پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہے ه ابو ہریرةؓ

اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِي رِوَايَةِ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مینے یہ کلام نہین کہا لیکن خدا نے ایہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مینے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر **ف** اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑے ایمان لائے حضرت نے اونکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونھون نے حضرت کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اونکو بددعا دی

٢٠١٢ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی **ف** یعنی جس جانور کے نوکدار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوکدار دانت ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہی

٢٠١٣ **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهَا مسلم مین عبداللہ بن زمعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تلک اور کس واسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر مین اوسکو اپنے پاس سلاویگا **ف** یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہین کہ جسکو اپنے پاس لٹائے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہی

٢٠١٤ **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم مین عبداللہ بن زمعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسیگا آدمی جس چیز کو خود کرتا **ف** ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوسپر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسا درست نہین کہ بے ادبی ہی اور دوسرے کو شرمندگی

٢٠١٥ **ھ** اَبُوْ حُمَيْدٍ اِلسَّاعِدِيُّ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا **قَالَهُ** لَهُ حِيْنَ اَتَاهُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَّبَنٍ مسلم مین ابوحمید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تونے اوسکو کیون نہ ڈھک دیا اگرچہ اوسپر ایک آڑی لکڑی ہی رکھدیتا یہ حضرت نے ابوحمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا **ف** حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کھلا رکھنا نہ چاہیے تاکہ کوئی چیز اوسمین نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اوسپر لکڑی کو رکھدیوے

٢٠١٦ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے مونہہ اور ہاتھ پاؤن روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے **ف** یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہی سو قیامت مین روشن ہو جاویگا

٢٠١٧ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا **قَالَهُ** لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزادکردہ ہی

٢٠١٨ **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ **قَالَهُ** لِاَبِيْ بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی خدا کے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہی حضرت نے ابی بکر صدیق رضی سے فرمایا جب اپنے

حضرت عائشہ رض کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رض نے کہا کہ حضرت میں تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہی یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عائشہ رض کی روایت سے ہی کہ وہ حضرت سے نقل کرتی ہین **ف** ابی بکر صدیق رض نے حضرت عائشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین تو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہی اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہی

٢٠١٩ **ق** جابرؓ اَنۡتُمُ الۡیَوۡمَ خَیۡرُ اَهۡلِ الۡاَرۡضِ **قَالَهٗ** یَوۡمَ الۡحُدَیۡبِیَّةِ وَکَانُوۡا اَلۡفًا وَّاَرۡبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے **ف** اوس روز اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان مین کھڑے ہو جاوینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ پندرہ سو اصحاب تھے

٢٠٢٠ **ق** اَنَسٌ اَنۡتَ مَعَ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اونکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہی **ف** انس رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اوسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے لوی یعنی انس یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رض اور فاروق رض کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

٢٠٢١ **ق** اَلۡبَرَآءُ بۡنُ عَازِبٍ اَنۡتَ مِنِّیۡ وَاَنَا مِنۡكَ **قَالَهٗ** لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رض سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون **ف** یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی

٢٠٢٢ **ھ** اَنَسٌ اَنۡتِ هِیَهۡ لَقَدۡ کَبِرۡتِ لَا کَبِرَتۡ سِنُّكِ **قَالَهٗ** لِیَتِیۡمَةٍ کَانَتۡ عِنۡدَ اُمِّ سُلَیۡمٍ اُمِّ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی البتہ تو بڑی ہو گئی تو عمر دراز نہو جیو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی **ف** یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا بددعا دینا منظور نتھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہو چکا

٢٠٢٣ **ھ** اِبۡنُ مَسۡعُوۡدٍ اَوَّلُ مَا یُقۡضٰی بَیۡنَ النَّاسِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ فِی الدِّمَآءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہو کر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا

٢٠٢٤ **ق** اَبُوۡ سَعِیۡدٍ اَوَّهۡ عَیۡنُ الرِّبٰوا لَا تَفۡعَلۡ وَلٰکِنۡ اِذَآ اَرَدۡتَّ اَنۡ تَشۡتَرِیَ التَّمۡرَ فَبِعۡهُ بِبَیۡعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشۡتَرِ بِهٖ **قَالَهٗ** لِبِلَالٍ حِیۡنَ جَآءَهٗ بِتَمۡرٍ بَرۡنِیٍّ وَقَالَ کَانَ عِنۡدَنَا تَمۡرٌ رَدِیٌّ فَبِعۡتُ مِنۡهُ صَاعَیۡنِ بِصَاعٍ لِمَطۡعَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِیۡ رِوَایَةِ الۡبُخَارِیِّ اَوَّهۡ اَوَّهۡ مَرَّتَیۡنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ واویہ تو عین سود ہی ایسا نکیا کر و لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خریدا کرنا چاہے تو ناکارہ خرمون کو بیچ کے دوسری بیع سے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رض سے فرمایا جب وے حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی

کہتے ہین اور بلال نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مینے اونکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری
کی روایت مین یون ہے کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کر کے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہے
بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی یہ تدبیر ہے کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ بیاج
نہین سو واسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضایقہ نہین ھ نُبَیشَۃُ الھُذَلِی اَیَّامُ التَّشرِیقِ اَیَّامُ

۲۰۷۵

اَکلٍ وَّشُربٍ وَّذِکرِ اللّٰہِ مسلم مین نبیشہ رض سے روایت ہے کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الہی کے دن ہین ف عید قربانی
کے بعد تین دن کو یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال
مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین ق عایشۃ اَینَ اَنَا غَدًا اَینَ اَنَا غَدًا

۲۰۷۶

قَالَہٗ فِی مَرَضِہِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا
مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے
گھر رہتے تھے ولیکن حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہے اس کلام سے
بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین اپنی
باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی
ھ ابو قتادۃ بُؤسَ ابنَ سُمَیَّۃَ تَقتُلُکَ فِئَۃٌ بَاغِیَۃٌ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے

۲۰۷۷

تجکو بڑی سختی ہے تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی رض کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رض سے لڑائی
ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضی رض تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا ھ ابن مسعود بِحَسبِ المُؤمِنِ

۲۰۷۸

الکَذِبُ اَن یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو بات
سنے اوسکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہے کہ جو
خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہے بے تحقیق کسی بات
کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہے اور خوب چھانٹ پھٹک کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور
موضوع سے جدا کر دیا ہے حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو
نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نہ پاوے ق انس بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَد سَمِعتُ

۲۰۷۹

مَا قُلتَ وَاِنِّی اَرٰی اَن تَجعَلَہَا فِی الاَقرَبِینَ قَالَہٗ لِاَبِی طَلحَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے اور مینے سنا جو تونے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو
اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اتری کہ نیکو کاری حاصل کر سکوگے
جبتک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہے اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت
پیارا ہے جسکا بیرحا نام ہے اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اوسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اوسکو دیجیے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرت اکثر اوس مین تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہی کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے

۲۰۳۰ ھ جابر بلی فجدی نخلک فانک عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا قاله لخالة جابر وقد طلقت
فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین تم توڑ لے اپنے
خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ اپنے
خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے
باہر نکلنا درست ہی

۲۰۳۱ ھ عائشة بیت لا تمر فیه جیاع اهله مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر
مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا

۲۰۳۲ ھ جابر بین العبد وبین الکفر ترک الصلوة مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز
ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمدا نماز چھوڑی تو کفر مین اور اوسمین کچھ فاصلہ نرہا
کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اسحق اور عبد الله بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین لیکن واجب القتل
ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمدا ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی بہر صورت ترک نماز کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہی مسلمان کو لازم ہی
کہ اسکو آسان نسمجھے فرصت کو غنیمت جانے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو

بیان اختلاف مجتہدین بیچ تارک الصلوٰۃ کے

۲۰۳۳ ھ عبد الله بن مغفل بین کل اذانین صلوة بین کل اذانین
صلوة ثم قال فی الثالثة لمن شاء مسلم مین عبد الله بن مغفل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان
نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین

۲۰۳۴ ق عبد الله بن سلام
تلك الروضة روضة الاسلام وذلك العمود عمود الاسلام وتلك العروة العروة الوثقى وانت
علی الاسلام حتی تموت قاله له حین قص رؤیاه علیه بخاری او مسلم مین عبد الله بن سلام رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے
دم تک یہ حضرت نے عبد الله بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ
دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا

۲۰۳۵ ق البراء بن عازب تلك الملائكة
کانت تستمع لك ولو قرأت لاصبحت یراها الناس ما تستتر منهم قاله لاسید بن
حضیر حین قرأ سورة الکهف باللیل وعنده فرس مربوط بشطنین فتغشته سحابة
فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ینفر منها بخاری او مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے فرشتے
تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا
جب کہ وے سورہ کہف پڑھتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسپر ایک بدلی نے چھپالیا اور اوسمین چراغ روشن
تھے تو دمبدم بدلی قریب چلی آتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اسید حضیر کا دوکا

اونکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو جیل حضرت سے عرض کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوئے زمین سے کیونظر نہین آتے

۲۰۳۶ ھ عائشۃ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَ لَهَا حِينَ قَالَتْ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن لے بھاگتا ہی سو اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اوسمین او رسو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عائشہ رض سے کہا جب اونھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اون سے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن جھوٹھے اور نرے حقیقت ہین اون سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عائشہ نے پوچھا کہ حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اسکا کیا سبب ہی کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر سن آتے ہین اور اپنے پوچھنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملا کر لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہین اور اونکی اکثر جھوٹھی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے

۲۰۳۷ ھ ابن مسعود تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ قَالَهُ حِينَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوَى ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ تفرد بِهِ مُسْلِمٌ أَيْضًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسے کو بدجاننا تو محض ایمان ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی اپنے دلمین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہ رض سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ چند صحابہ نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جلکے کوئلا ہوجاون تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافر دین سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہی لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہی

۲۰۳۸ ھ رافع بن خدیج ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ م مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی حرام کار عورت کی حرام ہو اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہی ف امام شافعی کے نزدیک بموجب حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی اور خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہی کہ

[Margin note, handwritten:] کسی بزرگ نے ایک ... وسوسہ ... انشاء اللہ ... ہدایت

۲۰۳۹ نجاست سے خالی نہین خ انس حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يعني سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین داخل کر گئی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت
۲۰۴۰ مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہ بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ
الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ
الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے اونکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اونمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا
۲۰۴۱ پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہی ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہی ق ابن عمر
حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا ق لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہی تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین ف ایک شخص نے
اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوسنے انکار کی دونون آپسمین قسم کھا جھوٹھے کو بددعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دونون مین
ایک مقرر جھوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کر لیگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت
نے فرمایا تجکو اب وسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا اور بیت سے
۲۰۴۲ بعید ہی ق ابو ہریرہ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ
الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین
سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا
۲۰۴۳ ہ ابو ہریرہ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا
حقوق اسلام
مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وے حق کون ہین
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین نصیحت
چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جبکہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جا کر پوچھ
اور جب کہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ یا چھ مین
۲۰۴۴ منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرما دیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ خ ابو ہریرہ
حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَيُرْوٰى لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
حَقٌّ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق مسلمان پر یہ ہی
کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن

یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہی **ھ** جابرٌ حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا ۲۰۴۵
وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور اونکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی کا بھرن کرنے کے واسطے
اور محتاجون کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہی **ف** عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب
یا کوئین پر اونٹون کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَوْضِي مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهٗ اَبْيَضُ ۲۰۴۶
مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہی پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی
بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہی اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیے کبھی اوسکو پیاس نلگے
ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے **ھ** اُمُّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ۲۰۴۷
لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ
اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ام الدرداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول
ہی اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہی کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہی کہ آمین اور تجکو بھی اس
دعا کے برابر فائدہ ہی یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ ۲۰۴۸
فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِي رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى
اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَ عَلٰى اَهْلِكَ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین
خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے
اپنے گھر والون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب وہ مین ہی جو تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی **ف** جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال
کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہی فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل و عیال پہ ہر شخص خرچ کرتا ہی لیکن اگر اوسکو خدا کا
حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے **ھ** عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ ۲۰۴۹
فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا **قَالَهُ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ
قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَقِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان
ہی اوسکو خنزب کہتے ہین جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار تھوک تھتکار دے یہ حضرت نے
عثمان بن ابی العاص سے فرمایا جب کہ اونسے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میرے اور میری نماز اور قرات کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ
ڈالدیتا ہی **ف** یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا خنزب لقب ہی پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو
شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا ولہان لقب ہی **خ** عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ ۲۰۵۰
بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

اور تیرے حق میں دعا کرونگا ف حضرت عایشہ رضہ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ کے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۵۱ ق ابو ہریرۃ رأس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں جو اونٹ والے ہیں اور غریبی اور غمخوری بکری والوں میں ہے ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانوروں کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہیں اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہیں اسی واسطے پیغمبروں نے بکریوں کو چرایا

۲۰۵۲ ھ ابو ہریرۃ رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان ہو غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو البتہ خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر ۔ توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد مگر یہ بھی سمجھے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعضے پریشان و خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہے

مدح گمنامی و خاکساری

۲۰۵۳ خ سہل بن سعد رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا وموضع سوط احدکم من الجنۃ خیر من الدنیا وما علیہا والروحۃ یروحہا العبد فی سبیل اللہ او الغدوۃ خیر من الدنیا وما علیہا بخاری میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد میں اول روز یا آخر روز جنگ کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہو کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی

۲۰۵۴ ھ سلمان رباط یوم ولیلۃ خیر من صیام شہر وقیامہ وان مات جری علیہ عملہ الذی کان یعملہ واجری علیہ رزقہ وامن الفتان مسلم میں سلمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا

۲۰۵۵ ھ عایشۃ رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے نماز فجر سے کمتر ہے ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور بکمال رعایت کرتے تھے

۲۰۵۶ ھ المغیرۃ بن شعبۃ ساقی القوم آخرہم شربا مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہے پانی پینے میں ف یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اول اور سب مسلمانوں کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور سردار قوم کو لازم ہے کہ جسمیں اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانوں کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہے

۲۰۵۷ ق ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر بخاری اور مسلم میں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اوسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہے
ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہے اور نہیں تو کبیرہ گناہ ہے **ھ** انس سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ

۲۰۵۸

اَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ وَيُرْوٰى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ عَادَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمارپرسی کو تشریف لیگئے تھے پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی **ف** حضرت ایک مسلمان کی بیمارپرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہی اوسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی تجکو آخرت مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھپر کرلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین دنیا میں طاقت ہی نہ آخرت مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے سونہہ سے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہو گئی **خ** اُمِّ سَلَمَةَ

۲۰۵۹

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج اوترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگادے یعنی تاکہ تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت **ف** حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب میں معلوم ہوئے

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین **ف** سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو **خ** شَدَّادُ

۲۰۶۰

بْنُ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوا تیرے تو نے مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے مین تجسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہی اور اپنے گناہ کا تجسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے سو قرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سوا تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہی **ف** اَللّٰهُمَّ سے اِلَّا اَنْتَ تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب بگا اس عہدہ بشارت مین

۲۰۶۱

٢٠٦٢ داخل ہو اوس ماہ کو سینہ ۃ الستت ارکہتے ہین **ق** ابی بکرۃ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحجہ **ف** امام احمد اس حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یہ دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحق نے کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا ہی پورا ملتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہی واللہ اعلم

٢٠٦٣ **عمر** صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مع الا من عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہی سو اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز کا قصر سفر مین چاہیے **ف** سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہی تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو نمانے اور پوری پڑھے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین

٢٠٦٤ **ھ** زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوة الاوابین اوس وقت ہی جب کہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین **ف** یعنی چاشت کے وقت ریت گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین تو ہر طرف بھاگتے اور دھوپ کے ڈر سے سایہ ڈھونڈھتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوة الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوة الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوة الاوابین ہی اوابین عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہی

٢٠٦٥ **ھ** ابو ھریرۃ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے افضل ہی

٢٠٦٦ **خ** ابن عمر و ابو سعید صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ أَبِي سَعِيْدٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رض اور ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس ۲۵ حصے افضل ہی یہ ابو سعید کی روایت ہی اور عبداللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس ۲۷ درجے کا ذکر ہی

٢٠٦٧ **ق** ابو ھریرۃ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِي بَيْتِهٖ وَصَلَاتِهٖ فِي سُوْقِهٖ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہی یعنی پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب آدمی نے وضو کیا اچھی طرح پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سوا نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلیگا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اوسکی وجہ سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک اوسکو نماز روکے رہے یعنی جو مدت نماز کے انتظار مین گذریگی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جب تک اوس مکان مین بیٹھا رہیگا جسمین نماز پڑھی ہی فرشتے کہتے ہین الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر رحمت ہی جبتک ہو یہ دعا اوسپر [illegible] جب تک کہ مسجد مین کسیکو تکلیف نہ دے جب تک مسجد مین دنیا کی بات کرے یا بے وضو ہوئے **ف**

حاشیہ: از مصنف یعنی پس ازین ... الاوابین (٢٠٦٤)

حاشیہ: فضیلت ہی یعنی بیست و پنج یا بیست و هفت درجہ (٢٠٦٦)

حاشیہ: مالم یحدث فیہ در بعض روایات ١٢

ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے ستائیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہو تو ستائیس سے زیادہ تک بھی نوبت پہونچتی ہی پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور با ادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے مین یے امور حاصل نہین

٢٠٦٨ ق اِبْنُ عُمَرَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب تجھے فجر ہونے سے ڈر ہے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہی اور یہی حدیث انکی دلیل ہی

٢٠٦٩ ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَۃٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان کے کہونچے کے سبب سے ہی

٢٠٧٠ ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ ضِرْسُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے

٢٠٧١ ھ جَابِرٌ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنی مومن کو حرص نچاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے اگر وفور آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہی کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے

٢٠٧٢ ھ صُھَیْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَّلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ مسلم مین صہیب بن سنان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا سب کام اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوائے مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر سبب خدا کا مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نہ غم مین

٢٠٧٣ ھ جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ عَلٰی مَا تُوْمِـُٔوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ وَّاِنَّمَا یَکْفِیْ اَحَدَکُمْ اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَخِیْہِ مَنْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا ہی ویسے تم ہاتھ ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا

٢٠٧٤ ق اُمُّ قَیْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِّنْھَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین

ام قیس بنت محصن رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم کر لو
اس کوٹ کو اسواسطے کہ اسمین سات بیماری کی شفا ہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور
ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے **ف** عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا
اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون
کو نہین ذکر کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت
زیادہ کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے
بخار کو شفا دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین
لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم و خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور
۲۰۷۵ کھانسی اور دمہ اور غشی اور سردی خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ
وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اوسکو اچھا لگے
یا برا مگر اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری نچاہیے
۲۰۷۶ **ف** خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى
أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
۲۰۷۷ فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین وبا اور دجال نہ داخل ہو گا **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ
خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا
باپ ہی **ف** یعنی خزاعہ کی قوم عمر بن لحی کی اولاد ہین یے لوگ یمنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا
۲۰۷۸ حضرت نے اوسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمر بن لحی سے شروع ہوا **ه** اَبُو أَيُّوبَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ
أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین
صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی
۲۰۷۹ **ه** جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کہ دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی **ف** مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت
۲۰۸۰ سخت لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی **ه** اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي
عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ
وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ

منافع قسط یعنی کوٹ کے بعض اوپر مذکور ہوئے

قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا
يا رسول الله وما اسراعه في الارض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم
فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول
ما كانت ذرى واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله
فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شيء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها اخرجي
كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه
جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك اذ بعث الله
المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على اجنحة
الملكين اذا طأطأ رأسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه
الا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى بن
مريم قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك
اذ اوحى الله الى عيسى اني قد اخرجت عبادا لي لا يدان لاحد بقتالهم فحرز عبادي الى الطور
ويبعث الله ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم على بحيرة طبرية
فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر
وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون
بنشابهم الى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة ويحصر نبي الله عيسى واصحابه حتى يكون رأس
الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه فيرسل الله
عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى واصحابه
الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى و
اصحابه الى الله فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله
مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتي
ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل
حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس
واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هو كذلك اذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم
تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم وتبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج
الحمر فعليهم تقوم الساعة مسلم من نواس بن سمعان رضـ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر دجال کے سوا کے کا خوف
مجکو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا مجکو تمھارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگون میں موجود ہوا تو تمسے پہلے

مین اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاونگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال نوجوان گھنگرالے بالون والا ہی اوسکی آنکھ مین ٹینٹ ہی گویا کہ مین اوسکی شباہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورۂ کہف کے سر کی آیتین اوسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھائیگا بائین ای خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اوسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اونمین سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمہارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اوسی طرح اوس دن بھی تحمل کرکے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتاب روی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اوڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین خوب تن کر یعنی سوتے تازے ہوجاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نمانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے ہاتھون مین اونکے مالون مین کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران مین پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ ای زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس جمع ہوجاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے مار یگا سو اوسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہوجاتا ہی پھر اوسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسیٰ اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہونے تو جب عیسیٰ اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسیٰ اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگی سو وہ مرجاویگا اور اونکا دم پہونچیگا جہان تک اونکی نظر پہونچیگی پھر عیسیٰ دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسیٰ بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اونکے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسیٰ کو حکم کریگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہان تک کہ اوس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہی یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے سو خدا اونکے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور اوسکے اصحاب گھرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک مر جاوینگے

قصۂ دجال

ایک جان کا سامنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اونکی سڑاہند اور گندگی
سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالیٰ
یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اوٹھا لیجاوینگی اور اونکو پھینک دیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا
پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اون کا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو
مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اوس دن ایک انار کو ایک
گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایہ مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھار اونٹنی آدمیون
کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک ادرکی لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کریگی
سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح
کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** ایکدن حضرت نے
دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا آپ نے حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری
زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہی اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا
پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سر کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہی پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اوسکا حضرت عیسیٰ
کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مرجانا اور بعد چند کفار بدذات کے وقت مین
قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہی اور کون
ایمان پر ثابت رہتا ہی اہل ایمان کو لازم ہی کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال
کا نائب جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہی جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بے دین فاسق سے
ہو اوسکو استدراج کہتے ہین **ق** حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا ۲۰۸۱
الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایے مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات
بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہی **ف** یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھ قصور یا ناانصافی
ہو جاوے گی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاویگی **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَالثَّالِثُ ۲۰۸۲
لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی
جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا **ف** یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہی
اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہی منع وہی ہی جو بے حاجت ہو **ھ** اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ ۲۰۸۳
عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابو موسیٰ اور انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت
عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر **ف** ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا
نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہ رض نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

۲۰۸۴ حضرت نے بیان فرمائی ھ جابرؓ فکلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر ق لہ علی ثنیۃ المرار مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار
ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ
تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو

۲۰۸۵ بگاڑتی ہی ق ابو ہریرۃ فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنی سب بیماریون کی کلونجی دوا ہی باقی اسکی

۲۰۸۶ تفصیل ساتوین باب مین گذری ق ابو ہریرۃ فی کل کبد حری اجر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسیکا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین اوسکو
پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر

۲۰۸۷ ھ جابرؓ فیما سقت الانھار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو کھیت اونٹون پر پانی لادکر سینچا جاوے اوسمین بیسوان حصہ
زکوۃ ہی ف جسمین کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہی

۲۰۸۸ ھ جابرؓ قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے

۲۰۸۹ یہودیون پر اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انسؓ
قدر حوضی کما بین ایلۃ وصنعاء من الیمن وان فیہ من الاباریق کعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اوسمین آبخورے

۲۰۹۰ ہین آسمان کے تارون کے شمار برابر ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق ابو ہریرۃ قریش
والانصار وجہینۃ ومزینۃ واسلم واشجع وغفار موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین
اونکا کوئی مددگار نہین سوا خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے اونکی

۲۰۹۱ فضیلت بیان کی خ ابن عباس کانی بہ اسود افحج یقلعھا حجرا حجرا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ بھدّے کو دیکھتا ہون کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی

۲۰۹۲ کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا ھ عقبۃ بن عامر کفارۃ النذر کفارۃ الیمین مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس

۲۰۹۳ محتاجون کو دو وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عبد الرحمن بن
عوف کلاکما قتلہ یعنی اباجھل قالہ لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن عوفؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابو جہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ق

۲۰۹۴ ابو ہریرۃ کَلَّا وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ لَتَلْتَہِبُ عَلَیْہِ نَارًا اَخَذَہَا مِنَ الْغَنَائِمِ یَوْمَ خَیْبَرَ لَمْ تُصِبْہَا الْمَقَاسِمُ قَالَہٗ لِعَبْدٍ لَہٗ اِسْمُہٗ رِفَاعَۃُ وَیُقَالُ لَہٗ مِدْعَمٌ قُتِلَ بِوَادِی الْقُرٰی مَقْفَلَہٗ مِنْ خَیْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر کملی تو اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہی آگ سی اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پونہچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مر گیا اصحاب نے اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہی جب لوگون نے یہ سُنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہی یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجکو جلاتا ۵

۲۰۹۵ جابر بن سمرۃ کَمْ مِّنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّی وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُذَلَّلٍ فِی الْجَنَّۃِ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے یا جھک رہے ہین ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت مین ہی کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہی ف ایک یتیم اور ابو لبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابو لبابہ نے درخت نہ دیا ابو دحداح نے وہ درخت ابو لبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مر گئے حضرت نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہی

۲۰۹۶ خ ابو ذر کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَّقْتِہَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا فَاِنْ اَدْرَکْتَہَا مَعَہُمْ فَصَلِّ فَاِنَّہَا لَکَ نَافِلَۃٌ ق لہ بخاری مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جب تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مینے کہا اوس وقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھلیا کیجیو پھر اگر جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھلیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی

۲۰۹۷ ابن عمر او عبد اللہ بن عمرو کَیْفَ اَنْتَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُہُوْدُہُمْ وَاَمَانَاتُہُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا ہٰکَذَا وَشَبَّکَ اَصَابِعَہٗ قَالَ فَکَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْکِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰی خَاصَّتِکَ وَتَدَعُہُمْ وَعَوَامَّہُمْ بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہجاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اون مین پھوٹ پڑ جاویگی تو وے لوگ اس طرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھونکی انگلیان بھینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اوس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو لیجیو اور بری کو چھوڑیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑ نا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر

۲۰۹۸ خ — عُمَرُ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ **قَالَهُ** لِأَحَدِ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ مسلم مین عمر فاروق رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق نے اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا **ف** خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال آنکہ تمھارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم کیا تب عمر فاروق رضہ نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمھارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہود نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا فاروق نے کہا ای دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جاکر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہی

۲۰۹۹ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جب کہ اوسنے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مینے تم دونون جورو خاوند کو دودھ پلایا تھا **ف** جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مینے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیرخوارگی ثابت ہو جاتی ہی لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین تب اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی

۲۱۰۰ **ق** أَنَسٌ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ **قَالَهُ** يَوْمَ أُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین انس رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حال آنکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین ذکر کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی

۲۱۰۱ **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن و دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے **ف** یہ اسواسطے ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو

۲۱۰۲ **م** ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ أَلِلصَّلٰوةِ وَيُرْوَى لِمَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ وَيُرْوَى أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ **قَالَهُ** حِينَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کس واسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے **ف** پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہی کھانے کے واسطے واجب نہین ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی
لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہین ق ابن عباس لم یکن

٢١٠٣

لهم یومئذ حب ولو کان لهم لدعا لهم فیه یعنی لاهل مکة حین دعا لهم ابراهیم علیه السلام
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اوس زمانے مین اناج نتھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اونکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی دعا
کی اوس وقت وہان زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے ق عائشة لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی

٢١٠٤

اللیلة بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے
ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت
مین آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرت نے اونکے حق مین دعاے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین

٢١٠٥

ه ابو قتادة متی کان هذا مسیرک منی قاله لابی قتادة سحر لیلة التعریس حین دعمه
ثالثة مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو
فرمایا جب کہ اوسنے تیسری بار حضرت کو تھام لیا ف حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار
حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق مین یون

٢١٠٦

دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی ق ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد
غیر خزایا ولا ندامی قاله لوفد عبد القیس حین قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربیعة
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہووین نہ شرمندے
حضرت نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین ف
عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہی جب وے حضرت کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی ق

٢١٠٧

ابو قتادة الحارث بن ربعی مستریح ومستراح منه قالوا یا رسول الله ما المستریح والمستراح
منه فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منه العباد والبلاد
والشجر والدواب بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہی
یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہی جہان وہ مر گیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے
بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہی ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہی

٢١٠٨

ق ابو هریرة مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیء فلیتبع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اوتارے تو مان لینا چاہیے ف یعنی مالدار ہو کر

قرض ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض لا دے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے

۲۱۰۹ ھ جابر معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا واصحابہ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ یہ چرچا کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں کہ اونکے نرخروں سے نیچے نہیں اوترتا یعنی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہوجاتا ہے ف ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق رض نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ دین لائق قتل کے ہے لیکن بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جاتا ہے

۲۱۱۰ ھ سلمان بن عامر الضبی مع الغلام عقیقتہ فاھریقوا عنہ دما واماطوا عنہ الاذی مسلم میں سلمان بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہو تو اوسکے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۲۱۱۱ ھ کعب بن عجرۃ معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوۃ ثلث وثلثون تسبیحۃ وثلث وثلثون تحمیدۃ واربع وثلثون تکبیرۃ مسلم میں کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا وے الفاظ یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

۲۱۱۲ ھ المسور بن مخرمۃ معی من ترون واحب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا احدی الطائفتین اما المال واما السبی وقد کنت استانیت بکم وقال لوفد ھوازن حین جاؤہ مسلمین فسالوہ ان یرد الیھم اموالھم وسبیھم بخاری میں مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتوں سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور میں نے تمہاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہوکر آئے پھر اونھوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اونکی انتظاری کی کہ اگر مسلمان ہوویں تو اونکے مال اور آدمیوں کو پھیر دیویں جب اونکے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے اونکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہوکر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھوں نے مال چھوڑ اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اونکے جورو لڑکے پھیر دیے

۲۱۱۳ ھ ابن عمر مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا الا اللہ لا یعلم احد ما یکون فی غد الا اللہ ولا یعلم احد ما یکون فی الارحام وما تعلم نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت وما یدری احد متی یجیء المطر بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں اونکو کوئی نہیں جانتا سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینھ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین

المسیح

سوا خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے
پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت
قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی
کبھی موافق بھی پڑجاتا ہی اور ہرچند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر
مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اوسکے اعضا سب درست ہین
یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہو سکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین
۲۱۱۴ خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہی ھ ابو ہریرۃ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
لَوْ رَآنِي بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وے لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی
اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنائے دیدار مین اپنے اہل عیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا
۲۱۱۵ شعر حب احمد ہی سراپا ایمان * جان و مال اوسکی جھلک پر قربان * ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ماباپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے
ماباپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اوسکی ماکو گالی دیتا ہی
تو وہ اسکی ماکو گالی دیتا ہی ف یعنی جب کسیکے ماباپ کو گالی دیگا تو وہ بھی اوسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماباپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا
۲۱۱۶ ھ ابو ہریرۃ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ
كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ اَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ
مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى
يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِي خَيْرٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس
مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اوسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی
اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انھین
پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انھین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی
مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوا اسکے ف حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو
دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہو سکتی ہی
لیکن گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے
۲۱۱۷ اندر رہنا افضل ہی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی ق ابن عباس
مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ
الْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ

عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ كَتَبَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اوسپر سلام ہی جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجکو دو ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی ہونیکا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجہپر ہوگا اور ای کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھہ شریک ٹھہرا دین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے مونہہ موڑین تو اونسے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الہی کے مطیع ہین **ف** صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ ابوسفیان نے مجسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرتؐ سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرتؐ نے دحیہ کلبی کے ہاتھہ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اوس وقت مین آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو اپنے پیغمبر جانتا ہی کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہی مینے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو جانیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس شخص سے کچھہ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونیکا ڈر نہوتا تو مین حضرتؐ کے حال مین کچھہ جھوٹھہ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹھہ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہی مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا کوئی اور بات کو مین نملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسینے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دو بھاشیے سے کہا کہدے کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا اونکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی تو نے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھہ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھہ باندھیگا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

ذکر آنحضرتؐ بسوی ہرقل بادشاہ روم مذکور ہے اندر ان مفصلا

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہاکہ نہین سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہے کہ اوسکو ترقی ہوتی ہے یہان تک کہ کمال کو پہونچتا ہے اور مینے کہاکہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہے تو نے کہاکہ کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم سو یہی سنت ہے پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کو فتح نصیب ہوتے ہین اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہے تو نے کہاکہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہے پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہاکہ نہین سو اگر ایسا کسینے دعوی کیا ہوتا تو مین جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا پھر پادشاہ نے کہاکہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے مینے کہاکہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہے پادشاہ نے کہاکہ اگر یہ سب باتین سچی ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پونہچیگی پھر پادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم موجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابو سفیان نے کہاکہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہاکہ محمدؐ کا یہ رتبہ پونہچا کہ پادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہے سو جبسے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہاکہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اون سے کہاکہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر پادشاہ نے اونکو بلایا اور کہاکہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے پادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا پادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا ہجری چھٹے سال حضرت نے پادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب پادشاہون مین سے تین پادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا پادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا پادشاہ تیسرا عمان کا پادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے پادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے تم توحید الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیؑ کے بعد ہونے والا ہے میرا گمان یہ تھا کہ شاید وہ شام مین ہوگا اور اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے پادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بد دعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق رضؓ اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی پادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسےؑ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہے کہ عیسیؑ کے بعد فارقلیطا یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے نصرانی پادشاہون نے عیسےؑ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا پادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا اور کسی پادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہاکہ عیسیؑ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیؑ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور ناانصافی ہے ؎ حُذَيْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ لَا يَكُنْ يَدْرِيْ شَيْئًا مِّنْهُنَّ فَمَنْ

كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ يعني الفتن مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اون مین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی **ف** یعنی تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فسادون سے کون فساد مراد ہین بعضے کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجّال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۲۱۱۹ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ ... کی آگ ون سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہی ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہی بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہی ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **ف** یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہی پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

۲۱۲۰ **ق** أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ تختون پر یا جیسے پادشاہ تختون پر **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت میرے گھر مین سوکر ہنستے جاگے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر سوار ہوکر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اون غازیون مین شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اوترکے سواری سے گر پڑین اور مر گئین

۲۱۲۱ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ تر ہم شک کرنے کے لائق ہین جب کہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجکو دکھلا دے کہ تو مُردون کو کیونکر زندہ کرتا ہی خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا یقین کیون نہین و لیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہوجاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اوسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی زندگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا **ف** حضرت نے حضرت ابراہیم ؑ کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مُردہ جلانے مین شک تھی جبھی واسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجکو تو مُردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسفؑ کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروایا تہمت لگاکر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے کے ساتھ نکلے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نہ نکلے مین اتنا توقف نکلنے مین نکرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا

۲۱۲۲ ھ ابو ذر نورٌ انّی اراہ قالہ حین سالہ ہل رایت ربک مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہی مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا ف یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان

۲۱۲۳ خ ابو سعید ویح عمار یدعوہم الی الجنۃ ویدعونہ الی النار بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے ف جب علی مرتضی رض اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی

۲۱۲۴ ق ابو سعید ویحک ان الہجرۃ شانہا شدید فہل لک من ابل قال نعم قال فتعطی صدقتہا قال نعم قال فہل تمنح منہا قال نعم قال فتحلبہا یوم وردہا قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا قالہ لاعرابی سالہ عن الہجرۃ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہی یعنی محتاجون کو دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹاویگا یہ حضرت نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جب اوسنے ہجرت کا حال پوچھا ف قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی تکلیفین اوٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اوس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اوسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اولی کرتا ہوگا

۲۱۲۵ ق ابو بکرۃ ویحک قطعت عنق صاحبک ویحک قطعت عنق صاحبک مرارا بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہی کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب ہا

۲۱۲۶ ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد یعنی ابا بصیر بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی ماں کی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالے کر دین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دین چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح توڑا چاہتا ہی

۲۱۲۷ اور جنگ کرو آیا چاہتا ہی باقی قصہ ابو بصیر کا پچھلے باب مین گذرا ه جَابِرٌ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ مینے نہ انصاف کیا البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہو چکا

۲۱۲۸ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ اونھون نے وضو کیا اور اونکی ایڑیان خشک رہ گئین تھین یعنی وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نرہے پاؤن

۲۱۲۹ ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کونچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کونچین خشک رہینگے تو دوزخ مین جلینگے ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رہنا ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی اور دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین غلط ہی قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی

۲۱۳۰ ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم حضرت زینب بنت جحش رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہو چلے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مٹ جاوینگے اور حال آنکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہونے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاوینگے ف حضرت زینب سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب بادہ ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی

۲۱۳۱ ه أَبُو سَعِيدٍ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین سو دجال اوس مومن کو خوب زد و کوب کروا کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چیروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص یہی تو ہی پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اوسکو کسی کے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈالدیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ مین ہی اور حال آنکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی

۲۱۳۲ خ ابن مسعود هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ

الاعماض فان اخطأه هذا نهشه هذا وان اخطأه هذا نهشه هذا قاله حين خط
خطا مربعا وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا الى هذا الذي في الوسط بخاری میں
عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی
امید اور تمنا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں مصیبت اور آفات ہیں اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اوسنے کاٹا
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر
چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں اس طرح سے ف اس حدیث میں حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے
گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا
حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے ق

٢١٣٣ عائشة هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان مسجدنا
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیک تر اور پاک تر ہے
حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں لانے کے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے
اینٹیں لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمیں دنیا کی فلاح ہے اور اوسمیں آخرت کی

٢١٣٤ خ عائشة هذا ان شاء الله
المنزل قال حين بركت ناقته عند مواضع المسجد بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو
یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی
اور مدینے میں تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان میں تشریف رکھیں حضرت نے فرمایا مجھکو اسمیں اختیار نہیں
جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہیں یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہاں حضرت کی اب مسجد ہے وہیں اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا
گھر وہاں سے قریب تھا حضرت وہاں چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہیں گھر بنایا اور وہیں قبر مبارک ہوئی

٢١٣٥ خ ابن عباس هذا جبرئيل
اخذ براس فرسه وعليه اداة الحرب بخاری میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے اپنے گھوڑے
کا سر تھامے ہے اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہیں ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جب بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
باقی اسکا قصہ تیسرے باب میں گذرا

٢١٣٦ م العباس بن عبد المطلب هذا حين حمي الوطيس قاله يوم حنين
مسلم میں حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تو جنگ خوب گرم ہوا بہت گھمسان کی لڑائی
ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر
کفار کی شکست ہوئی

٢١٣٧ ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوها
له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية لكفار قريش دعوني آتيه يعني النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فلما اشرف عليه قال فلما اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال ايضا لهم دعوني آتيه
بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے اور یہ اوس قوم سے ہے جو قربانی کے جانور
کی تعظیم اور عزت کرتے ہیں سو قربانی کے اونٹوں کو اوسکے سامنے کر دو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجھکو جانے دو

تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پھر جب کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمودار ہوا حضرت نے
فرمایا یہ مکرز بن حفص ہے اور شریر بدذات مرد ہے اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے
پاس **ف** ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا قربانی کا اونٹ حضرت کے ساتھ تھے اصحاب احرام
باندھے تھے جب کہ قریب حدیبیہ کے مقام مین پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت ہمکو بہانے
سے ہلاک کرنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ
اوسکے روبرو کر وائے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یے لوگ تو کعبہ کی
زیارت ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان اونکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہوا

۲۱۳۸ **ق** مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ هٰذَا الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ
أَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے
نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے **ف** عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہے اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہے حضرت نے اسکے روزہ رکھنے اور نہ
رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت مؤکدہ نہین

۲۱۳۹ **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِي يَعْنِي بَنِي تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے **ف** جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو
قرابت ہے

۲۱۴۰ **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہے مین برابر ہے **ف** آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ
اور ہر انگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیون کی برابر ہے چھوٹی
ہون یا بڑی

۲۱۴۱ **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ يَعْنِي شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةً
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیون نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام مین
لاتے یعنی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی مردہ بکری **ف** حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مرے جانور کی کھال
صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہے موت سے کھال حرام نہین ہوتی

۲۱۴۲ **خ** أَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ أُمَّتِيْ وَيُرْوٰى هَلَكَةُ أُمَّتِيْ عَلٰى
يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی **ف**
صحیح بخاری مین روایت ہے کہ جس وقت مین حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وے لونڈے ہونگے
ابوہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی لے دون کہ فلانا اور فلانا **ف** یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون
کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا
ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے

۲۱۴۳ **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِي بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا

قابو نہ چلیگا ق ٢١٤٤ ابو ذر هُمُ الاخسرون ورب الكعبة فقلت يا رسول الله فداك ابي وامي من هم قال هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا يؤدي زكوتها الا جاءت يوم القيمة اعظم ما كانت واسمنه تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما نفدت اخراها عادت عليه اولاها حتى يقضى بين الناس بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہی رب کعبے کی تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماباپ قربان وے زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وے زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گائے اور بکری کا مالک اونکی زکوة نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہوکر آوینگے اوسکو بھینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے اپنے تلیون اور کھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کو بیچارہ وہ ذکر ینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا ف ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین زکوة دیوین نہ محتاجون کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی صح ٢١٤٥ ابو هريرة هما من طعام الجن وانه اتاني وفد جن نصيبين ونعم الجن فسألوني الزاد فدعوت الله لهم الا يمروا بعظم ولا بروثة الا وجدوا عليها طعاما قاله له حين قال له ائتني بعظم ولا روثة فقال ما بال العظم والروثة بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یے دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہی اور اسکا حال یون ہی کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین اونھون نے مجھسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہوکر نکلین اوسپر اپنی خوراک پاوین حضرت نے ابو ہریرہ رضی سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابو ہریرہ رضی نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہی ف ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا تاکہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اونکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی اوسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہو جاتی ہی اوسکو اونکے جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا ھ ٢١٤٦ ابو عبيدة بن الجراح هو رزق اخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا قال ابو عبيدة فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منه فاكل قاله في حوت ميتة رماه البحر قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب حقق الله بسلطان آماله وصدق ببرهانه اقواله اخذت مضجعي ليلة الاحد الحادية عشرة من شهر الربيع الاول سنة اثنين وعشرين وستمائة وقلت اللهم ارني الليلة نبيك محمدا صلى الله عليه وآله وسلم في المنام فانك تعلم اشتياقي اليه فرايت بعد هجعة من الليل كاني والنبي صلى الله عليه وآله وسلم في مشربة ونفر من اصحابي اسفل منا عند درج المشربة فقلت يا رسول الله ما تقول في حوت ميتة رماه البحر احلال هو فقال وهو يتبسم الي نعم فقلت وانا اشير

اِلیٰ مَن بِاَسفَلِ الدَّرَجِ فَقُل لِاَصحَابِی فَاِنَّھُم لَا یُصَدِّقُونَنِی فَقَالَ لَقَد شَتَمتَنِی وَعَابُونِی فَقُلتُ کَیفَ
یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَقَالَ کَلَامًا لَیسَ یَحضُرُنِی لَفظُہٗ وَاِنَّمَا مَعنَاہُ عَرَضتَ قَولِی عَلیٰ مَن لَا یَقبَلُہٗ ثُمَّ اَقبَلَ
عَلَیھِم یَلُومُھُم وَیَعِظُھُم فَقُلتُ صَبِیحَۃَ تِلکَ اللَّیلَۃِ وَاَنَا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن اَن اَعرِضَ حَدِیثَہٗ بَعدَ لَیلَتِی
ھٰذِہٖ اِلَّا عَلَی الَّذِینَ یُحَکِّمُونَہٗ فِیمَا شَجَرَ بَینَھُم ثُمَّ لَا یَجِدُونَ فِی اَنفُسِھِم حَرَجًا مِمَّا قَضیٰ وَیُسَلِّمُونَ
تَسلِیمًا مسلم مین ابو عبیدہ بن جراح رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اوسکے
گوشت سے کچھ باقی ہی تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق مین
فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا
کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ایسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار
گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہان رہے
اور کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مرجاوے اور پانی پر اتر آوے
تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہی **ف** حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امیدون کو اپنی قدرت سے بر لاوے
اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارہوین تاریخ سن چھسو بائیس ۶۲۲
ہجری مین اور مینے کہا کہ الٰہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دکھلاوے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہی
تو رات کو ایک نیند کے بعد مینے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس
موجود ہین تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہی تو حضرت نے مسکرا کے
فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مینے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہین جانتے
تو حضرت نے فرمایا کہ تونے مجکو گالی دی اور اون لوگون نے مجکو عیب لگایا تو مینے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت نے کچھ کلام کہا کہ اوسکی
لفظین مجکو یاد نہین رہین لیکن اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ تونے میری حدیث اون لوگون سے بیان کی جو اوسکو نہین قبول کرتے یعنی نا اہلون کے روبرو
حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہی گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مینے
اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اونھین لوگون سے کہونگا کہ جو اپنے
اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اوداسی نہین پاتے اور اپنا
کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہی اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث
نا اہلون کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہی مشتاق بندے سے کہے نا اہل کے روبرو ضائع نکرے **ق** اَلعَبَّاسُ بنُ عَبدِ المُطَّلِبِ ھُوَ فِی ضَحضَاحٍ ۲۱۴۷
مِنَ النَّارِ وَلَولَا اَنَا لَکَانَ فِی الدَّرکِ الاَسفَلِ مِنَ النَّارِ یَعنِی اَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو
پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اونپر کم تر ہلکا عذاب ہوا **ق** اَنَسٌ ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا ھَدِیَّۃٌ ۲۱۴۸
یعنی لَحمًا تُصُدِّقَ بِہٖ عَلیٰ بَرِیرَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے

تحفہ ہی یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا **ف** بریرہ حضرت عائشہؓ کی خادمہ تھی اوسکو زکوٰۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوٰۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوس نے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہی

۲۱۴۹ **ھ** حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا رخصت ہی خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہین حضرت نے حمزہ سے کہا جب اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہی روزہ رکھنے مین **ف** یعنی تخفیف و آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر مین اجازت دی ہی یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہی

۲۱۵۰ **ھ** أَبُو مُوسٰى هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَّجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِي سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہی **ف** بہت احادیث مین ثابت ہی کہ جمعے مین ایک ایسی ساعت ہی کہ اوسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی لیکن اسمین اختلاف ہی کہ وہ ساعت کون ہی سو دو قول اون مین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت اوس وقت سے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہی دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہی جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبداللہ بن سلامؓ سے اس مضمون کی حدیث منقول ہی اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہی چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح مین ہی جو دہی جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے

۲۱۵۱ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأٰى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْقَبْضُ أَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ پر ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اوسکے دادا ہی یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہی بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ مین سے کچھ نہین کم کیا اور حال آنکہ یہ فیض اوس وقت سے ہی کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہی یا یون فرمایا کہ فیض ہی کسیکو اوٹھاتا ہی اور کسیکو جھکاتا ہی **ف** یعنی کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین

۲۱۵۲ **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ يَمِينُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ وَفِي رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ تیری قسم وہی معتبر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ

فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَّبِّهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ

گیارھوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہی قدسی حدیث اوسکو کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین یہ فرق ہی کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

۲۱۵۳ بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہی حـ انس اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا چھوٹ جانا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا

۲۱۵۴ حـ ابو هريرة اِذَا أَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اوسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی

۲۱۵۵ حـ ابو هريرة اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ أَسْرَعَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاو برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاو برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کردیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہی جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی

۲۱۵۶ حـ ابو هريرة اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس کام کو کیا تو ایک ہی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہی کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھاوے اور بدی ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اوسکا کرنا بے تردد خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سواے خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسینے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی

فی ذکر رحمت
رحمت الٰہی
بر بندگان

۲۱۵۷ ق ابو هريرة اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے یہ تیار کیا ہی اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین مین کہ اونکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۲۱۵۸ ھ ابوهريرة انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملا اشرك فيه معي غيري تركته وشركه مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھہ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل دکھلانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اوسمین کچھہ بھی لگاؤ نہو

۲۱۵۹ ق ابوهريرة انا عند ظن عبدي بي وانا مع عبدي اذا ذكرني بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھہ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھہ ہوتا ہون جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکی اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسوسہ ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا

۲۱۶۰ ق ابوهريرة ان الصوم لي وانا اجزي به بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادات مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود داری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوکھ پیاس نہین جسکو روکین

۲۱۶۱ ھ انس ان امتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہان تک نوبت پونہچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہوا اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب ٭ حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

۲۱۶۲ ھ ابوهريرة ان للصائم فرحتين اذا افطر فرح واذا لقي الله فرح مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے روزہ کھولا خوش ہو گیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا

۲۱۶۳ خ ابوذر اني حرمت الظلم على نفسي وعلى عبادي الا فلا تظالموا بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند کرتا ہی

۲۱۶۴ ھ ابوهريرة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي مسلم مین ابوہریرہ رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایہ مین رکھونگا اپنے سایہ مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایہ کے سوا **ف** یعنی جو آپسمین بسبب محبت رکھتے ہین اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی یا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایہ مین ہونگے

٢١٦٥ **ھ** ابو ھریرۃ ثلثة انا خصمھم یوم القیمة رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنه ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منه ولم یعطه اجره بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہوجاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکی مزدوری نہ دی **ف** خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر

٢١٦٦ **ھ** ابو ھریرۃ قسمت الصلوة بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھا اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے **ف** پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورہ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی

٢١٦٧ **ھ** ابو ھریرۃ کذبنی ابن ادم ولم یکن له ذلک وشتمنی ولم یکن له ذلک فاما تکذیبه ایای فقوله لن یعیدنی کما بدأنی ولیس اول الخلق باھون علی من اعادته واما شتمه ایای فقوله اتخذ الله ولدا وانا الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجکو بنایا اور حال انکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہوا اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال انکہ مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مُردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاریٰ کہتے ہین عیسیٰ خدا کا بیٹا ہی اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے

٢١٦٨ **ھ** عیاض بن حمار کل مال نحلته عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلھم وانھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم وحرمت علیھم ما احللت لھم وامرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل به سلطانا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین

نہ جھکے اور البتہ اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو مینے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نے
اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اوتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار اسکو
نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم آلہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ
بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر
نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ رض کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین
یہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین **حہ** اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِّي وَيُرْوَى لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ أَنَا

۲۱۶۹

خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہین یون کہنا کہ مین یونس
بن متی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جانکر اپنے تئین بہتر کہے
تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہوسکتا **حہ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَا أَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ إِلَّا

۲۱۷۰

أَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی
مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر ہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے
سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہی اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے
خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا زَالَ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ

۲۱۷۱

الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ
لَأُعِيْذَنَّهُ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہی
یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہی اور اوسکی آنکھ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور
اوسکا ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانؤن ہوجاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر
مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنافی اللہ اور بقاباللہ
کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پانؤن کا حافظ
ہوجاتا ہی گناہون سے اونکو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھ اور پانؤن سے بھی
زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت آلہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور وابستگی نہین رہتی
اور بجز رضائے آلہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہوسکتا آنکھ کان
ہاتھ پانؤن مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہین یعنے اوسکی مرضی نکسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث
مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب آلہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو
اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض و نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر
ہین تو مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور
رکھتا ہی جب چند مدت بکمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب آلہی ہوکر

اوسکا یہ حال ہو جاتا ہی کہ شعر ہمہ کو شیم تا چہ فرمائی ٭ ہمہ بشنیم تا نظر آئی ٭ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا محو و کمال بدون کشف و الہام کے نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا غلط گمان ہی اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہی جو لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین

۲۱۷۲ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوائے ایماندار میرے بندہ کا کوئی بدلا نہین جب کہ مین نے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا اوستاد مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا

۲۱۷۳ خ اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَهَانَ لِيْ وَلِيًّا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهٗ عَلَيْهِ بخاری مین انس اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین اوسکے ملول ہونیکو مکروہ جانتا ہون اور حال آنکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ کو کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وے ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونے کا مشتاق ہی اوسکو لازم ہی کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے بتلائے کو دو دو پہر پڑھین

۲۱۷۴ م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مین نے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا ف جسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسپر اوسنے قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسیکا کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین ہی اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے

۲۱۷۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہو جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ

٢١٧٦ مشابہت کرتے ہین حال انکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہی ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین
بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع
٢١٧٧ بیجا کامون مین مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ مین یا لہو کے مقام مین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ
يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ
اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ لَوَجَدْتَ
ذٰلِكَ عِنْدِيْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو
نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق
سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین
کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے مینے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو
نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین
کہ فلانے میرے بندے نے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس
پاتا ای آدم کے بیٹے تجسے مینے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی
خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا مان جان کہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ف
اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال انکہ وہ مقدس ذات
٢١٧٨ سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین ادای حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ھ اَبُوْ ذَرٍّ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ
اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ
يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا
نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ
مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ
وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ
صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ

اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ ۔ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو بتاؤن ای میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو رات دن اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پونہچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی مجکو فائدہ نہین پونہچا سکتے کہ مجکو کچھ فائدہ پونہچاؤ ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک سب سے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو بھی ایسا دینا اوس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا تمھارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا مین راہ پائی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اسپر میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطاے بے حساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّي اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے نہ مار ڈالونگا اور اونکے سواے اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ پیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کر ان کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھہر چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب کے سب مر جاوین نہ ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان و ہلاکو

۲۱۷۹

وقت مین لاکھون بلکہ کروڑون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہو گئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا
اختلاف اور شر و فساد اور غارتگری اور قتل موقوف نہو گا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہی

اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِیْ جَوَامِعِ الْاَدْعِیَةِ

بارہوین باب مین حضرت کی وہ دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے
کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر
گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے

٢١٨٠ ق عَائِشَةَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا كَانَ اِذَا اشْتَكٰی اِنْسَانٌ مَسَحَهُ
بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا ای آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی
ہی صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ
سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب سے سقما تک فرماتے

٢١٨١ خ اَنَسٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَهٗ عِنْدَ
اِسْلَامِ غُلَامٍ یَهُوْدِیٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَكَانَ یَخْدِمُهٗ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے
اوسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے پر فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا

ف ایک
یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اوسنے
اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا حضرت نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر
سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو

٢١٨٢ خ اَبِیْ اُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا
كَانَ یَقُوْلُهٗ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهٗ بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا
شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھہ حاجت نرہے ای ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت دعا کرتے تھے جب اونکا دسترخوان
اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی

٢١٨٣ ھ اِبْنِ عُمَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ
وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ اَیْضًا وَزَادَ الْحَوْرَ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو
قابو نہین کر سکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین
اور وہ کام چاہتے ہین جس مین تو راضی ہو جاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی
سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے

اور مال اور گھر بار کی بری الٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ

۲۱۸۴ ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بد دعا سے **ف** یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے **ق** ابن عمرؓ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اور حضرت سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہیں ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے **ف** اسمیں اشارہ جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے

(حاشیہ: دعائے وقت رجوع از سفر)

۲۱۸۵ **ق** انسؓ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرَ دُعَائِهِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیک بخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد بدبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے

۲۱۸۶ **ھ** ابو ہریرہؓ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقویٰ ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی

۲۱۸۷ **خ** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو انھیں میں کر دے **ف** انصار نے کہا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست

۲۱۸۸ **ق** انسؓ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے **ف** حضرت ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشائش رزق یا باطنی فیض ہے

۲۱۸۹ **ق** ابو ہریرہؓ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر **ف** یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشائش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اوسی کتاب میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی کتاب میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دو نوبت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا **خ**

٢١٩٠ ابن عباس اللّٰهم اجعل في قلبي نورًا وفي سمعي نورًا وفي بصري نورًا وعن يميني نورًا وعن شمالي نورًا وامامي نورًا وخلفي نورًا وفوقي نورًا وتحتي نورًا واجعلني نورًا بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے مجکو حق گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے

٢١٩١ عائشة اللّٰهم ارحم عبادًا يعني عباد بن بشر **قاله** حين تهجد في بيت عائشة فسمع صوته فصلى في المسجد بخاری مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عبّاد پر رحم کر یعنی عبّاد بن بشر پر حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت نے حضرت عایشہ رض کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی **ف** اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی

٢١٩٢ **ق** البراء بن عازب اللّٰهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجات ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجا ولا منجا منك الا اليك اللّٰهم امنت بكتابك الذي انزلت ونبيك الذي ارسلت بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اوتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا **ف** حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

٢١٩٣ **م** سعد بن ابي وقاص اللّٰهم اشف سعدًا اللّٰهم اشف سعدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے **ف** سعد نہایت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لیگئے تب دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی

٢١٩٤ **م** ابو هريرة اللّٰهم اصلح لي ديني الذي هو عصمة امري واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي اخرتي التي فيها معادي واجعل الحيوة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

٢١٩٥ **م** المقداد اللّٰهم اطعم من اطعمني واسق من سقاني مسلم مین مقداد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے **ف** جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

٢١٩٦ **ق** ابن مسعود اللّٰهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تا کہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی ھ علیؓ و عائشۃؓ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ٢١٩٧
وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ مسلم مین
علی مرتضیٰؓ و حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آلہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے
سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہی جیسے تو نے اپنی ذات کی
خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک رات مینے حضرت کو بستر پر نپایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ
حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین دعا کرتے تھے ھ ابن عباسؓ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ ٢١٩٨
تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی
مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہی
جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے ق انسؓ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا فالہ فی ٢١٩٩
الاستسقاء بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی ہماری فریاد سن ہمپر مینہہ کو برسا آلہی ہمپر مینہہ کو برسا آلہی
ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا
اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور مرگئے اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر
کہین بدلی کا نشان نتھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگتا تار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا
حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہین بند ہوگئین دعا کیجیے
کہ خدا مینہہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یون دعا کی کہ آلہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہمپر اب نہ برسے آلہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون
مین اور جنگل کے درختون مین مینہہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا

معجزہ پانی برسنے کا بدعای حضرت صلعم

ھ امّ سلمۃؓ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ ٢٢٠٠
وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
آلہی بخشدے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اونکا حافظ اور نگہبان
رہ اور بخشدے ہمکو اور اوسکو اے رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمین روشنی کردے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے
خاوند تھے جب وہ مرگئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی ھ عائشۃؓ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین ٢٢٠١
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی بقیع الغرقد والے مردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہی
اس دعا مین بشارت ہی مغفرت کی اونکو جو مدینے مین مرا اور وہان گڑے ق ابی موسیٰؓ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰھُمَّ ٢٢٠٢
اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آلہی بخشدے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہی آلہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا کر ابو موسیٰ
نے کہا مینے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی عبداللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام مین

داخل کر **ف** ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھہ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اوسی
زخم سے وہ مر گئے مینے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین پس حضرت نے
یہ دعا کی پھر ابو موسی نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسی ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی **ق** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ ۲۲۰۳
وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر
انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۲۲۰۴
وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون
کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ
اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے
فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر **ف** حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھہ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھہ قربانی نتھی جب حضرت
مکے مین پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھہ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈائے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھکے
حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھہ قربانی نتھی اونمین سے بعضون نے تو موجب حکم کے اپنے سر منڈوائے
اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈاوین حضرت کو یہ بات پسند آئی کہ انھون نے
حکم بجا لانے مین تامل کیا اسواسطے تین بار سر منڈانے والون کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخر شکو تیسری بار رحمت نے جوش کیا
کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہی **ه** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ ۲۲۰۵
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا
خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوسپر رحم کر
اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے پیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو
دھو پانی سے اور برف اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو
میل سے چھانٹتا ہی اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور عوض دے اوسکے گھر والون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر
اور ڈال دے اوسکو بہشت مین اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی
ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجاے
اس میت کے ہوتا **ق** اَبُو مُوْسٰى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۲۲۰۶
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخشدے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو سبب اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اور جس چیز کو جسکو تو

تجھے زیادہ تر واقف ہے اونکو بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک کو اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے **ف** ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ ہو اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا

۲۲۰۷ اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہ ہوا اقرار کیا کرے **ھ** ابو ہریرۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ اگلا

۲۲۰۸ خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا **ف** مصابیح مین انس سے روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدہ مین پڑھتے تھے **ق** عائشۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى دعائه عند وفاته بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجکو بلند رتبہ رفیقون مین حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی **ف**

۲۲۰۹ رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے مراد خدا ہے **ق** اُمُّ سُلَیْمٍ بنت مِلْحَان اَللّٰھُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ دعائه لانس بن مالك بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد مین اور اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک کے واسطے دعا کی **ف** انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی ما یعنی ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت مین دیا اسمین صحیح مین روایت ہے کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت مین یون ہے کہ حضرت اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہے معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس لڑکے اونکے

۲۲۱۰ پیدا ہوئے اور بصرے مین اونکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین **ق** عائشۃ اَللّٰھُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مرض الموت مین غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوسوقت مینے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا

۲۲۱۱ اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا **ھ** عائشۃ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہے اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے اے جلال اور بڑائی والے **ف** صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو اسکی حضرت سے صحیح روایت مین کہین اصل نہین

۲۲۱۲ **ھ** علی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كَانَ يَقُوْلُهٗ

بعد قوله وجهت وجهي واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي
وبصري ومخي وعظمي وعصبي فاذا رفع رأسه قال ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض
وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك
اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله احسن الخالقين ثم
يكون من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت مسلم
علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا تیرے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں مینے زیادتی کی
اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو بخش میرے سب گناہوں کو بخشنے نہیں بخشتا گناہوں کو سوا تیرے اور ہدایت کر مجھکو بہتر خوؤں میں ہدایت کرتا
بہتر خوؤں کو سوا تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوؤں کو نہیں ہٹاتا بری خوؤں کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت میں حاضر ہوں اور نیکی بالکل
تیرے ہاتھوں میں ہے اور بدی تیری طرف نہیں میں تجھسے قائم ہوں اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہوں تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچا تجھسے
مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللهم سے اتوب الیک تک اور جب حضرت
رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللهم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں
تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو
ربنا سے من شيء بعد تک پڑھتے تھے یعنی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان و زمین کے اندر ہے اوسکے
برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش میں ہے اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللهم سے احسن الخالقين تک پڑھتے تھے
یعنی الٰہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے بہتر پھر نماز میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحيات
اور سلام پھیرنے کے درمیان اللهم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مینے چھپایا اور
جو مینے کھولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے
نہیں سوا تیرے کوئی بندگی کے لائق نہیں ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہیں یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ
ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہے لیکن بندگی کا ادب یہ ہے کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا میں یا خالق الشر یا خالق الكلب
والخنزير نہیں لاتے اور حال انکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب میں یہ دعائیں نفل نماز میں کرے نہ فرض میں ۵ ر ابن عمر اللهم انت ۲۲۱۳
خلقت نفسي وانت توفاها لك مماتها ومحياها ان احييتها فاحفظها وان امتها فاغفر لها اللهم
اسالك العافية امر به رجلا ان يقوله اذا اخذ مضجعه مسلم عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے
میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان میں رکھ
اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی میں تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو
پڑھا کرے ق ابو هريرة اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة ۲۲۱۴

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوئے زیردست مسلمانون کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اون پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا **ف** مکے مین چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب مین قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اونپر بد دعا کی

۲۲۱۵ **ھ** عمرؓ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی الٰہی کہان ہی وہ فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین مین تیری بندگی نہوگی **ف** جنگ بدر مین حضرت نے دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافرون کا لشکر ہی اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہی تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگون کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر مین اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہوگئے تو پھر کون صورت ہی خالص عبادت ہونیکی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہین دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت بے نیازی اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہی جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہی بندگی اسی کا نام ہی کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے

۲۲۱۶ اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیسامانی سے نڈرین اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہی **خ** ابن عباسؓ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ **قَالَهٗ** يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ **قَالَهٗ** يَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول و قرار تجھکو یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین مین پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی **ف** مصابیح مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ جنگ بدر کے دن خیمے مین یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابو بکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہی آپنے بڑے سر کی التجا اپنے رب کی کی تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہی اور پیٹھ پھیرتا ہی چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت **م**

۲۲۱۷ عائشہؓ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے گناہون کی طہارت اور ثواب کر دیجیو **ف** یعنی شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اوسکے حق مین اثر نکرے بلکہ بد دعا عین دعاے خیر ہو جاوے

۲۲۱۸ اس دعا مین کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی **ھ** انسؓ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی البتہ وے انصار میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وے

میرے نزدیک اون آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا **خ** ابن عمر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ **قالہ** مَرَّتَیْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ مِنْ بَنِیْ جُذَیْمَۃَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی جذیمہ سے پلٹے **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم پر بھیجا اونکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوے ہم بے دین ہوے یعنی مسلمان ہوے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب نہ بوجھے اونکو مارا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین **شعر** مادر ون ابنگریم و حال را * نی برون ابنگریم و قال را * اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہی کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل کرو سو اونھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوے واللہ اعلم **ق** ابو ہریرۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ یَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو بھی چاہ جو اوسکو چاہے **ف** حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی **خ** اسامۃ بن زید اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَیُرْوٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا فَارْحَمْھُمَا یَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بخاری مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن و حسین کو چاہتا ہون تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین آیا کہ الٰہی مین ہر دو نون پر رحم کرتا ہون تو بھی ان پر رحم کر **ف** ان دونون حدیثون مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ حضرت نے اونکی محبت اور اونکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہی **م** عایشۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اوسکے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے بھیجی گئی ہی اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی **م** ابن مسعود اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون **ف** عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا **خ** سعد بن ابی وقاص اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ

۲۲۱۹ ۲۲۲۰ ۲۲۲۱ ۲۲۲۲ ۲۲۲۳ ۲۲۲۴

حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بُری اور نکمّی زیست سے اور پناہ مانگتا ہوں دجّال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے **ف** نکمّی عمر یعنی پیری ہے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوسوقت آدمی کے ہاتھ پانوں کچھ میں نہیں رہتے نہیں عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہے

۲۲۲۵ **ق** انس اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **كان يقوله** اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بھوت اور بھوتنیوں کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے میں داخل ہوتے فرماتے **ف** پاخانے میں خدا کا نام مذکور نہیں ہوتا اسواسطے شیطان وہاں رہتے ہیں اس سبب سے حضرت نے یہ دعا کی

دعائی وقت دخل بیت الخلا

۲۲۲۶ **ق** ابو سعید انس اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید اور انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے غلبے سے **ف** مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو

۲۲۲۷ **ه** ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے

۲۲۲۸ **ه** عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجّال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور ڈانڈ سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا

ه عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو میں نے کیا اور بدی سے اوسکی جو میں نے نہیں کیا

اسی باب کی حدیث ۲۲۱۱ ۲۲۱۹ ۲۲۲۳ میں بھی یہ مضمون ہے

۲۲۲۹ **ه** انس اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اوس دل سے جو تیرے حضور میں نہ جھکے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہ ہو اور اوس جی سے جسکو آسودگی نہ ہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نہ کرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جسکی شرع میں اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت میں کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہے جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب میں ہے صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں اور دنیا اور آخرت دونوں کا فائدہ شریعت کے علوم میں اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت میں زیادہ دخل پیدا کرنا

۲۲۳۰ **ه** عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے **ف** مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور

حدیث ۱۹۰ ۱۰۰۳

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا اور اونکے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب میں حرام کاموں
کو اختیار کرنا

۲۲۳۱

ق ابوبکرؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہوں کو نہیں بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھ پر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے ف صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلائیے جسکو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں سو حضرت نے مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے

۲۲۳۲

ھ البراء بن عازبؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْهُ قَالَهٗ حِيْنَ مَرَّ عَلَيْهِ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پہلا شخص ہوں جسنے تیرے حکم کو جلایا جب وے اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت میں کہ یہودیوں نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت کے سامنے کوڑوں سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا ف حضرت کے سامنے کالا مونہہ یہودی جسپر کوڑوں کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیوں سے پوچھا کہ تمھاری کتاب میں حرام کاری کی یہی حد اور سزا ہے یہودیوں نے کہا ہاں یہی حکم ہے حضرت نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ میں تجکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہوں جسنے موسیٰ پر توریت اوتاری کیا تمھاری کتاب میں زنا کی یہی سزا ہے کہ کوڑے ماریے اور کالا مونہہ کیجیے اوسنے کہا نہیں سزا نہیں اگر تو مجکو ایسی طرح کی قسم نہ دلاتا تو میں ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت میں سنگساری ہے لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگوں میں کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری میں پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس میں صلاح کی کہ آؤ ایک چیز مقرر کر لیویں کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کریں تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑوں کی مار اور مونہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیوں نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہ ہو حضرت نے اونکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور اوسکو سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جب یہودیوں نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبداللہ بن سلامؓ نے حضرت سے کہا کہ توریت میں سنگساری کا حکم ہے پھر توریت منگوائی تو یہودیوں نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا عبداللہ بن سلامؓ نے اونکا ہاتھ اوٹھا کر اوس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا

۲۲۳۳

ھ ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماں کو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماں کو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندوں کے نزدیک اور ایمانداروں کو ان دونوں کے نزدیک پیارا کر دے ف مصابیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میری ماں مشرکہ تھی میں اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اوسنے ایکبار حضرت کے حق میں ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو میں حضرت کی خدمت میں روتا آیا اور میں نے کہا کہ یا حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو میں حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب میں اپنے گھر کے دروازے پہنچا اور میری ماں نے میرے جوتے کی چپ چپ سنی تو کہا ای ابو ہریرہ ٹھہر رہ اور میں نے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور مجھ سے یوں کہا کہ ای ابو ہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو میں خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت میں پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہے کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہو گئی

۲۲۳۴ ق ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِھِمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابوہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت مین آئی

۲۲۳۵ ھ علیؓ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ عَلَّمَہٗ اِیَّاہُ مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجھکو ہدایت کر اور سیدھا کر لے اور ایک روایت یون ہی کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور درستی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور درستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہ منزل کا جانا منظور ہوتا ہی تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچاوے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور درستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانہ پر پہونچتا ہی داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہی کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے

۲۲۳۶ ھ سعد بن ابی وقاص اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ فِیْ مُدِّھِمْ مَنْ اَرَادَھَا بِسُوْءٍ اَذَابَہُ اللّٰہُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو انکے مد مین جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مد پیمانہ ہی صاع کی چوتھائی تخمینا بقدر تین پاؤ کے

۲۲۳۷ ھ ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ **کَانَ یَقُوْلُہٗ** اِذَا اَخَذَ اَوَّلَ الثَّمَرِ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہی اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اوسنے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہی حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہی کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہی

۲۲۳۸ ھ ابن عمر اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہی شام کا ملک مکے مدینے کے اتر کی طرف ہی اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہی شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہی اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہی اور تہامہ یمن سے متعلق ہی

۲۲۳۹ ھ عبداللہ بن بسر

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دعا بہ لابیہ بُسْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن بُسر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوس مین جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بُسر نام ہی
ف عبد اللہ بن بُسر رض سے روایت ہی کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت اپنی طرف والے آدمی کو دیا
۲۲۴۰ پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑکے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی خ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى
وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا
بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ بخاری مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے
نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہی خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت کے
اور اوسی کی طرف جی کر اوٹھنا ہی یعنی قیامت مین ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند
مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہی یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے
۲۲۴۱ ہین اوسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے ق ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈالدے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق
اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہی میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہون کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی
۲۲۴۲ طرح طرح کی مغفرت کر ق جریر اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا دعا بہ لہ حِيْنَ شَكٰى اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ
عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کردے اوسکو ہدایت کرنے والا اور
راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب کہ اوسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو ایک بتخانہ
۲۲۴۳ توڑنے کو بھیجا مینے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے ق عائشۃ
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ
حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے
کی محبت ہی یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کردے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کردے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع مین
اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈالدے اوسکو جحفہ مین ف مصابیح مین حضرت عائشہ رض سے روایت کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو
ابوبکر صدیق اور بلال تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق مین شعرین پڑھنے لگے تو مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا تپ کی ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھہ کوس ایک مکان ہی وہان
۲۲۴۴ یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ق انس اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہہ برسا ہمپر نہ برسا ف اسکا قصہ اسی باب مین ہو چکا کہ اول حضرت نے مینہہ کی دعا کی
۲۲۴۵ جب آٹھ روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی ھ ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ

اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای آسمانون کے رب اور ای زمین کے رب ای بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اُگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرنے اور اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی ہر چیز تیرے قابو مین ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے زیادہ پوشیدہ تر نہین ادا کر ہمسے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے **ف** دانہ اور گٹھلی جسکے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستے ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی یعنی نہ اوسکی ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اوسکا قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان اوسمین حیران ہی اوسسے زیادہ تر دانا سرگردان ہی **ھ** عائشۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے پھوٹ رہے تھے قائل رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہی مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف **ق** ابن عباس سے

۲۲۴۶

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَيُرْوٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَوْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يتهجد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہی اور جو انکے درمیان ہی اور تجھی کو شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کا بادشاہ ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ مچ ہی اور تیرا وعدہ سچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہی اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہین اور محمدؐ حق ہی اور قیامت حق ہی یعنی یہ سب چیزین سچ مچ ہین انمین کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا اور تجھپر مینے بھروسا کیا اور تیری طرف مینے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیرے ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو مینے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی

۲۲۴۷ دعای ابتدای تہجد

پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا تیرے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے لا الہ الا انت یا لا الہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جبکہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو **ھ** ابو سعید **۲۲۴۸** اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ **كَانَ يَقُوْلُهُ** اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین آوے اوسکے برابر اے بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سچ اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نآویگی حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے **ف** یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑھے فرض مین نہین

۲۲۴۹ **ھ** ابو برزۃ الاسلمی اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا **دَعَا بِهٖ** لِجُلَيْبِيْبٍ وَامْرَأَتِهٖ مسلم مین ابو برزہ اسلمی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال اے ان پر مال کو اونڈیل کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی **ف** یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے انکے واسطے فراغت کی دعا کی

۲۲۵۰ **ق** عبد اللّٰه بن ابی اوفی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر **ف** جب یہ آیت اوتری کہ اے محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور انکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی

۲۲۵۱ **ق** انس اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **دَعَا بِهٖ** حِيْنَ اسْتَسْقٰى فَقِيْلَ لَهٗ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون کے اندر اور درخت جمنے کے مکانون پر حضرت نے دعا کی جبکہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہو گئین سو خدا سے دعا کیجیے کہ ہم سے مینہہ کو روکے **ف** اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا

۲۲۵۲ **ق** ابن مسعود اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ **قَالَهٗ** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ **قَالَ** الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ السَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی پکڑلے قریش کو حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑلے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین رہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا سو مین نے اونکی پڑی لاشین دیکھین پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی **ف** روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے

ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو ان ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھدی
اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے مین رہے
فاطمہ زہرا نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بددعا دی اول ابوجہل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے
موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین
جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہے یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت
۲۲۵۳ حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم ق ابن عباس اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ زاد ابو مسعود وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ دعا بہ
لہ لما وضع لہ وضوءا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو دین مین فہم اور بوجھ دے
ابومسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا ایر پھیر سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی
جب اونھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر
۲۲۵۴ اونھین سے روایت ہے ابومسعود اوس محدث کا نام ہے جسنے مستدرک کتاب جمع کی ق انس اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو
بخشدے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِينَ
بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب مین
۲۲۵۵ یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہے آخرت کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اوٹھاوین م عبد اللہ
بن عمرو اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
۲۲۵۶ فرمایا کہ الٰہی ای دلون کے پھیرنے والے پھیردے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عبد اللہ بن ابی اوفی اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ
الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دعا بہ علی الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
ابی اوفی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگادے کفار کے گروہون کو الٰہی اونکو شکست دے
اور اونکو ڈگادے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے
۲۲۵۷ نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے م عائشة اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ
وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو
میری امت پر کسی کام کا پھر اونپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اونسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر نرمی کر
ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم نکرے تنگ نہ پکڑے حضرت کی اس دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے
۲۲۵۸ م جابر اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ یعنی رجلا من دوس هاجر مع الطفيل بن عمرو الدوسي الى المدينة
فاجتواها فاخذ مشاقص فقطع بها براجمه فمات مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونون
ہاتھون کو بھی بخشدے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو
وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی گانسیون سے اپنی اونگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا ف صحیح مین

وضوء بالفتح آبیکہ بآن وضو سازند ۱۲

جابر رضہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھہ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے میں وہ نہایت بیمار ہوگیا اوسی اضطراب مین اپنی اونگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھہ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھہ توکیون لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تونے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا حضرت نے اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی آلہی جیسے تونے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہوگئی

۲۲۵۹ **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۗءِ اَهْلِيْ يَعْنِيْ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی یہ میرے اہلبیت ہین یعنی علی مرتضی اور فاطمۂ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام **ف** جب نجران کے نصاری نے اسلام کی حقیت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاری دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ ای محمد کہدے انسے کہ آؤ ہم تم بلاوین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت ڈالین جب آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھہ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمۂ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاری نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھہ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لیے ہی حضرت کا رعب پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی حضر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین محض بے جوڑ بات ہی اسسے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمۂ زہرا علی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ کسی کا یہ مذہب نہین

۲۲۶۰ **خ** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةُ يَعْنِيْ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ **قَالَهُ** لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش دے ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا **ف** حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہوکر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی

۲۲۶۱ **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْۤءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَاۤ اَمْسٰى وَاِذَاۤ اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے

لائق نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی آلہی مین تجھسے
اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے
آلہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے آلہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت
فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک للہ کے مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ
فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی ۲۲۶۲ عائشة بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد
قاله عند الذبح مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون آلہی اسکو قبول کر محمد کی
طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے مونھہ اور ہاتھہ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عائشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے
چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا ق ۲۲۶۳ عائشة بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا تشفى سقيمنا باذن
ربنا كان اذا اشتكى انسان الشيء منه او كانت به قرحة او جرح قال باصبعه بالارض ثم رفعها
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہی ہماری زمین کی لیپی ہی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہی
ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گھاو ہوتا تو
حضرت زمین پر کلمے کی اونگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے
مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین ق ۲۲۶۴ ابن عباس لا اله الا الله العلي العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش
العظيم لا اله الا الله رب السموات والارض ورب العرش الكريم كان يقوله عند الكرب
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہی
نہین کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہین کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے
عرش کا رب ہی حضرت اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے ق ۲۲۶۵ المغيرة بن شعبة لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع
ذا الجد منك الجد كان يقوله في دبر كل صلوة بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی آلہی
کوئی روکنے والا نہین تیری دی ہوئی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا
اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق ۲۲۶۶ جابر لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على
كل شيء قدير لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده قاله
على الصفا بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا
شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی پورا کیا اوسنے اپنے وعدے
اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اوسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب مکہ

دعائے کرب و شدت

ذکر بعد نماز

فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر ہوئی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ کَانَ یُھَلِّلُ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے نہین بخشش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سوا خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہین کرتے سوا اوسکے اوسیکی نعمت ہے اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہے سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد **ق** ابْنُ عُمَرَ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَانَ یُلَبِّیْ بِھٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجِّہٖ وَعُمْرَتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے **ف** تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ لا کر کہتے ہین حضرت اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اوترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت کہا کرتے سب روایتون مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اسمین اختلاف نہین امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین ہے اگر کچھ زیادہ کرے تو مضایقہ نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اونھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہے **م** اَنَسٌ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی ساتھی نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہنچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب
جو کہ مطالب تھے براوج فلک — ترجمے سے آئے اوتر ارض تک

یعنی کہ اردو کی ہوئی کر قبا — شاہد نے ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا

دوستو اب اسکا ادا حق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
اسکو نہ جزدان مین کہ چھوڑ دو — ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو

پیرو سنت ہی کا رہیو بجان — دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
اب بھی نہ بدعت مین اگر پھنسا — مونھ تو محمد کو دکھاویگا کیا

نور کو لے نار کی گم کر ہوس — عاقل و بیدار کو نکتہ ہی بس
یارب ان اوراق کو مقبول کر — ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

۲۲۶۷ ۲۲۶۸ ۲۲۶۹

خاطرِ افسردہ کو بیدرد کر | الفت دنیا سے اوسے سرد کر
یارب اس عاجز کی دعا کر قبول
تیری ہی دھن روح کو ہر دم رہے | تیرے غم عشق مین خرم رہے
خاتمہ بالخیر بحق رسول

خاتمۃ الطبع خدا ہی کو حمد سزاوار ہے اور نعت کے لائق احمد مختار ہین اونہونے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا اور جو اوسکے مضامین کہ احادیث مین صاف بتایا اسپر بھی جو باتین کہ ہماری سمجھ سے باہر تہین بزرگان دین نے آل اطہار و اصحاب اخیار کی روایت سے کھلی بیان کردین مومنین کو قرآن پر عمل واجب ہے اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار ہون شرک و بدعت سے بچین اسلام کے ضرر سے ہوشیار ہون تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھین اور جو عربی نجانتے ہون تو اردو ترجمہ مطالعہ کرین اس صورت مین چاہیے کہ کوئی کتاب مختصر ہو اور احادیث اوسکے صحیح اور سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح اور اوسکے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا جھٹ سمجھ جاوے دل سے شائق اوسکا ہو ایسی کتاب سوائے **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** کے کوئی نتھی اسی لیے جناب حاجی محمد حسین مغفور اور برادر معظم محمد **مصطفی خان** مبرور نے یہ کتاب چھاپی حق یہ کہ اون دونون نسخون سے مسلمانون کو بڑا فیض ہوا اور لوگون کا بہت مطلب نکلا واہب العطایا ان دونون کو جزاے خیر دے اور اونکے درجات عالی کرے اب اون مین سے کوئی نسخہ نہین ملتا اور مسلمانون کو اوسکا شوق بہت تھا عطوفی جناب سید **امداد العلی** صاحب بریلوی سلمہ اللہ الواہب الغنی نے کہ اجراے امور خیر اونکی طبیعت ہے اور مددگاری مسلمان کی اونکی طینت ہے اس امیدوار رحمت ایزد منان محمد **عبد الرحمن** بن حاجی محمد روشن خان غفر لہما کو اس امر خیر کے پھیلانے کی ترغیب دی یعنی اسکے چھاپنے کی فرمایش کی سو پہلے تین نسخون قدیمہ صحیحہ قلمیہ سے اسکا مقابلہ ہوا جو اون مین زیادہ نکلا اوسکو بعد مطابق کرنے کے باخذ حاشیے پر بطور نسخہ لکھا اور دو حدیثین جو اون نسخون مین زیادہ پائین وہ اندر کتاب کے بڑھائین اور اوپر سوائے علامت نسخے کے ہندسہ جو احادیث پر مرتب مرسوم ہے واسطے نشان کے نہین لکھا بلکہ رقم سیاقی اونکا نشان لکھا جب کتاب اس طرح مرتب اور طیار ہوئی اور اوسمین کوئی حالت منتظرہ باقی نہین رہی فقیر نے حسب فرمایش عطوفی ممدوح کے اوسکا چھاپنا شروع کیا اب کہ مہینا رجب المرجب سنہ ۱۲۸۲ ہجری ہے چھپنا اوسکا **مطبع نظامی** واقع کانپور [illegible] نظامی کو پہونچا ناظرین سے امید ہے کہ جب اس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اوٹھائین فقیر اور اسکے چھپنے کے مددگارون کو بدعاے مغفرت دارین یاد فرمائین ہدیہ دعا احسان ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

قطعۂ تاریخ اختتام طبع این کتاب مستطاب از جناب حافظ نظام الدین حسن تخلص ساکن کول سلمہ اللہ الوہاب

مشارق دگر طبع شد چون نیافت | بتکرار نامش ز سالش حساب
وگر در دلش قدسیان ریختند | چه مطبوع و دلکش شده این کتاب

۶۴۱
۶۴۱
۱۲۸۲

۱۲۸۲

وجہ مہر کی خاتمے پر
واسطے سند اس بات کے کہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد عبد الرحمن غفرلہ
بن حاجی محمد روشن خان بقلم خود

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن بن حاجی

فہرست ابواب وفصول مشارق الانوار برائے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
٧	باب ١ در احادیث مصدرہ بہ مَن		
٧	فصل مَن شرطیہ	٣١	فصل مَن استفہامیہ
٤٠	باب ٢ در احادیث مصدرہ بہ اِنّ		
٤٠	فصل اِنّ مکسورہ	٩١	فصل اِنّی بالکسر
٩٦	فصل اِنّا بالکسر	٩٩	فصل اِنّہ بالکسر
١٠٣	فصل اِنّہم بالکسر	١٠٣	فصل اِنّہا بالکسر
١٠٥	فصل اِنّکَ بالکسر	١٠٧	فصل اِنّکم بالکسر
١٠٩	فصل اِنّکنّ بالکسر	١٠٩	فصل اِنّما بالکسر
١١٥	باب ٣ در احادیث لا		
١٤٦	باب ٤ در احادیث اِذا و اِذ		
١٤٦	فصل اِذا	١٧٧	فصل اِذ
١٧٧	باب ٥		
١٧٧	فصل ما نافیہ	١٩٣	نوع اٰخر ما استفہامیہ
١٩٧	نوع اٰخر ما موصولہ	١٩٧	نوع اٰخر ما موصولہ
١٩٩	نوع اٰخر ما موصولہ	١٩٩	فصل یا
٢١٥	نوع اٰخر	٢١٩	نوع اٰخر اَيْ و یا اَیُّہا
٢٢٣	نوع اٰخر یا بر منادی مؤنث		
٢٢٦	باب ٦		
٢٢٦	فصل لَیْسَ	٢٣٣	فصل نِعْمَ و بِئْسَ
٢٣٤	فصل بَیْنَا و بَیْنَمَا	٢٤٤	فصل لَعَنَ
٢٤٦	فصل لَوْ	٢٥٣	فصل لَوْلا
٢٥٥	فصل اِن و لٰکِنّ	٢٥٩	فصل خَیْر
٢٦٢	فصل افعل التفضیل	٢٦٦	فصل کُلّ
٢٦٩	فصل قَدْ	٢٧١	فصل لَقَدْ
٢٧٨	باب ٧		
٢٧٨	فصل معرف باللام	٢٩٩	فصل اَیُّما
٣٠٠	فصل اَیُّکُم	٣٠١	فصل اَيّ
٣٠٤	فصل ہمزہ استفہامیہ	٣٠٨	فصل اَلا
٣١٤	فصل اَلَمْ	٣١٥	فصل اَفَلا
٣١٦	فصل ہمزہ و واو	٣١٦	فصل اَمَا
٣٢٨ / ٣٣١	فصل مَثَل	٣٢٤	فصل اِیّاکُم و اِیّاکَ
٣٢٥	فصل اَنَا	٣٢٧	فصل اسم فعل
٣٢٩	فصل لام جارّہ	٣٣٠	فصل لَمْ و لَنْ
٣٣٢	فصل لَمّا	٣٣٢	فصل اَمّا
٣٣٨	باب ٨		
٣٣٩	فصل عند اِذ	٣٤٤	فصل قسم بلفظ واللہ
٣٤٧	فصل قسم بلفظ واللہ	٣٤٨	فصل سین استقبال
٣٤٩	فصل مضارع معروف	٣٧٠	فصل مضارع مجہول
٣٧٤	باب ٩		
٣٧٤	فصل ماضی معروف	٣٩٩	فصل ماضی مجہول
٤٠٣	فصل حکایت نفس متکلم	٤١٠	فصل ہَل
٤١٨	فصل فعل امر		
٤٥٢	باب ١٠		
٤٥٢	فصل لام تاکید	٤٥٥	فصل در انواع شتّٰی
٤٨٧	باب ١١ در احادیث اقل سنیہ		
٤٩٥	باب ١٢ در ادعیۂ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم		

فهرست بعضی از فواید و مطالب این کتاب که اهل دین را شوق و سیاحت آن اکثر باشد

صفحه	مطلب
١٠	تحقیق مفهوم بدعت و ذکر بعضی از بدعات
١٢	فضیلت سه اهل طلبی قرض و معاف نمودن بعض آن
١٦	فضیلت جنت ادنی و بشارت صدیق اکبر رض
١٧	بشارت تعمیر مسجد
١٧	بیان سزای کسیکه خود را بدست خود بکشد
١٨	فضیلت خیرات اهل اگرچه کمتر باشد
١٨	فضیلت حضور مساجد و نماز گزاری آنها
١٨	دعای بیداری شب و فضیلت نماز تهجد
١٨	فضیلت نماز جمعه با آداب
١٩	فضیلت ثواب وضو
١٩	فضیلت حضرت عثمان رضی الله عنه
١٩	فضیلت حج مبرور
٢٠	بیان عذاب قسم دروغ
٢٢	بیان ثواب علم و بیان و عذاب گمراه کنندگان
٢٢	بیان عذاب باغیان تارکان جماعت
٢٢	بیان طرق نهی عن المنکر
٢٣	بیان عذاب سوال بی حاجت
٢٣	بشارت طلبه علوم دینیه
٢٤	ثواب بیع امر کثیر عام و عذاب امر مصیح
٢٥	بشارت کلمه گویان
٢٦	دلیل وجوب قرات فاتحه و عدم فرضیت
٢٦	ثواب درود خوانی
٢٧	ثواب نماز سنتهای پنجگانه
٢٧	بیان عذاب مصورین
	ثواب پرورش دختران
٢٨	ثواب حاجت روائی مسلم
٢٩	ثواب دعای اذان
٢٩	احادیث فضائل تسبیح و تحمید و تهلیل
٣٠	ثواب عبادت شب قدر
٣١	بیان اقسام شهادت
٣٢	تاکید عفو کردن حقوق العباد
٣٣	بجز خدا تعالی قسم دیگری روا نیست
٣٣	تحقیق متعه و بیان جواب شبهات
٣٤	در مذمت تعریف و مداحی و بیان طریقه مدح
٣٥	بیان حقوق مهمان و همسایه و تاکید کف لسان
٣٥	امتناع نردشیر و چوسر و تخته نرد و غیره
٣٧	امتناع نذر ممنوعه
٣٧	دعای مسافر وقت فرود منزل
٣٨	مصیبت مومن علامت رحمت الهی است
٣٨	فضائل باری و امداد مسلم
٣٨	بیان افعالیکه سبب دخول بهشت اند و فضیلت صدیق اکبر رض
٣٩	بیان جنگ احد
٤٠	بشارت بهشت برای عثمان رضی الله عنه
٤٠	بیان جنگ بدر
٤١	بشارت مجاهدین
٤٥	حرمت تصویر سازی و امتناع داشتن او در مکان
٤٦	مدینه مرجع مومنین و اشاره باینکه هنگام غلبه کفر هجرت بسوی مدینه باید کرد
٤٦	تحقیق تقوی
٤٧	تحذیر از لذات دنیا
٤٨	خبر ضعف اسلام و بشارت مستعدان دین
٤٩	بیان علامات عشره قبل از قیامت
٥٠	فضیلت صدق و مذمت کذب
٥١	عمل خیر سبب کشایش رزق است
٥٢	پشت نامه حضرت کا
٥٢	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه
٥٢	عدم مواخذه وساوس مومن تا قول و عمل
٥٤	دلیل فرضیت سلوک برادری
٥٤	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه
٥٤	معجزه اخبار فتوح اسلام
٥٦	بیان فرضیت احسان
٥٩	بیان رحمت الهی بر مومن سوای کافرین و منافقین
٦١	نفقه اهل و عیال داخل صدقات است بشرط نیت ادای قرض
٦١	فضیلت حاکمان عادل
٦٢	مرض علاج نجاست و قسط یعنی کوت
٦٥	بیان شاکرین و کافرین نعمت
٦٨	نصایح عام در حجة الوداع
٧٢	قرض دادن بضمانت خدا و جواز اجل در قرض
٧٤	معجزه انطباق خبر آینده
٧٥	در تعریف علم و تامل
٧٧	بیان مآل دروغگویان که وضع احادیث کرده اند و تاکید تفتیش احادیث
٧٧	فضیلت حفظ نود و نه نام باری تعالی و ترجمه اسمای حسنی
٧٨	بیان وسعت رحمت الهی
٧٩	فضیلت ذکر الهی و برکت صحبت اهل الله

صفحه	مضمون
۸۳	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه
۸۴	ذکر خوارج
۸۶	قصهٔ حضرت موسی و خضر علیهما السلام
۸۸	بیان تحمل و عفو آنحضرت صلی الله علیه وسلم
۹۱	دلیل ختم نبوت
۹۲	دعای حضرت در باب منافق مقبول نگشت
۹۵	معجزهٔ سلام نمودن سنگ
۱۰۰	فضیلت اصحاب بدر رض
۱۰۴	تبدل ایدی سبب تبدل حکم
۱۰۵	تاکید نگاهداشتن مال برای اولاد و زیاده از سوم حصه خیرات نکردن و معجزهٔ خبر آینده دادن و مخبیان واقع شدن و دعا برای اصحاب مهاجرین نمودن
۱۰۷	معجزهٔ زیاده شدن آب
۱۰۸	معجزهٔ خبر آینده و تا باقی آن
۱۰۹	بیان امامت صدیق اکبر بامر آنحضرت صلی الله علیه وسلم
۱۱۰	بیان تفضیل امت محمدی از حدیث انجیل
۱۱۲	هلاکت امت سابقه در جانب ارسے
۱۱۳	کیفیت تیمم و جواب از حنفیه صح
۱۲۴	حیله و دفع ربا با دخال جنس دیگر
۱۲۵	قصهٔ فدک و عدم میراث پیغمبران علیه السلام
۱۲۵	بیان نصاب سرقه که دران قطع ید شود
۱۲۶	جواز سرود در شادی و نفی علم غیب از غیر خدا
۱۲۶	معجزهٔ اخبار آینده و ظهور آتش در مدینه
۱۲۷	معجزهٔ خبر آینده
۱۲۸	خبر فتح قسطنطنیه قرب قیامت و ظهور حضرت امام مهدی و نزول حضرت عیسی علیه السلام و قتل دجال
۱۲۹	بیان نظم و نسق دین محمدی و تخلیه اکتب یهود و نصاری
۱۳۰	آداب خوراک و پوشاک وغیره
۱۳۱	معجزهٔ برکت طعام
۱۳۲	ترغیب سخاوت و منع بخل
۱۳۳	بیان عدم میراث پیغمبران و در ضمنش قصهٔ فدک
۱۳۴	وجوب محبت آنحضرت صلعم و علامت محبت نبوی
۱۳۴	معجزهٔ زیادتی آب
۱۳۵	تقدیم محبت آنحضرت بر محبت پدر و پسر
۱۳۷	وجوب محبت انصار
۱۳۸	عدم جواز قتل مسلم مگر بسه صورت
۱۳۸	بیان حلم آنحضرت باوجود قدرت انتقام
۱۳۸	عدم جواز سفر زن الا با محرم
۱۳۸	دلیل حرمت سوگ
۱۳۹	بیان حقیقت غرور و جواز خوش لباسی
۱۴۲	فضیلت توطن مدینه و رنج کشی آنجا
۱۴۳	در بیان حقیت مذاهب اربعه فقهای اهل سنت
۱۴۴	فضیلت ذاکرین
۱۴۵	بیان اسباب اختلاف شرع
۱۴۷	ارگمان نیک داشتن وقت مرگ
۱۵۰	بیان رحمت الهی بر مسلم نیکوکار
۱۵۱	مسائل سگ شکاری
۱۵۴	آداب طعام خوردن
۱۵۷	مسائل عقد امامت امیر المسلمین
۱۵۹	حقیقت اجتهاد و وجه حصر مذاهب اربعه
۱۶۶	بیان حال مومن و کافر بعد خروج روح از بدن
۱۶۱	مسائل دعوت ولیمه وغیره
۱۶۲	ذکر خواب پریشان
۱۶۲	امتناع گفتگوی آیات متشابهات
۱۶۵	فضیلت درود و فضیلت حضرت بر جمیع عالم
۱۶۷	معجزهٔ خبر فتوح ایران و روم و وقوع حوادث آینده
۱۷۱	شکر است که بعد موت هم نفع آن باقیست
۱۷۴	علاج ناشکری و غرور
۱۷۶	معجزهٔ خبر فتح روم و ایران
۱۷۶	نماز استخاره و دعای آن
۱۷۷	استحباب قرآن بخوش الحانی خواندن
۱۷۸	فضیلت عشرهٔ ذی الحجه
۱۸۰	بیان کمال شجاعت آنحضرت صلی الله علیه وسلم و تیز قدم شدن اسب بطی القدم
۱۸۱	ذکر سنت بودن تراویح و رد شبهه شیعه
۱۸۱	مدح نرم مزاجی و مذمت بد خلقی
۱۸۲	رد شبههٔ نصاری که پیغمبر ما زنان بسیار داشت
۱۸۳	وجه افضلیت اعجاز قرآن مبین بر معجزات انبیای سابقین
۱۸۴	در عذاب تارکان زکوة
۱۸۵	در عذاب تارک زکوة و بیان حماقت بخیلان و نصائح مسلمانان
۱۸۶	فضائل وضو
۱۸۷	بیان تقدیر و حل شبهه مباینت عمل با تقدیر
۱۸۷	ذکر بعد از وضو
۱۸۸	نماز پنجگانه کفارهٔ گناهان
۱۸۸	بیماری و تکالیف کفارهٔ گناهانست
۱۸۸	ثواب درخت نشاندن
۱۹۰	شناعت اختلاف و بدعت کوشش و مجاهده نمودن با ایشان

صفحه	مضمون
۱۹۱	زکوة موجب نقصان مال نیست وظلم سبب قلت آن
۱۹۱	معجزهٔ زیادتی شیر
۱۹۷	اقتدای حضرت پس صدیق اکبر رض
۱۹۸	امکان تغیر اخلاق که اول تکلیف و ریاضت ست و آخر ملکه آسانی عادت
۱۹۹	بیان جواز سرود مشروط
۲۰۰	فضیلت صدیق اکبر رضی الله عنه
۲۰۱	تمثیل آفتاب بساعت یعنی گھڑی
۲۰۲	فضیلت ایمان وجهاد
۲۰۶	فضیلت اصحاب بدر که خلفای اربعه سرگروه ایشان اند
۲۰۷	بدون ایمان برادری با پیغمبر بکار نمی آید
۲۱۱	معجزهٔ خبر آینده بوقوع فتح ایران و دفع قطاع الطریق در عرب
۲۱۲	فضیلت حضرت مرتضی علی رض و رد شبههٔ شیعه
۲۱۴	حاجت سوال در سه صورت
[illegible]	تهمت افک عایشه صدیقه علیها السلام
۲۱۸	اکثریت [illegible] زنان بسبب لعنت گوئی ناشکری شوهران
۲۲۰	تاکید طلب حلال
۲۲۴	پسینا آپ کا مثل عطر کے خوشبودار تھا
۲۲۵	بیان اثر سحر بر آنحضرت و نه انتقام گرفتن از ساحر باوجود قدرت
۲۲۷	خوف آنحضرت از ریح و ابر
۲۲۸	تاکید تکرار قرآن و همیشه دور نمودن و شناعت غفلت که بسبب نسیان ست
۲[illegible]	فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه

صفحه	مضمون
۲۳۵	بیان کسانیکه بعد حضرت مرتد شدند و رد شبههٔ شیعه
۲۳۶	فضیلت عمر فاروق رضی الله عنه
۲۳۷	فضیلت صدیق رض و فاروق رض و اشارهٔ خلافت ایشان
۲۳۸	بشارت بهشت فاروق اعظم رض
۲۳۹	قصهٔ معراج
۲۴۴	در مذمت آرایشی که بعجب و غرور و تبختر کشد
۲۴۵	ممانعت قرار دادن مساجد قبور را و نهی از فعل شرکیه بر قبور
۲۴۵	امتناع دشنام والدین و ذبح برای غیر خدا و حمایت اهل بدعت و تغییر نشانهای زمین و لعنت بر فاعلین این
۲۴۸	در معصیت اطاعت کس نباید کرد
۲۴۹	قصهٔ مسیلمهٔ کذاب
۲۵۰	فضیلت ایمان فارسیان و بیان برکات ملنے و دور سے ملنے شان
۲۵۱	امر وزن کردن غله وقت بیع و شرا و عدم وزن کردن وقت خرچ
۲۵۲	گواه بر مدعی و قسم بر مدعا علیه و فایدهٔ طلب گواهان
۲۵۳	فضیلت مسواک پنجگانه کردن
۲۵۶	فضیلت صبر
۲۵۶	قصهٔ جنگ موته و امارت خالد باجماع و دلیل حقیت خلافت صدیق اکبر باجماع حاصل شده
۲۵۷	بیان اصول علاج فن طب و آنکه فصد و حجامت در کدام روزها درست و در کدام ممنوع
۲۵۸	بیان روزهٔ نهم و دهم محرم
۲۵۹	خیریت قرون ثلثه و ظهور بددیانتی بعد آنها و بیان حقیقت بدعت

صفحه	مضمون
۲۶۱	فضیلت روز جمعه بجهت خصوصیات آن در نوع انسان
۲۶۲	کاهلی در نماز عشا و فجر از علامات نفاق ست
۲۶۲	فضیلت دوام عبادت
۲۶۳	فضیلت اعتدال در عبادت
۲۶۵	گناه پوشیده را نباید ظاهر ساخت
۲۶۷	اعانت مردم هم در صدقات داخل ست و بیان اقسام صدقات
۲۷۰	بیان فضل انصار و فضل اصحاب
۲۷۳	بیان بعضی از کیفیت معراج
۲۷۴	امتحان نمودن علمای یهود صدق نبوت آنحضرت را
۲۷۴	حدیث شفاعت و تحقیق اینکه شفاعت حضرت بر شش قسم ست
۲۷۵	فضیلت ذکر کلمات اربعه
۲۷۵	بیان مصائب کشی مومنین امم سابقه و خبر فتوح اسلام و وقوع آن که از جمله معجزات ست
۲۷۶	بیان صبر آنحضرت بر ایذای کفار و نخواستن هلاکی شان باوجود اجازت الهی
۲۷۷	دلیل فرضیت جمعه
۲۷۷	دلیل حقیت خلافت صدیق اکبر رضی الله عنه
۲۷۹	حدیث جبرئیل و دران حقیقت اسلام و ایمان و احسان که عبارت از تصوف و درویشی ست مذکور ست
۲۸۱	در بیان خلوص نیت و مذمت ریاکاری
۲۸۳	بیان خیار مجلس در بیع و نوشتن مکتوب بیع برای
۲۸۳	قصهٔ لعان هلال بن امیه
۲۸۴	کراهت جرس و گھنگرو
۲۸۴	جواز فریب در جنگ

صفحه	مضمون
۲۵۷	قصه حضرت اویس قرنی رحمة الله علیه
۲۵۸	بیان مراتب امامت
۲۵۹	تمثیل مال و اولاد و عمل و اینکه جز عمل در گور غمخواری نیست
۲۵۹	سیاه فرشتگان اخبار نویس
۲۶۰	حدیث شفاعت کبری و مقام محمود
۲۶۳	مذمت تهمت کنندگان انبیا و اولیا
۲۶۴	فضیلت نماز چاشت
۲۶۶	ترغیب خیرات و ترهیب ادخار
۲۶۶	بیان وسعت رحمت الٰهی
۲۶۷	نصف اهل بهشت امت محمدی خواهد بود
۲۶۷	خبر دوازده حاکم که بعد آنحضرت صلی الله علیه وسلم خواهند بود
۲۶۸	ندای اهل جنت ببقای نعم
۲۶۸	رفع امانت و اری ظهور بد دیانتی
۲۶۹	فضیلت آخر شب که وقت استجابت دعاست
۲۶۹	خبر قتل بنی امیه
۲۷۲	در نکاح زن دینداری را بر مال و نسب و جمال مقدم باید داشت
۲۷۳	تعداد فرشتگان کشنده دوزخ
۲۷۴	گواهی امت محمدی بر دعوی نوح علیه السلام
۲۷۴	عجلت در دعا مانع قبولیت دعاست
۲۷۷	بیان الزام نصاری بسبب ترک ختنه
۲۷۷	معجزه اخبار شهادت زید و جعفر و عبد الله و انطباق آن
۲۷۷	بیان قبول توبه اگرچه چند بار توبه شکسته باشد
۲۷۹	دلیل فضیلت امت محمدی بر امت موسی و عیسی از حدیث و انجیل
۲۸۰	مذمت حرص و تعریف غازی که حاکم که در اطاعت امیر باشد
۲۸۲	السلام علیک گفتن سنت آدم علیه السلام
۲۸۲	علامت فقه ایمانی
۲۸۶	دلیل امتناع ساختن امام قائم و مهدی غوث الاعظم
۲۸۷	ثواب خیرات ضائع نشود اگرچه بنا بر شکستگی هر قوم صرف شود
۲۸۸	بیان ابتدای آفرینش عالم
۲۹۳	قصه قبولیت توبه کسیکه خون صد کس ناحق کرده بود
۲۹۵	قصه درویش و ساحر و کرامت طفل و ظهور آیات الٰهی
۲۹۶	دلیل عدم جواز علم رمل وغیره
۴۰۵	خواب انبیا علیهم السلام حق باشد اما گاهی
	تعیین مراسم اشقیای فتنه و تحسین مکاشفات اولیا
۴۰۷	حکایت ابوزرع بروایت حضرت عائشه رض در قصه یازده زن
۴۰۹	کراهت طبعی حضرت در خوردن سوسمار یعنی گوه
۴۰۹	جواز زیارت قبور بعد امتناعش
۴۱۰	نوازش فرمائی حضرت مر ارباب بیت خویش که بشرف صحبت رسیده
۴۱۱	در فضیلت جهاد
۴۱۱	حدیث رؤیت الٰهی و ذکر دوزخ و بهشت و قصر و قصه شخصیکه بعد از همه در بهشت خواهد رفت
۴۱۶	بیان حج اکبر اعرابی و خود قرار کرده عمل بر قرآن
۴۱۷	شنیدن آنحضرت اشعار امیه را
۴۱۸	جواز رؤیت مخطوبه و کراهت زیادتی مهر در صورت فقر
۴۱۸	قصه طلب قرطاس و رد شبهه شیعه
۴۲۲	ذکر گناهان کبیره
۴۲۳	تفصیل جواز بیع و عدم جواز آن
۴۲۳	معجزه خبر آینده و تکثیر آب
۴۲۴	معجزه ادای قرض جابر و کم نشدن خرما
۴۲۴	حرمت نوحه گری
۴۲۵	کراهت لباسیکه در حضور دل خلل انداز
۴۲۶	وجوب تعدیل ارکان
۴۲۶	در صورت عدم قدرت ادای نماز صاحب نجاست
۴۲۷	تعلیم طریق معامله با زنان
۴۲۸	سفارش موجب ثواب است
۴۲۹	معجزه شق القمر و دفع شبهات
۴۳۰	معجزه اخبار حوادث آینده و انطباق آن
۴۳۱	جواز رقیه یعنی منتر که در آن شرک نباشد
۴۳۱	ثواب نفع رسانی مسلمین
۴۳۱	ذکر حلم و سخاوت آنحضرت صلی الله علیه وسلم
۴۳۵	بیان ثواب قراءت قرآن و فضیلت سوره البقره و سوره آل عمران
۴۳۷	قاعده شکرگذاری و دفع حسد
۴۴۲	ذکر خوارج
۴۴۳	کسی را ابوالقاسم گفتن روا نیست
۴۴۴	فضیلت اهل ذکر
۴۴۵	دعای شفای مرض
۴۴۶	سبب تاکید ظرف پوشی
۴۴۷	میانه روی اختیار کردن
۴۴۷	دعای جامع مطالب دارین

صفحه	مضمون
۴۴۷	تعلیم دعا با کلمات توحید تحمید
۴۴۹	ترغیب از زهد و قناعت
۴۵۰	باید که متصل امام در صف اهل علم باشند
۴۵۱	امامت صدیق رض در حیات آنحضرت صلی الله علیه وسلم
۴۵۲	فضیلت علی مرتضی رضی الله عنه
۴۵۳	در قیامت میان جانوران هم انصاف خواهد شد چه جای آدمیان
۴۵۴	قدم قائم شدن عوام این امر بیوی و قضای کبری را
۴۵۴	شیوع اموال محرمه
۴۵۴	شیوع خانه جنگی و خونریزی بلا سبب
۴۵۵	تاکید نماز جمعه و وعید شدید بر تارک آن
۴۵۷	خدمت اکل در زندگان
۴۵۸	محبت خدا و رسول عمده وسیله نجات است
۴۵۹	سود کمی زیادتی با اتحاد جنس است و چون جنس دیگر شد سود نماند
۴۵۹	ذکر محبت آنحضرت صلعم که با عایشه صدیقه رض داشت
۴۶۰	بیان اختلاف مجتهدین که ترک صلوة کفر است یا نه
۴۶۱	بیان سود آنکه سود را بدون نستن از اقتضای ایمان است
۴۶۲	حقوق اسلام
۴۶۳	دعای پس غیبت مقبول است

صفحه	مضمون
۴۶۲	ثواب آن نفقه اهل و عیال از خرچ جهاد و عتق و صدقه افضل است
۴۶۳	مدح گمنامی و خاکساری
۴۶۵	اگر طلب خبیث تارین دو ستین حق انبیا بخوف دنیا آخرت
۴۶۵	فضائل دعای سید الاستغفار
۴۶۶	فضیلت صلوة چاشت که آنرا صلوة اوابین گویند
۴۶۶	فضیلت عتاب نشست صبح در جای بالست و وقت صبح
۴۶۷	فضیلت جماعت
۴۶۸	منافع قسط یعنی کوٹ و عود هندی یعنی اگر
۴۷۰	قصه دجال و یاجوج و ماجوج
۴۷۰	اٹکل اور اندازه کر لینا اوقات نماز کا جبکه دن برابر ایک سال یا ایک مہینے یا ایک ہفتے کے ہو جاوے
۴۷۲	در فساد زمانه با صلاح نفس خویش مشغول باید شد و از قول و فعل عوام سکوت باید ورزید
۴۷۴	علم غیب مخصوص بخدا است و در شبهها عوام
۴۷۸	نامه حضرت نبوی بر هرقل پادشاه روم و ذکر قصه آن مفصلا
۴۸۱	نظر از چشم دنیا تو دین به سبحان نور جمیع ذاتیه
۴۸۷	بیان تعیین ساعت مقبوله در جمعه
۴۸۸	ذکر وسعت رحمت الهی بر بندگان
۴۹۵	دعا بعد از فراغ طعام

صفحه	مضمون
۴۹۵	دعای وقت سفر
۴۹۶	دعای وقت رجوع از سفر
۴۹۶	دعای حضرت که رزق اهل بیت نبوی بقدر بقای حیات باشد
۴۹۷	دعای وقت خواب
۴۹۷	دعای بعد فراغ از طعام دعوت
۴۹۸	معجزه بارش ابر بدعای حضرت صلی الله علیه وسلم
۴۹۹	دعای جنازه که جامع جمیع مطالب است
۵۰۰	ادعیه آنحضرت صلعم در نماز مستغفر بعد توجیه در رکوع و سجود و بعد تشهد
۵۰۱	دعای وقت خواب
۵۰۳	دعای وقت وزیدن هوای سخت
۵۰۴	دعای وقت دخول بیت الخلا
۵۰۵	دعای بعد تشهد و درود
۵۰۸	دعای وقت تهجد
۵۱۱	ذکر مباهله و فضیلت اهل بیت و رد شبهه شیعه
۵۱۱	دعای اختتام صبح
۵۱۲	دعای کرب و شدت
۵۱۲	ذکر بعد نماز
۵۱۳	وظیفه بعد نماز

تمت

صحتنامہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۴	این جریج	ابن جریج	۴۳	۹	احلکم	اخالکم	۸۳	۲۵	رخ	رض
۲	۱۸	ضحاح	صحاح	۴۳	۲۳	بہ	یہ	۸۵	۲۰	لوجا	لوجھا
۴	۱۲	من	مین	۴۳	۲۷	نارِ	نارے	۸۵	۲۴	حرف	حرف
۵	۱۳	مال	حال	۴۸	۲	مخربیا	غرابیا	۹۲	۲۳	آب	آپ
۵	۱۹	الاخبار	الاخیار	۴۸	۲۷	روایت	روایت۔	۹۳	۲۶	نحسل	غسل
۵	۱۹	زبدہ	زبدۃ	۴۹	۱۱	خذیفۃ	حذیفۃ	۹۶	۱۵	تعتنسل	تغتسل
۵	۲۴	بعتمی	بعضی	۵۳	۲۷	قرابت	قرابت	۹۸	۱۷	بن حکم رض	بن حکم
۵	۲۵	کتات	کتاب	۵۴	۲	اواس	اوس	۹۹	۲	بن حکم رض	بن حکم
۶	۱۷	رعات	رعایت	۵۵	۱۷	ابن ارقم	ابن ارقم	۹۹	۱۷	ام فضل	ام فضل میں
۸	۱۲	ایتاغ	ابتاع	۵۵	۲۵	مدینے	مدینے	۹۹	۲۳	مفصل	مفضل
۸	۱۳	توعبر	نوعبر	۵۸	۱۹	مسئ اللیل	مسئ اللیل	۱۰۳	۱۶	رض	رض
۸	۱۴	گابھا	گابھا	۵۹	۱۶	نھے	نھے	۱۰۸	۲۴	دنو تم	دنوتم
۸	۲۱	بیٹون	بیٹھون	۵۹	۲۷	روایت	روایت ہی	۱۰۹	۲۲	ابو بکر رض	ابوبکر رض
۱۸	۸	ابی وقاص	ابی وقاص	۶۰	۱۰	اوتاری	اوتاری	۱۱۱	۴	علی مرتضی رض	علی مرتضی رض
۱۹	۳	ابوھریرہ	ابوھریرۃ	۶۰	۱۳	ییعھا	بیچھا	۱۱۱	۱۷	تب چڑھی	تپ چڑھی
۱۹	۲۴	لیا گیا	لیا کیا	۶۲	۱۳	الجانۃ	الحجامۃ	۱۱۱	۱۹	بشئ	بشیٔ
۲۲	۱	کرسے	کرسے	۶۵	۱۳	فرد	فرد	۱۱۱	۱۹	رأبي	رائي
۲۲	۳	سی	کسی	۶۵	۱۹	قصیرک	قصیرک	۱۱۲	۹	خضرت	حضرت
۲۴	۲۵	کہ	کہ	۶۷	۱۵	مسجد کے	مسجد کے	۱۱۳	۴	روایت	روایت
۳۲	۱۴	دبنار	دینار	۶۹	۱۴	استخضاضہ	استحضاضہ	۱۱۴	۱۹	جحش	جحش
۳۲	۲۱	رستوت	رشوت	۷۲	۱۶	تیچارے	بیچارے	۱۱۴	۲۴	مینگنیا	مینگنیاں
۳۲	۲۵	نرمین	زمین	۷۳	۷	سب	سبب	۱۱۵	۵	تغیضبن	تقیضین
۳۵	۱۹	بالترد شیر	بالنرد شیر	۸۰	۱۳	رطوث	حیطوف	۱۲۰	۲۵	لاتسلنی	لاتشغلنی
۴۲	۱۲	بعمل	بعمل	۸۳	۲	تربا	تربا	۱۲۴	۲۶	کھوا	طھوا
۴۳	۶	لتنا	لینا	۸۳	۱۹	متعذا	متنفذا	۱۳۲	۲۳	لاطیرۃ	لاطیرۃ